عمران سیریز

سپیشل گلرز

ظہیر احمد

www.UrduNovelsPoint.com
اردو ناولز پوائنٹ ڈاٹ کام

ناشران ------ محمد بلال قریشی
------ محمد ارسلان قریشی
تزئین ------ محمد علی قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ -/60 روپے

پیش لفظ

محترم قارئین۔ السلام و علیکم۔ سب سے پہلے تو میں ان تمام قارئین کا شکریہ ادا کروں گا جنہوں نے میری سابقہ کہانیاں پڑھ کر اپنی پسندیدگی کے اظہار کے لئے بے شمار خطوط ارسال کئے ہیں۔ ان سب کا چونکہ میں فرداً فرداً جواب نہیں دے سکتا اس لئے پیش لفظ کے ذریعے ہی شکریہ قبول فرمائیں۔

نیا ناول "سپیشل ککرز" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ایک ایسی تنظیم ہے جو پاکیشیا میں عمران اور سیکرٹ سروس کی ہلاکت کا مشن لے کر آئی تھی اور پھر انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے ساتھ ساتھ پاکیشیا میں بھی اس قدر ہلچل اور تباہی مچا دی کہ پاکیشیائی حکومت بھی ہل کر رہ گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی جب سپیشل ککرز کے مدمقابل آئے تو پھر اس قدر ہیجان خیز ایکشن اور موت کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا جس کو روکنے کی سکت کسی میں باقی نہ رہی تھی۔

"سپیشل ککرز" کی سربراہ مادام سلکی اپنی تیزی اور ذہانت سے جس طرح دانش منزل اور ایکسٹو تک پہنچنے میں کامیاب ہوئی تھی اس سے عمران جیسا انسان بھی اس کی ذہانت کا دل سے قائل ہو گیا تھا۔ وہ لمحہ جب مادام سلکی کے قدموں میں عمران اور ایکسٹو زخمی پرندے کی

طرح پھڑپھڑانے پر مجبور ہو گئے تھے۔ کیا مادام سلکی نے واقعی عمران کے ایکسٹو ہونے کا پول کھول دیا تھا۔ کیا مادام سلکی واقعی اپنے مشن میں کامیاب ہو چکی تھی۔ یہ سب جاننے کے لئے آپ کو اس ناول کا مطالعہ کرنا پڑے گا۔

اس کہانی کے بارے میں البتہ میں یہ ضرور کہوں گا کہ آپ نے عمران سیریز میں اس سے دلچسپ ناول کبھی نہ پڑھا ہو گا۔

میری کوششیں اور محنت کہاں تک رنگ لاتی ہیں۔ اس کا فیصلہ تو آپ ہی کو کرنا ہے۔ کیونکہ آپ کے خطوط ہی میرے لئے مشعل راہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ جن کا میں شدت سے منتظر رہتا ہوں۔

اب آپ یقیناً اس ناول کو پڑھنے کے لئے بے چین ہو رہے ہوں گے تو پھر مجھے اجازت دیں۔

مگر آخری بات، اس کہانی کے بارے میں مجھے اپنی رائے سے ضرور نوازیں تاکہ میں آپ کے لئے نئے، منفرد اور انفرادیت کے حامل ناول تخلیق کر سکوں۔

شکریہ!

والسلام

آپ کا خیراندیش

ظہیر احمد

کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک سیاہ رنگ کی نوجوان لڑکی جس نے سیاہ رنگ کا ہی چشمہ لگا رکھا تھا اندر داخل ہوئی اور کمرے میں ایک میز کے گرد بیٹھے ہوئے چار قوی ہیکل اور مضبوط جسم کے مالک سیاہ فام اسے دیکھ کر احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔

لڑکی نے ہلکے سرخ رنگ کا سکرٹ پہن رکھا تھا۔ وہ بے حد دبلی پتلی سی تھی۔ اس کے ہونٹ بے حد موٹے موٹے تھے، ناک قدرے آگے کو جھکا ہوا اور اس کے بال چھوٹے چھوٹے مگر گھنگھریالے تھے۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کی فائل تھی۔ کمرے میں موجود سیاہ فاموں کے سر گنجے تھے اور ان کے مضبوط جسم اور ان کے بازوؤں کی تڑپتی ہوئی مچھلیاں اس بات کی غماز تھیں کہ وہ بے حد تربیت یافتہ لڑاکے اور بے حد طاقت کے مالک ہیں۔ ان کے چہرے پر بے پناہ سفاکی اور بے رحمی نظر آ رہی تھی۔

"ہیلو پارٹنرز۔ بیٹھئے"۔ لڑکی نے آگے بڑھ کر ان سے مخاطب ہو کر کہا۔اس کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔اس کے کہنے پروہ چاروں اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔جبکہ لڑکی نے پانچویں خالی کرسی سنبھال کر فائل اپنے سامنے رکھ لی۔

"مادام، آپ نے آنے میں بہت دیر کر دی۔ ہم کافی دیر سے آپ کا انتظار کر رہے تھے"۔ایک سیاہ فام نے لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں، میں ذرا ایک پارٹی کے پاس گئی ہوئی تھی الفریڈ۔ان سے ڈسکس میں تھوڑا وقت لگ گیا۔بہر حال میں تمہارے لئے ایک اچھی خبر لائی ہوں"۔مادام نے جواب دیا۔

"کوئی نیا مشن ہے مادام سلکی"۔دوسرے سیاہ فام نے پوچھا۔اس کا لہجہ خاصا مؤدبانہ تھا۔

"ہاں جیکال۔ بظاہر تو اس بار ہمیں نہایت آسان اور نارمل سا مشن ملا ہے۔ لیکن مشن دینے والی پارٹی کا خیال ہے کہ یہ مشن ہمارے لئے نہایت مشکل اور سخت ترین مشن ثابت ہو گا اور شاید اسے ہم پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا سکیں گے۔ان کے خیال میں ہم نے آج تک جو کام کئے ہیں اور جتنے مشنز میں کامیابیاں حاصل کی ہیں یہ ان مشنوں سے سب سے زیادہ خطرناک اور ہارڈ مشن ہے"۔ مادام سلکی نے آنکھوں سے چشمہ اتارتے ہوئے کہا۔

"وہ کون سی پارٹی ہے مادام سلکی جس نے سپیشل ککرز کے بارے میں اس قدر توہین آمیز الفاظ کہے ہیں۔ سپیشل ککرز جس نے

بڑے بڑے معرکے سرانجام دیئے ہیں۔بڑے بڑے لیڈروں، بڑی بڑی ہستیوں کو موت کے گھاٹ اتارا ہے اور بڑی بڑی حکومتوں کے تختے الٹنے میں سپیشل ککرز اپنا ثانی نہیں رکھتی۔اس سپیشل ککرز کے لئے کوئی کہے کہ وہ ایک نارمل اور آسان سا مشن پورا نہیں کر سکتی۔ یہ ہمارے لئے ہی نہیں آپ کے لئے بھی انتہائی توہین آمیز بات ہے۔ مجھے بتایئے مادام میں اس پارٹی کو تہس نہس کر کے رکھ دوں گا تاکہ آئندہ کبھی کوئی ایسے الفاظ کہہ کر سپیشل ککرز کی توہین نہ کر سکے"۔ تیسرے سیاہ فام نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔

"زیادہ جذبات میں آنے کی ضرورت نہیں ہے ایلڈی۔ تمہاری طرح ایسی بات سن کر مجھے بھی اس پارٹی پر شدید غصہ آیا تھا۔ مگر انہوں نے میرے سامنے کیس کی فائل رکھی اور مجھے مشن کے بارے میں بتایا تو مجھے بھی اپنا خیال بدلنا پڑا۔مشن کی تفصیلات سن کر مجھے بھی یہ اندازہ ہوا کہ واقعی یہ مشن ہمارے لئے ہارڈ مشن ثابت ہو سکتا ہے"۔مادام سلکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام ہمیں اس مشن کی تفصیلات بتائیں۔آپ کی باتیں سن کر ہمیں شدید الجھن اور اشتیاق پیدا ہو رہا ہے کہ ایسا آخر کون سا کام ہو سکتا ہے جو سپیشل ککرز کے بس سے باہر ہو اور جس کے لئے ہماری لیڈر اس قدر پریشان ہوں کہ شاید اس مشن پر ہم کامیاب نہ ہو سکیں"۔چوتھے سیاہ فام نے جس کا نام کروشر تھا کرسی پر نہایت بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے پوچھا۔دوسرے سیاہ فام بھی خاصے بے

چین اور مضطرب دکھائی دے رہے تھے جیسے وہ جلد سے جلد اس مشن کی تفصیلات جاننے کے لئے بے قرار ہوں۔

" یہ مشن ہمیں سپیشل طور پر ریڈ سٹارز کی طرف سے ریفر کیا گیا ہے۔ ریڈ سٹارز جو گاسال کی مانی ہوئی انتہائی خطرناک اور منجھے ہوئے سیکرٹ ایجنٹس کی تنظیم ہے جس کا نہ صرف پورے گاسال پر ہولڈ ہے بلکہ اس کے ایجنٹس پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ریڈ اسٹارز جس میں انتہائی لڑاکا، نہایت خطرناک کلرز اور انتہائی ذہین لوگ موجود ہیں۔ وہ بھی اس مشن پر کام کر چکے ہیں مگر انہیں نہ صرف اس مشن میں مکمل طور پر ناکامی کا سامنا کرنا پڑا بلکہ انہیں اپنے کئی سپر ایجنٹس سے بھی ہاتھ دھونے پڑے ہیں۔ بڑے سوچ بچار کے بعد آخر کار یہ مشن انہوں نے ہمیں دینے کا فیصلہ کیا ہے اور جانتے ہو اس مشن کے لئے انہوں نے ہمیں ایک کروڑ ڈالر کی آفر کی ہے۔ اتنا بڑا معاوضہ شاید ہمیں ایسے دس مشنوں کو مکمل کرنے کے بعد بھی نہ ملتا۔ اس لئے میں نے اس مشن کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ کیس کی تفصیلات جان کر آپ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اس مشن کی تکمیل کے لئے اقرار یا انکار کر سکیں۔ انکار کی صورت میں کیس ریڈ سٹارز کو واپس کر دیا جائے گا اور اگر آپ اس کے حامی ہوئے تو اس مشن پر ہمیں آج ہی نکلنا ہوگا۔ کیونکہ اس مشن کی تکمیل کے لئے ریڈ سٹارز نے ہمیں صرف تیس دن کا وقت دیا ہے"۔ مادام سلکی کہتی چلی گئی اور وہ چاروں جبڑے بھینچے اس کی بات سنتے رہے۔ جیسے اصل مشن کے

بجائے وہ بے معنی باتیں سن کر دل ہی دل میں مادام سلکی پر غصہ کھا رہے ہوں۔

" مادام، آپ شاید ہمارے صبر کا امتحان لے رہی ہیں۔ پلیز ہمیں مشن کی تفصیلات بتائیں۔ آپ کی باتوں سے نجانے کیوں بزدلی کی بو آ رہی ہے یا ایسے لگ رہا ہے جیسے اس مشن سے آپ خود بری طرح سے خوفزدہ ہو گئی ہوں اور اس مشن سے دستبردار ہونا چاہتی ہوں اور ہمیں یہاں آپ نے صرف خانہ پری کے لئے بلایا ہو"۔ ایلڈی نے اپنا غصہ دباتے ہوئے کہا۔

" سوچ سمجھ کر بات کیا کرو ایلڈی۔ مادام سلکی نہ بزدل ہے اور نہ ہی کسی سے ڈرتی ہے۔ بلکہ تم جیسے شہ زوروں کے لئے بھی اکیلی مادام سلکی کافی ہے۔ اس کا تجربہ تم سب کو اچھی طرح سے ہے۔ لیڈر ہونے کی حیثیت سے میرا فرض ہے کہ میں تمہیں مشن کے بارے میں بتانے سے پہلے اس کے ہر پہلو سے روشناس کراؤں اور ہر ممکنہ خطرے سے آگاہ کروں۔ اگر تم مشن کی تفصیلات سننے کے لئے اس قدر بے چین ہو رہے ہو تو سنو۔ اس بار ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا کیس ریفر کیا گیا ہے"۔ مادام سلکی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ ایشیا کا وہ پسماندہ اور غریب ترین ملک جو معاشی اور مالی لحاظ سے دنیا کا انتہائی کمزور ملک ہے۔ کیا اس ملک کی بھی کوئی سیکرٹ ایجنسی ہو سکتی ہے"۔ الفریڈ نے حیران ہو کر کہا۔

" ہاں جس ملک کو تم کمزور اور پسماندہ کہہ رہے ہو اس کی سیکرٹ

سروس انتہائی منظم اور دنیا کی مانی ہوئی سیکرٹ سروس کہلاتی ہے۔ ایسی سیکرٹ سروس جس کا ہر ممبر بے حد تربیت یافتہ، ذہین اور منجھا ہوا سیکرٹ ایجنٹ ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جس سے اسرائیل اور ایکریمیا جیسی سپر پاورز کی بھی سیکرٹ ایجنسیاں خائف رہتی ہیں۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جس نے بڑی بڑی حکومتوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ میں اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بات کر رہی ہوں۔ اگر اب بھی تمہیں میری بات سمجھ میں نہ آئی ہو تو لو یہ فائل پڑھ لو جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ یہ فائل ان کے کارناموں کا تین چوتھائی حصہ بھی نہیں ہے۔ اسے پڑھو اور پھر مجھے بتاؤ کہ میں اس مشن کی حامی ہوں یا کہ مخالف"۔ مادام سلکی نے درشت لہجے میں کہا اور سرخ فائل ان کی طرف اچھال دی۔ جس میں سے کاغذات کے چار سیٹ نکل کر میز پر پھیل گئے۔ چاروں سیاہ فام جلدی سے ان سیٹوں پر جھپٹ پڑے اور انہوں نے ایک ایک سیٹ سنبھال لیا۔ جوں جوں وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کارناموں کی تفصیل پڑھتے گئے ان کی پیشانیاں عرق آلود ہوتی چلی گئیں۔

"ہونہہ، سب بکواس، جھوٹ اور فضولیات کا پلندہ ہے یہ۔ اتنی بڑی بڑی اور فعال تنظیمیں، ان سب کا خاتمہ نہیں کر سکیں ایک معمولی سی سیکرٹ سروس جس کے ارکان صرف آٹھ نو افراد پر مشتمل ہیں وہ اتنی بڑی بڑی تنظیموں کو ناکوں چنے چبوا دے۔ ناممکن، قطعی ناممکن۔ میں نہیں مانتا ان سب باتوں کو"۔ ایلڈی نے کاغذات کا

سیٹ میز پر پھینک کر بری طرح سر مارتے ہوئے کہا۔

"یہ جھوٹ اور فضولیات کا پلندہ نہیں بلکہ وہ سچ ہے جس کی حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ جس سیکرٹ سروس کو تم معمولی اور بے حیثیت کہہ رہے ہو اس سیکرٹ سروس کے سامنے بڑی بڑی ایجنسیاں، سینڈیکیٹس اور سیکرٹ ایجنٹ گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو چکے ہیں مسٹر ایلڈی گو کہ ان کے وسائل اور اختیارات بے حد محدود ہیں مگر اس کے باوجود وہ انتہائی فعال اور خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹس ہیں۔ ان کے سامنے ریڈ سٹارز کو بھی کئی بار شکست سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ بہر حال میں ان کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے نہیں ملا رہی اور نہ ہی میں ان سے خوفزدہ ہوں۔ مگر میری ایک عادت ہے اور میری اس عادت سے تم سب اچھی طرح سے واقف ہو کہ میں دشمن کو کبھی کمزور نہیں سمجھتی اور نہ ہی میں بغیر پلاننگ کئے کوئی قدم اٹھاتی ہوں۔ کیس کی تفصیلات کے مطابق ہمیں اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مکمل طور پر خاتمہ کرنا ہے۔ جس کے تقریباً سات افراد ہیں۔ ان سات افراد کے بارے میں تمہیں یاد ہو گا کہ پچھلے کیس میں جو ہم نے کافرستان میں مکمل کیا تھا۔ جہاں ہمیں کرنل فریدی کے اسسٹنٹ جگدیش سنگھ سے معلومات حاصل کر کے اسے ہلاک کرنا تھا۔ دوران تفتیش جگدیش سنگھ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے ممبران کے ناموں کا بھی ذکر کیا تھا۔ ان میں ایک سوئس نژاد لڑکی ہے جس کا نام جولیا نافٹزواٹر ہے۔ باقی تمام افراد مرد ہیں۔ ان

میں صفدر، تنویر، نعمانی، چوہان، خاور اور علی عمران شامل ہیں۔ ان میں علی عمران سیکرٹ سروس کا باقاعدہ ممبر نہیں ہے۔ وہ سیکرٹ سروس کے لئے فری لانسر کے طور پر کام کرتا ہے اور یہی شخص بے حد زیرک اور شاطر ہے۔ بظاہر تو وہ ایک کھلنڈرا اور احمق سا نوجوان ہے جو ہر وقت مسخروں جیسی حرکتیں کرتا رہتا ہے مگر اصل میں وہ شیطان کا چیلا ہے۔ جس پر ہاتھ ڈالنا گویا شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنے والی بات ہے۔ وہ انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر کا اکلوتا بیٹا ہے مگر کسی وجہ سے وہ اکیلا اپنے ایک ملازم کے ساتھ کنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو میں رہتا ہے۔ باقی سیکرٹ ایجنٹوں کے نام و پتے اور ان کے مکمل کوائف اس فائل میں موجود ہیں اور آپ نے پڑھ لئے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک اور ہستی بھی ہے جو اس سیکرٹ سروس کی سربراہ ہے اور جس کا نام ایکسٹو ہے۔ ایکسٹو اصل میں کون ہے، کہاں رہتا ہے اور اس کی شخصیت کیسی ہے اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ وہ سات پردوں میں چھپا ہوا ہے۔ اس کے بارے میں نہ سیکرٹ سروس کے ارکان کچھ جانتے ہیں اور نہ ہی اس ملک کا صدر اس شخصیت سے واقف ہے۔ وہ خصوصی ٹرانسمیٹروں یا ٹیلی فون پر اپنے ممبروں کو ہدایات دیتا ہے اور کبھی کبھار ضرورت کے تحت ان کے سامنے نقاب پہن کر آتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کو کہیں نہیں دیکھا جا سکا اور ہم شاید علی عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبروں کا خاتمہ تو کر دیں مگر اس پراسرار ہستی سے ہمیں ہر وقت اور ہر لمحہ خطرہ رہے گا۔ جو ہر جگہ پہنچ جاتا ہے۔ اس

سارے مشن کی تفصیل میں نے آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔ اب آپ جو فیصلہ کرنا چاہیں اس کا آپ کو پورا پورا اختیار حاصل ہے"۔ یہ کہہ کر مادام سلکی خاموش ہو گئی اور ان کی جانب گہری نظروں سے دیکھنے لگی۔

"مادام یہ مشن واقعی ہمارے لئے اس فائل کے مطابق ایک چیلنج مشن کی حیثیت رکھتا ہے اور اس جیسی فعال اور انتہائی خطرناک سیکرٹ سروس کے لئے نہ صرف ہمیں بہترین پلاننگ کرنا ہو گی بلکہ اس کے لئے ہمیں خوب سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا ہو گا۔ لیکن مادام ایک بات سمجھ میں نہیں آئی وہ یہ کہ ریڈ سٹارز نے ہمیں یہ مشن کیوں ریفر کیا ہے۔ کیا اس کے پیچھے اس کا کوئی اپنا مفاد ہے"۔ جو تھا سیاہ فام جو اب تک بالکل خاموش تھا تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب، کیا کہنا چاہتے ہو تم جیکال۔ میں تمہاری بات کا مطلب نہیں سمجھ سکی"۔ مادام سلکی نے اس کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اصل میں مادام، ایک تو یوں اچانک ریڈ سٹارز کا یہ مشن ہمارے سپرد کرنا، دوسرا اتنا بڑا معاوضہ دینا اور تیسرے یہ کہ اس مشن کے لئے انہوں نے ہمیں صرف تیس دن کا وقت دیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے یقیناً ریڈ سٹارز کا کوئی اپنا مفاد بھی پوشیدہ ہے۔ شاید وہ بھی اس وقت پاکیشیا میں اپنے کسی اہم مشن پر ہوں اور انہیں وہاں کی سیکرٹ سروس سے خطرہ ہو اس لئے وہ

ہمارے ذریعے سیکرٹ سروس کو الجھانا چاہتے ہوں۔ تاکہ ان کی توجہ پوری طرح ہماری طرف مبذول رہے اور وہ اپنا کام نہایت آسانی سے کر سکیں"۔ جیکال نے سوچتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے۔ مگر ان کے مشن سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ ہمیں جو کام سونپا گیا ہے ہم اس پر کاربند رہیں گے۔ اس کے علاوہ وہ اگر اپنا کوئی علیحدہ مشن لے کر پاکیشیا جاتے ہیں تو اس سے ہمیں کوئی سروکار نہیں ہے اور نہ ہو گا۔ ہم اپنے کام کا آدھا معاوضہ ابھی لیں گے اور اصول کے مطابق آدھا معاوضہ کام ہونے کے بعد"۔ مادام سلکی نے جواب دیا۔

"تب تو ٹھیک ہے ورنہ میں سمجھ رہا تھا کہ شاید ہمیں ریڈ سٹارز کے انڈر رہ کر کام کرنا ہو گا۔ اس طرح نہ ہم اپنا کام کر پاتے اور نہ صحیح طور پر ان کا ساتھ دے سکتے تھے"۔ جیکال نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم نے بہت اچھا خیال پیش کیا ہے جیکال۔ میں اس معاملے میں ریڈ سٹارز کے چیف سے تفصیلی بات کروں گی اور اس سے صاف صاف کہہ دوں گی کہ اگر وہ بھی پاکیشیا میں کوئی مشن لے کر جا رہے ہیں تو نہ ہم ان کی معاونت کریں گے اور نہ وہ ہمارے راستے میں آنے کی کوشش کریں گے اور اگر انہوں نے ایسا کیا تو وہ نتیجے کے خود ذمہ دار ہوں گے"۔ مادام سلکی نے جواب دیا۔

"لیکن مادام یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ بلاواسطہ یا بالواسطہ ہمارے مشن میں حائل ہونے کی کوشش کریں اور کریڈٹ خود لے

جانا چاہیں۔ ایسی صورت میں ہم ان کا بھی کوئی لحاظ نہیں کریں گے اور اس دوران اگر ان کا کوئی ساتھی ہمارے ہاتھوں مارا گیا تو ہم اس کی ذمہ داری ہرگز قبول نہیں کریں گے"۔ الفریڈ نے کہا۔

"بالکل ایسا ہی ہو گا۔ ہمارا گروپ سپیشل کلرز کہلاتا ہے اور ہم سب ہی سپیشل کلر ہیں۔ کامیابی کی صورت میں اس مشن کا سارا کریڈٹ صرف اور صرف ہمیں ہی ملے گا"۔ مادام سلکی نے جواب دیا۔

"مگر مادام یہ تو اس صورت میں ہی ممکن ہے جب ہم اس مشن کو مکمل طور پر اپنے ہاتھ میں لیں گے۔ ابھی تو ہم نے کوئی فیصلہ ہی نہیں کیا کہ ہم اس مشن پر جائیں گے بھی یا نہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کوئی عام سیکرٹ سروس نہیں ہے۔ وہ اپنا ایک مقام ایک نام رکھتی ہے اور ظاہر ہے ان کے ملک میں ان کے وسائل بھی بے پناہ ہوں گے۔ اس لئے جب تک ہم فیصلہ نہ کر لیں کہ ہم اس مشن پر کام کریں گے یا نہیں یہ کہنا بے کار ہے کہ اس کا کریڈٹ کس کو ملے گا"۔ کروشر نے کہا۔

"تم کوئی فیصلہ کرو یا نہ کرو مگر میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ میں اس مشن پر ضرور جاؤں گا اور میں نے اکیلے ہی سیکرٹ سروس کا خاتمہ نہ کر دیا تو میرا نام ایلڈی نہیں۔ میں ان سب کو ایک ایک کر کے ان کے بلوں سے نکالوں گا اور ان کو ایسی عبرتناک موت ماروں گا کہ میرے نام سے ان کی روحیں صدیوں تک بلبلاتی رہیں گی"۔ ایلڈی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"جلد بازی میں کوئی فیصلہ کرنا مناسب نہیں ہے ایلڈی"۔ الفریڈ نے اس سے کہا۔

"میں چاہتا ہوں مادام سلکی کہ یہ کیس مکمل طور پر میرے سپرد کر دیا جائے۔ میں اکیلے ہی جا کر اس سیکرٹ سروس کا خاتمہ کروں گا اور سب کو بتا دوں گا کہ ایلڈی دی گریٹ کے بازوؤں میں کتنا دم ہے۔ ایک ایک کے سینے میں خنجر اتار دوں گا اور ان کے اتنے ٹکڑے کروں گا کہ گننا مشکل ہو جائے گا"۔ ایلڈی نے کہا۔

"خیر، تمہاری طاقت اور خنجر زنی کی مہارت کے تو ہم سب قائل ہیں۔ تم اس قدر مہارت سے خنجر پھینکتے ہو کہ تمہارے نشانے سے اڑتی ہوئی چڑیا بھی ایک لمحے میں تمہارے قدموں میں آگرتی ہے۔ مگر ایلڈی پھر بھی ہمیں کوئی نہ کوئی تو پلاننگ کرنا ہی ہوگی"۔ الفریڈ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تم کرتے رہو پلاننگ میں تو چلا اگر میری ضرورت ہو تو مجھے بلا لینا ورنہ خواہ مخواہ میرا وقت مت ضائع کیا کرو۔ ہونہہ جب اس مشن پر کام ہی نہیں کرنا تھا تو خواہ مخواہ مجھے یہاں بلانے کی کیا ضرورت تھی"۔ ایلڈی نے بگڑتے ہوئے کہا۔ اس کا اشارہ واضح طور پر مادام سلکی کی طرف تھا۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"ایلڈی، یہ اصول کے خلاف ہے۔ تم اس طرح کہیں نہیں جا سکتے"۔ مادام سلکی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیوں، کیوں نہیں جا سکتا۔ کون روکے گا مجھے"۔ ایلڈی حلق کے

بل غرایا۔

"اوہو، ایلڈی کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ تم خواہ مخواہ کیوں اس قدر غصہ کر رہے ہو۔ مادام نے اس کیس سے ابھی دستبرداری تو اختیار نہیں کی اور اس وقت تمہارے ساتھ دوسرے سارے ممبرز بھی موجود ہیں۔ واقعی اس طرح اگر تم اٹھ کر چلے گئے تو یہ گروپ کے اصولوں کی خلاف ورزی ہو گی۔ بیٹھ جاؤ شاباش"۔ جیکال نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا اور کروشر اور الفریڈ کے سمجھانے پر آخر کار وہ بیٹھ گیا۔ مگر اس کا موڈ بگڑا ہوا تھا۔

وہ سب آپس میں صلاح و مشورے کرنے لگے۔ کیس کے ہر پہلو کا خوب اچھی طرح سے جائزہ لیا گیا۔ انہوں نے ایک بار پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کی فائل پڑھی۔ اس دوران ایلڈی بالکل خاموش رہا نہ ہی اس نے بحث میں حصہ لیا اور نہ فائل اٹھا کر اسے پڑھنے کی ضرورت سمجھی۔ وہ وہاں ان سے بالکل لاتعلق منہ پھلائے بیٹھا رہا۔

"مادام، ہم نے اس کیس کے ہر زاویے اور ہر پہلو کا خوب اچھی طرح سے جائزہ لیا ہے گو کہ واقعی یہ مشن ہمارے لئے بے پناہ مشکلات پیدا کر سکتا ہے اور ہم میں سے کسی کو نقصان بھی پہنچ سکتا ہے مگر سپیشل کلرز نے ریڈ سٹارز سے اگر اس مشن کو لیا ہے تو یہ اب اس گروپ کی توہین ہو گی کہ ہم اس مشن سے دستبردار ہو جائے۔ اس سے نہ صرف ہمیں دھچکا پہنچتا ہے بلکہ سپیشل کلرز کی ساکھ کو بھی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ جو ہمیں کسی صورت میں منظور نہیں ہے۔ اس

لئے ہم سب کا مشترکہ فیصلہ ہے کہ ہم اس مشن پر ہر صورت میں کام کریں گے۔ اس کے لئے چاہے ہماری جانیں ہی کیوں نہ چلی جائیں"۔ کافی بحث و مباحثے کے بعد جیکال نے اعلان کرتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر ایلڈی کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا اور اس کی آنکھوں میں بے حد تیز اور سفاکانہ چمک ابھر آئی۔

"گڈ، مجھے آپ کے فیصلے سے خوشی ہوئی ہے۔ واقعی سپیشل کلرز کی پوری دنیا میں ایک ساکھ بنی ہوئی ہے اور ہمیں اس ساکھ کو ہمیشہ قائم و دائم رکھنا ہے۔ او کے فرنیڈز میں ریڈ سٹارز سے یہ کیس لے لیتی ہوں اور اس سے ضروری امور پر بات چیت کر کے آپ کو اس کی اطلاع دیتی ہوں۔ اس دوران آپ اپنی اپنی تیاری مکمل کر لیں۔ ہم ہو سکتا ہے آج ہی پاکیشیا فلائی کر جائیں"۔ مادام سلکی نے کہا اور پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی دوسرے سیاہ فام بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ مادام سلکی نے فائل کے کاغذات سمیٹے اور فائل اٹھا کر جس راستے سے وہاں آئی تھی اس راستے سے باہر نکل گئی اور اس کے پیچھے باقی سیاہ فام بھی وہاں سے باہر نکلتے چلے گئے۔

سلیمان کو ان دنوں انگریزی سیکھنے کا عجیب و غریب شوق چڑھا ہوا تھا۔ وہ سارا سارا دن انگریزی سیکھنے کے لئے عمران کو بور کرتا رہتا تھا اور چند ایک جملے سیکھ کر وہ اردو اور انگریزی کو ملا کر اس کی ایسی ٹیڑھ مارتا تھا کہ عمران بے اختیار اپنا سر پیٹ لیتا وہ انگریزی بول چال کی کتاب کہیں سے خرید لایا تھا اور ہر وقت اسے پڑھتا رہتا اور جملے یاد کرتا رہتا تھا۔ اس وقت عمران اپنے فلیٹ میں صوفے پر بیٹھا کسی رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا اور سلیمان بازار سے سودا سلف خریدنے گیا ہوا تھا۔ ابھی اسے گئے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی ہو گی کہ وہ ہانپتا کانپتا فلیٹ میں داخل ہوا۔ اس کا منہ سوجا ہوا تھا اور اس کی باچھوں سے خون کی لکیریں بہہ رہی تھیں اور اس کے کپڑے یوں تار تار ہو رہے تھے جیسے وہ کسی سے زبردست لڑائی کر کے آیا ہو۔

"صاحب، صاحب آپ کا پستول کہاں ہے۔ مجھے جلدی سے اپنا

پستول دے دیں۔ آئی کل یو۔ نہیں چھوڑوں گا، مار ڈالوں گا۔ آئی کل یو۔ آئی کل یو"۔ اس نے تیز تیز سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران بوکھلا کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیوں بھائی، میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ تم مجھے کیوں مارنا چاہتے ہو اور یہ تمہیں کیا ہوا ہے۔ تمہارا حلیہ تو یوں بگڑا ہوا ہے جیسے تم تیسری عالم گیر جنگ کے میدان سے بھاگ کر آئے ہو"۔ عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو نہیں اس کو قتل کر دوں گا جس نے میری یہ حالت کی ہے۔ نہیں چھوڑوں گا میں اسے۔ اس کی ساری کی ساری باڈی میں گولیاں کراس کر دوں گا"۔ اس نے بے حد غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ، ایک تو میں تمہاری انگریزی سے تنگ آگیا ہوں۔ ابھی تم کہہ رہے تھے کہ آئی کل یو یعنی تم مجھے مار دو گے اور اب کہہ رہے ہو کہ اس کی باڈی میں گولیاں کراس کر دو گے۔ سچ مچ تمہاری انگریزی کوئی انگریز سن لے تو بے چارہ اپنا سر پیٹ پیٹ کر مر جائے گا۔ ویسے بائی دے وے مم، میرا مطلب ہے یہ تمہارے ساتھ ہوا کیا ہے۔ کسی سے لڑ کر آرہے ہو کیا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہونا کیا تھا۔ میں بازار سے سودا سلف خرید رہا تھا کہ ایک موٹے راہ گیر کے ساتھ میری ٹکر ہو گئی۔ اس کی عینک زمین پر گر پڑی جو میرے پاؤں تلے آکر ٹوٹ گئی۔ میں نے اس سے کہا سوری تو وہ مجھ پر گرم ہو گیا کہنے لگا اندھے ہو کیا دیکھ کر نہیں چل سکتے۔ میں نے کہا

یس سر غلطی ہو گئی تو اور بھڑک اٹھا اور کہنے لگا کہ تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے۔ کیا مجھے احمق سمجھتے ہو۔ میں نے کہا نو سر شکل صورت سے تو آپ ہینڈ گرینڈ لگتے ہیں۔ تو یہ سن کر وہ آپے سے باہر ہو گیا اور اس نے کہا کہ لگتا ہے کہ تمہارا مار کھانے کا ارادہ ہے میں نے جواب میں اس سے انگریزی میں کہا کہ یس سر آئی ایم ویری تھینک فل ٹو یو۔ بس پھر کیا تھا اس نے میرا گریبان پکڑ لیا اور لگا مجھے پیٹنے۔ وہ مجھے مارتا جا رہا تھا اور میں چیختا ہوا یس سر، نو سر، سوری سر کہتا جا رہا تھا۔ جب تک کہ لوگ میرا بیچ بچاؤ کرتے وہ میری اچھی خاصی مرمت کر چکا تھا اور۔ اور میں غصے سے بھاگتا ہوا یہاں آگیا۔ بس صاحب اب میرا ٹائم کل نہ کریں اور ہری اپ مجھے اپنا پستول دے دیں۔ میں اس کو نہیں چھوڑوں گا۔ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس کی بوٹیاں ڈاگ اور کتوں کو کھلا دوں گا"۔ سلیمان غصیلے لہجے میں کہتا چلا گیا اور عمران اس کی روئیداد سن کر بری طرح سے ہنسنے لگا۔

"تمہاری یہ گاڑھی انگریزی سچ مچ تمہیں مروا دے گی۔ ارے احمق جہاں تمہیں نو سر یعنی نہیں جناب کہنا چاہئے وہاں تم یس سر کہتے رہے ہو اور جہاں یس سر یعنی جی ہاں جناب کہنا چاہئے وہاں نو سر کہتے رہے اور اس بے چارے کو ہینڈسم یعنی خوبصورت کہنے کے بجائے ہینڈ گرنیڈ کہہ گئے جس کا مطلب دستی بم ہوتا ہے تو اس کا آپے سے باہر ہونا لازمی امر ہے اور جب اس نے کہا کہ تمہارا مار کھانے کا ارادہ ہے تو تم نے خود ہی اس سے کہہ دیا کہ یس سر آئی ایم تھینک فل ٹو یو یعنی

جی جناب میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں گا پھر ظاہر ہے تمہاری یہ درگت تو بنی ہی تھی"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور سلیمان منہ کھول کر رہ گیا۔

"اوہ، تو اس کا مطلب ہے مس ٹریس مجھ سے ہوئی تھی"۔ اس نے جھینپے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس ٹریس نہیں مس ٹیک"۔ عمران نے اس کی تصحیح کی۔

"مس ٹیک ہو یا مس ٹریس ہو۔ بہر حال جب میں نے اس سے سوری کہا تھا تو اس کو سمجھ جانا چاہئے تھا مگر اس نے میری ایک نہیں سنی اور مار مار کر میرا کچومر نکال دیا۔ اس کا بدلہ میں اس سے ضرور لوں گا۔ اس ہینڈ گرنیڈ کو میں نے بیچ بازار میں نہ پھاڑ ڈالا تو میرا نام سلیمان نہیں"۔ اس نے بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا اور عمران ہنسنے لگا۔

"اچھا جاؤ اور اپنا حلیہ ٹھیک کرو اور اپنے زخموں کی مرہم پٹی کرو۔ اس حالت میں بالکل کسی سرکس کے جوکر لگ رہے ہو اور خدا کے لئے اس انگریزی کو چھوڑ دو ورنہ خواہ مخواہ کسی سے اپنے ہاتھ پیر تڑوا بیٹھو گے"۔ عمران نے کہا۔

"کون مائی دی گریٹ ہے جو سلیمان دی گریٹ کے ہاتھ پاؤں توڑ سکے میں وائف سے اس کا پیٹ نہ پھاڑ ڈالوں گا"۔ اس نے غصے سے کہا۔

"وائف سے"۔ عمران نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

"وائف، یعنی چھری۔ کیوں کیا میں پھر غلط کہہ گیا ہوں"۔ اس نے استہزائیہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"چھری کو وائف نہیں نائف کہتے ہیں احمق کی دم"۔ عمران نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

"بہر حال نائف ہو یا وائف دونوں کا مطلب ایک ہی ہوتا ہے۔ اگر کسی کی بیوی انتہائی بدمزاج اور پھوہڑ ہو تو وہ اور اس کی زبان بھی تیز چھری سے کم نہیں ہوتی۔ جو اپنی تیز زبان اور بدمزاجی سے اپنے شوہر کا جینا حرام کر دیتی ہے اور انہیں اپنے آپ میں کٹ مرنے پر مجبور کر دیتی ہیں اور چھری کا کام بھی صرف کاٹنا ہی ہوتا ہے۔ اس لئے ان دونوں نائف اور وائف میں کوئی خاصا تضاد نہیں ہے"۔ سلیمان نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"بڑی بات ہے بھئی انگریزی سیکھنے کے ساتھ ساتھ تم تو خاصے فلسفی بھی ہو گئے ہو۔ کیا وائف اور نائف کو ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ کیا ہے"۔ عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ سب آپ کی صحبت کا اثر ہے۔ ورنہ بندہ کس قابل"۔ سلیمان نے کہا۔

"شکر ہے اس بار تم نے انگریزی کی ٹانگ نہیں توڑی۔ ورنہ شاید مجھے بھی اپنا سر پیٹنا پڑ جاتا"۔ عمران نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ڈونٹ وری مائی ڈفر باس"۔ اس نے کہا اور عمران نے ہونٹ

بھینچ لئے۔

"ڈفر نہیں ڈیئر۔ ڈفر ہو گے تم خود"۔ عمران غرایا۔

"اوکے باس۔ آپ ڈفر نن، نہیں آپ ڈیئر ہیں ڈفر۔ ٹھیک ہے ناں"۔ اس نے جلدی سے کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"اچھا، اچھا جاؤ اور اپنا لباس جا کر بدلو اور میرے لئے چائے کا ایک کپ بنا کر لاؤ"۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہت گڈ میرے ڈف، ڈیئر باس۔ مگر آج آپ انگریزی کا کوئی نیا جملہ بتائیں گے ناں۔ پہلے والے مجھے اچھی طرح سے یاد ہو گئے ہیں"۔ اس نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ جاؤ چائے تو لاؤ"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا اور سلیمان سر ہلاتے ہوئے وہاں سے نکلتا چلا گیا اور عمران ایک بار پھر رسالے میں گم ہو گیا۔ کچھ دیر بعد سلیمان اپنا حلیہ درست کر کے اور نیا لباس پہن کر عمران کے لئے چائے لے آیا۔ اس کے ہاتھ میں انگریزی بول چال کی کتاب بھی تھی۔

"لیجئے باس چائے حاضر ہے اور میں کتاب بھی لے آیا ہوں اور کہیں تو کل والا سبق سناؤں"۔ سلیمان نے اس کے سامنے چائے رکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں سناؤ"۔ عمران نے سر ہلا کر کہاں اور سلیمان خوش ہو کر جلدی سے وہیں آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا کہ اسی وقت فون کی گھنٹی بجی۔

"دیکھو کس کا فون ہے"۔ عمران نے کہا اور سلیمان نے سر ہلا کر

آگے بڑھ کر جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر۔ اوہ سر، یس، یس عمران صاحب از ہیر۔ آپ ون ٹو منٹ ہولڈ کریں۔ آئی ایم ان کو بلائنگ"۔ اس نے کہا اور عمران دیدے نچا کر رہ گیا۔

"کس کا فون ہے"۔ اس نے غصے سے اسے گھورا۔

"وہ صاحب، دس فون از سر سلطان بولنگ"۔ عمران نے اس کی انگریزی سن کر ایک بار پھر اپنا سر پکڑ لیا۔ اس نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے رسیور لیا۔

"جی سلطان صاحب آئی ایم آئی فار عمران بولنگ"۔ اس نے سلیمان کے لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے سر سلطان ہنس پڑے۔

"یہ تمہیں اور سلیمان کو آج کیا ہو گیا ہے۔ نئی نئی انگریزی سیکھنے کی کوشش کر رہے ہو کیا"۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"کیا کروں، میں ایک جاہل اور ان پڑھ سا انسان ہوں۔ سلیمان نجانے کہاں سے خالص انگریزی بلکہ دیسی انگریزی سیکھ آیا ہے اور اس کی انگریزی نے ہر چیز کو الٹ پلٹ کر دیا ہے"۔ عمران نے بے بسی کے عالم میں کہا اور دوسری طرف سے سر سلطان کا ہنستے ہنستے برا حال ہو گیا۔

"بہت خوب، میرا خیال ہے کہ اب تم اپنے عہدے سے سبکدوش ہو جاؤ تو بہتر ہے اور سلیمان جیسی دو تین ٹیوشنز لے لو۔ آج کل اس

کام میں اچھی خاصی کمائی ہو جاتی ہے"۔

" بہت خوب۔ اچھا مشورہ دے رہے ہیں آپ۔ سلیمان کو ہی انگریزی سکھاتے سکھاتے میرے دماغ کی چولیں ہل گئی ہیں اور اگر دو چار ایسے اور شاگرد میرے پاس آگئے تو میرا ٹھکانہ یقیناً پاگل خانہ ہی ہوگا"۔ عمران نے کہا اور سرسلطان ہنس پڑے۔

" میرا خیال ہے کہ تمہارے اور سلیمان کے لئے اس سے بہتر ٹھکانہ کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا"۔ انہوں نے کہا۔

" بالکل، بالکل۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم جیسے غریب لوگوں کو وہاں جگہ کیسے مل سکتی ہے۔ یہ تو تب ہی ممکن ہے جب آپ جیسے بزرگ وہاں ہمارے لئے کوئی جگہ خالی کر دیں"۔ عمران نے کہا اور دوسری طرف سرسلطان کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

" پکے بدمعاش ہو"۔ انہوں نے جھینپے ہوئے انداز میں کہا۔

" پکا اور پختہ وہ ہوتا ہے جس کی عمر اور تجربہ زیادہ ہو۔ جبکہ آپ کے مقابلے میں میری عمر اور تجربہ بھی بے حد کم ہے"۔ عمران نے ان پر پھر چوٹ کرتے ہوئے کہا۔ اور دوسری طرف سرسلطان کٹ کر رہ گئے۔

" توبہ ہے تم سے۔ تم تو مجھے بھی نہیں بخشتے۔ کم از کم میری عمر کا ہی کچھ لحاظ کر لیا کرو"۔ انہوں نے جھینپے ہوئے انداز میں کہا اور عمران بھی ہنس پڑا۔

" بہرحال فرمایئے کیسے یاد فرمایا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے

" اوہ تمہاری باتوں نے تو مجھے بھلا ہی دیا۔ بہرحال تم فوراً میرے آفس آجاؤ۔ صدر صاحب کا ایک خصوصی پیغام ہے تمہارے لئے"۔ انہوں نے سنجیدہ ہو کر کہا۔

" ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں اور کوئی خاص بات"۔ عمران نے پوچھا۔

" نہیں، بس یہی بتانا تھا تمہیں"۔ سرسلطان نے کہا۔

" اوکے اللہ حافظ"۔ عمران نے کہا اور دوسری طرف کا جواب سن کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

" کہیں جا رہے ہیں باس"۔ سلیمان نے عمران سے پوچھا۔

" ہاں"۔ عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

" اوکے باس، لیکن باس جاتے جاتے اگلا سبق تو دے دیں۔ سی ڈی اور آئی ایم سے کیا جملہ بنے گا"۔ اس نے کہا۔

" سی فار سلی اور ڈی فار ڈیم فول۔ اس کو تم اس طرح یاد کرو آئی ایم سلی آئی ایم ڈیم فول"۔ عمران نے کہا اور سلیمان نے سرہلا دیا۔

" اور اس کا مطلب کیا ہوتا ہے"۔ سلیمان نے ان جملوں کو دوہراتے ہوئے پوچھا۔

" اس کا مطلب ہے کہ میں بہت اچھا اور خوبصورت ہوں"۔ عمران نے زیرلب مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ، میں کہاں اچھا اور خوبصورت ہوں۔ اچھے اور خوبصورت ترین تو آپ ہیں۔ اس لئے میں اس جملے کو ایسے پڑھوں گا۔ مائی باس

عمران از سلی اینڈ ڈیم فول"۔ سلیمان نے کہا اور عمران کا جی چاہا کہ اس کی گردن مروڑ دے۔ اس نے کس خوبصورتی سے اسے احمق اور بے وقوف بنا دیا تھا۔ وہ اس کی جانب تیز نظروں سے گھورنے لگا اور تیزی سے دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ ہی دیر بعد وہ تیار ہو کر کار میں نہایت تیزی سے سر سلطان کے دفتر کی جانب اڑا جا رہا تھا۔ اس نے گاڑی چلاتے ہوئے کار ٹیپ کا بٹن آن کر دیا اور کار میں ایک دھیمی مگر دلکش موسیقی ابھرنے لگی۔ کچھ دیر کے بعد اچانک موسیقی بند ہو گئی اور کار میں ایک نسوانی آواز ابھرنے لگی۔

"مسٹر علی عمران میں مادام سلکی تم سے مخاطب ہوں اور میں ایس کے یعنی سپیشل کلرز کی چیف ہوں۔ اس لئے میری بات غور سے سنو"۔ کیسٹ پلیئرز سے ایک آواز سنائی دی اور عمران بری طرح سے چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے کیسٹ پلیئر کا والیم اونچا کر دیا۔ چند لمحے کیسٹ سے سرسر کی آواز آتی رہی پھر مادام سلکی کی آواز دوبارہ سنائی دینے لگی۔

"مسٹر علی عمران، سپیشل کلرز کو تمہاری اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا مشن سونپا گیا ہے۔ میں اور میرے ساتھی یہاں پہنچ چکے ہیں۔ ہم سب کا الگ الگ طریقہ کار ہے اور ہم نے یہاں آکر اپنی اپنی فیلڈ سنبھال لی ہے۔ میرے ساتھی سیکرٹ سروس کے ارکان کی ہلاکت کے لئے میدان میں اتر آئے ہیں۔ ہم سب نے اپنے اپنے لئے خاص ٹارگٹ چنے ہیں اور میرے حصے میں آنے والے تم پہلے شکار ہو

اور مادام سلکی اپنے شکار کو انتہائی بے رحمی سے اور تڑپا تڑپا کر مارتی ہے۔ میں نے تمہاری کار میں ایک میکنزم بم فٹ کر دیا ہے جس کا تعلق اس کیسٹ پلیئر سے ہے۔ اب تم نہ کار کو روک سکتے ہو نہ اس کا دروازہ کھول سکتے ہو اور نہ ہی کار کی کھڑکی اور شیشوں کو توڑ کر باہر نکل سکتے ہو اور اگر تم نے ایسا کچھ کرنے کی کوشش کی تو کار ایک ہولناک دھماکے سے اڑ جائے گی۔ اس کے ساتھ تمہارا کیا حشر ہو گا مجھے اس بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور ہاں اگر تم اسی طرح کار چلاتے بھی رہے تب بھی جب تک اس کیسٹ پلیئر میں یہ کیسٹ چل رہی ہے اس وقت تک تم محفوظ ہو۔ اس کے ختم ہوتے ہی ایک زوردار دھماکہ ہو گا اور ہا۔ ہا۔ ہا۔ ڈر گئے۔ ارے یہ کیا تمہاری پیشانی پر تو پسینہ ابھر آیا ہے۔ ارے تم کیوں ڈر رہے ہو۔ سنا ہے تم تو بے حد بہادر، ذہین اور دنیا کے انتہائی حد تک چالاک انسان ہو۔ تمہارے ہاتھوں بڑے بڑے مجرم یوں مارے جاتے رہے ہیں جیسے کہ ہاتھی کے پاؤں تلے چیونٹی روندی جاتی ہے۔ ڈیئر عمران میں نے بغیر اطلاع دیئے آج تک کسی کو نہیں مارا۔ اس لئے میں تمہیں پہلے سے خبردار کر رہی ہوں۔ یہ تقریباً آدھے گھنٹے یعنی تیس منٹ کی کیسٹ ہے۔ جس میں سے سات منٹ باتوں میں ضائع ہو چکے ہیں۔ اب تمہارے پاس صرف تیئس منٹ باقی ہیں۔ اپنے بچاؤ کا کوئی بندوبست کر سکتے ہو تو کر لو۔ اس کے ساتھ ہی کیسٹ سے سرسر کی آواز ابھری اور ایک بار پھر موسیقی کی آواز ابھرنے لگی۔ اس کی باتیں

سن کر سچ مچ عمران کی پیشانی پر پسینے کے قطرے ابھر آئے تھے۔ سپیشل کلرز اور مادام سلکی کا نام سن کر اس کے ذہن میں ہتھوڑے سے برسنے لگے تھے۔ وہ سپیشل کلرز اور مادام سلکی کو بہت اچھی طرح جانتا تھا۔ گو کہ ابھی تک اس کا ان سے ٹکراؤ نہیں ہوا تھا مگر وہ ان کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا کہ سپیشل کلرز قاتلوں کا ایک انتہائی خوفناک اور خطرناک ترین گروہ ہے۔ اس گروہ کا ہر رکن بے حد طاقتور اور خطرناک انسان ہے۔ خاص طور پر مادام سلکی جو قتل کرنے کے ایسے انوکھے اور حیران کن منصوبے بناتی ہے جس کی زد میں آکر آج تک کوئی اپنی جان نہیں بچاسکا اور بلاشبہ اس وقت مادام سلکی نے اس کی کار کو چوہے دان بنا کر اسے کسی چوہے کی طرح اس میں پھنسا دیا تھا۔ عمران نے ریسٹ واچ میں وقت دیکھا۔ اس وقت نو بج کر دس منٹ ہو رہے تھے اور گاڑی میں بیٹھے دس منٹ گزر چکے تھے اور ظاہر ہے اس کے اور اس کی موت کے درمیان صرف بیس منٹ کا وقت باقی رہ گیا تھا۔ اس نے کار کا رخ سر سلطان کے آفس کی بجائے ایک دوسری سڑک پر موڑ لیا۔ ایک ایسی سڑک کی طرف جو مضافات کی طرف جاتی تھی کیونکہ اس طرف ایک تو زیادہ ٹریفک کا اژدہام نہ ہوتا تھا اور دوسرے وہاں ٹریفک سگنلز بھی نہ تھے اور ٹریفک سگنلز پر لامحالہ اسے کار روکنا پڑتی اور کار روکنے کا مطلب واضح تھا کہ کار ایک دھماکے سے پھٹ جاتی اور اس کار کے ساتھ یقیناً اس کے بھی پرخچے اڑ جاتے۔

جولیا اس وقت اپنے فلیٹ میں موجود تھی۔ ان دنوں چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہ تھا۔ اس لئے وہ ممبروں کے ساتھ اکثر سیر و تفریح کے لئے نکل جاتی۔ ساحل سمندر کی تفریح اور ہوٹلنگ کر کے وہ خاصی بور ہو گئی تھی اور کافی دنوں سے نہ ہی ایکسٹو سے اس کی بات ہوئی تھی اور نہ ہی عمران نے اس سے کوئی رابطہ کیا تھا۔ آج صبح صفدر نے اسے پکنک پر لے جانے کا پروگرام بنایا تھا لیکن اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ اس کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ اس لئے آج اس کا کہیں جانے کا کوئی موڈ نہیں تھا۔ اصل میں آج وہ عمران سے ملنا چاہتی تھی۔

عمران جس کی دل ہی دل میں وہ پوجا کرتی تھی۔ وہ عمران جس طرح اس کے جذبات سے کھیلتا تھا۔ اس سے دل ہی دل میں وہ ہمیشہ کڑھتی رہتی تھی۔ اس کا بس نہیں چلتا تھا ورنہ وہ اس کٹھور اور پتھر دل

انسان کو اٹھا کر کسی ایسی جگہ لے جاتی جہاں کسی دوسرے انسان کا وجود تک نہ ہوتا اور وہ اس سے خوب جی بھر کے اپنے دل کی باتیں کرتی اور اسے اس وقت تک نہ چھوڑتی جب تک کہ وہ اس بات کا اقرار نہ کر لیتا کہ وہ اسے اور صرف اسے پسند کرتا ہے۔ اس نے آج فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ آج عمران سے ضرور ملے گی اور اس سے آج اپنے دل کی بات کہہ کر رہے گی۔ اگر عمران نے اس کی بات نہ سنی اور اس کی تضحیک کرنے کی کوشش کی تو وہ اس کے سامنے اپنی جان دے دے گی۔ اس مقصد کے لئے اس نے اپنے پرس میں بھرا ہوا پستول بھی رکھ لیا تھا اور وہ تیار ہو کر نکلنے ہی لگی تھی کہ اسی وقت کال بیل بجی اور وہ چونک اٹھی۔ گھنٹی بجانے کا انداز صفدر کا تھا۔ اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ جب بھی اپنے کسی کام کی وجہ سے کہیں جانے کا ارادہ کرتی اسی وقت سیکرٹ سروس کا کوئی نہ کوئی ممبر وہاں آ ٹپکتا تھا اور اس کے ارادے دھرے کے دھرے رہ جاتے تھے۔ پہلے تو اس نے سوچا کہ وہ دروازہ ہی نہ کھولے۔ صفدر خود ہی گھنٹی بجا کر واپس چلا جائے گا۔ مگر پھر اس نے اپنے خیال کی خود ہی تردید کر دی۔ صفدر بہر صورت ایک مخلص اور بہترین انسان تھا جو اس کا سگی بہن کی طرح سے خیال رکھتا تھا اور اس کی ہر ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرتا رہتا تھا۔ اس لئے اس نے اس شریف اور مخلص انسان کو پریشان کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

اس نے جلدی سے اپنا پرس صوفے کی گدی کے پیچھے رکھ دیا اور

دروازے کی طرف بڑھی۔ مگر پھر جیسے اسے کوئی خیال آیا وہ دوسرے کمرے میں جا کر جلدی جلدی سے لباس بدلنے لگی اور اس نے اپنا پرانا لباس پہن لیا اور تولیئے کی مدد سے اچھی طرح اپنے چہرے کا میک اپ صاف کر دیا تاکہ صفدر کو احساس نہ ہو سکے کہ وہ کہیں جا رہی تھی اور پھر اس نے آیئنے میں اپنا جائزہ لیا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی اور اس نے دروازہ کھول دیا۔

"مس جولیا اتنی دیر۔ میں تو سمجھا کہ شاید آپ گھر پر نہیں ہیں۔ میں جانے ہی لگا تھا"۔ صفدر نے اندر داخل ہوتے ہوئے جولیا سے سلام دعا کے بعد کہا۔

"وہ اصل میں میں ذرا باتھ روم میں تھی۔ آؤ بیٹھو"۔ اس نے جلدی سے کہا اور صفدر سر ہلا کر ڈرائنگ روم میں آ گیا۔

"میرا خیال ہے کہ میں بے وقت یہاں آ گیا ہوں۔ آپ کہیں جا رہی تھیں شاید"۔ صفدر نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور جولیا کا رنگ اڑ گیا تو کیا صفدر نے اس کے دل کا بھید بھانپ لیا تھا مگر کیسے اس نے تو اپنا سارا میک اپ خوب اچھی طرح سے صاف کر لیا تھا اور اپنا لباس تک تبدیل کر لیا تھا۔ اس نے سوچا۔

"میں، نہیں تو۔ میں نے کہاں جانا تھا بھلا"۔ اس نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا اور صفدر ہنس پڑا۔

"مس جولیا، آپ شاید مجھے بتانا نہیں چاہتیں مگر میں شرطیہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ ضرور کہیں جا رہی تھیں"۔ صفدر نے بدستور

مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ، نہیں صفدر میں نے کہا ناں کہ میں کہیں نہیں جا رہی تھی۔ میں نے فون پر تمہیں بتایا تو تھا کہ میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ اس لئے میں ذرا آرام کرنا چاہتی تھی"۔ اس نے پھیکی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

"میں اسی لئے یہاں آیا تھا۔ آپ کی طبیعت کی خرابی کا سن کر میں پریشان ہو گیا تھا اس لئے رہا نہ گیا اور آپ کی خیریت دریافت کرنے کے لئے یہاں آ گیا۔ لیکن یہاں تو رنگ ہی کچھ اور نکلا"۔ صفدر نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا پریشانی کے عالم میں خشک ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگی۔ تو گویا صفدر نے واقعی اس کی چوری پکڑ لی تھی مگر کیسے۔ اسے کیسے شک ہوا تھا کہ وہ کہیں جا رہی تھی۔ اس نے سوچا۔

"مس جولیا، مجھے کہنا تو نہیں چاہئے اور نہ یہ پوچھنے کا حق ہے کہ آپ کہاں اور کیوں جا رہی تھیں مگر یہ بات صرف آپ سے اس لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ کی میں بے حد عزت کرتا ہوں اور آپ کے منہ پر جھوٹ اچھا نہیں لگتا۔ آپ یقیناً کہیں جا رہی تھیں مگر میری وجہ سے آپ کو شاید اپنا ارادہ بدلنا پڑا ہے"۔ صفدر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ جولیا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ صفدر نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا گو کہ آپ نے اپنا میک اپ صاف کرنے کی پوری

کوشش کی تھی مگر جلدی میں میک اپ کے کچھ نشانات آپ کے چہرے پر باقی رہ گئے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے شاید اپنے پیروں کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ گھر میں آپ عام اور رف سی چپل استعمال کرتی ہیں جبکہ اس وقت آپ نے نہایت نفیس اور نئے سینڈل پہن رکھے ہیں۔ بلکہ میں یہاں تک کہہ سکتا ہوں کہ دروازہ کھولنے میں آپ کو اس لئے دیر نہیں ہوئی کہ آپ باتھ روم میں تھیں۔ اس عرصہ میں آپ اپنا لباس تبدیل کر رہی تھیں تاکہ مجھے شک نہ ہو کہ آپ کہیں جانے والی ہیں"۔ صفدر نے کہا اور جولیا نے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔

"ارے ارے یہ بات میں آپ کو شرمندہ کرنے کے لئے نہیں کہہ رہا بلکہ یہ بات تو آپ کو کوئی بھی بتا سکتا ہے۔ ذرا غور سے دیکھئے آپ نے جلدی میں اپنی قمیض تک الٹی پہن رکھی ہے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کے چہرے پر واقعی شرمندگی کے آثار پھیلتے چلے گئے اور وہ تیزی سے دوسرے کمرے میں بھاگ گئی اور صفدر ایک زوردار قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا پھر اس کی نظر صوفے کی گدی پر پڑی جو اپنی جگہ سے کھسکی ہوئی تھی۔ اس نے گدی ہٹائی وہاں اسے جولیا کا پرس دکھائی دیا جسے دیکھ کر اس کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی۔ کسی خیال کے تحت اس نے پرس کھولا اور اس میں ریوالور دیکھ کر چونک اٹھا۔ اس نے اس کا چیمبر کھولا جو پوری طرح لوڈ تھا۔

"اوہ تو یہ معاملہ ہے"۔اس کے منہ سے نکلا۔ پھر اس نے ریوالور پرس میں ڈالا اور پرس بند کر کے وہیں رکھ دیا اور اس کے آگے گدی کر دی۔ چند ہی لمحوں بعد جولیا لباس بدل کر شرمندہ شرمندہ سے انداز میں وہاں آ گئی۔

"آئی ایم سوری صفدر کہ مجھے تم جیسے اچھے اور مخلص انسان کے سامنے جھوٹ بولنا پڑا"۔جولیا نے شرمندہ لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں مس جولیا۔ ایسا ہوتا ہی رہتا ہے"۔صفدر نے لاپرواہی سے کہا۔

"تھینک یو صفدر۔ تم واقعی بہت اچھے ہو۔ چائے پیو گے"۔

"نہیں، اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے ساتھ عمران صاحب کے فلیٹ چلوں۔ شاید انہیں اپنے بچاؤ کے لئے آج میری ضرورت پڑ جائے"۔صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ، تو تم یہ بھی جان گئے ہو"۔جولیا نے بری طرح سے جھینپتے ہوئے کہا۔اسی وقت فون کی گھنٹی بجی اور وہ دونوں چونک پڑے۔

"یس جولیا سپیکنگ"۔جولیا نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"ایکسٹو"۔دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص کرخت آواز سنائی دی اور ایکسٹو کی آواز سن کر جولیا کے سارے جسم میں جیسے بجلی دوڑ چلی گئی۔

"اوہ یس سر، آپ۔ آپ نے بڑے عرصے بعد یاد کیا ہے چیف حکم"۔جولیا نے تھرتھراتے ہوئے لہجے میں کہا جس سے صفدر سمجھ

کہ کال یقیناً ان کے چیف ایکسٹو کی ہے۔وہ بھی جلدی سے اٹھ کر اس کے قریب آ گیا۔

"میں نے تم سے کتنی بار کہا ہے جولیا کہ میرے سامنے خود کو قابو میں رکھا کرو۔ میں تم لوگوں سے کسی لمحے بھی غافل نہیں رہتا اور مجھے بلاوجہ تم لوگوں کو یاد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"۔دوسری طرف سے ایکسٹو نے بے حد کرخت لہجے میں کہا۔

"یس، یس سر۔ آئندہ میں احتیاط کروں گی"۔اس نے مردہ سی آواز میں کہا۔ایکسٹو کا ایسا انداز ہمیشہ اس کے دل کو چیر جاتا تھا اور اس کا دل چاہتا کہ وہ اس کے سامنے پھٹ پڑے۔مگر وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی کیونکہ ایک تو ایکسٹو ان کا چیف تھا دوسرے وہ سات پردوں میں چھپا ہوا تھا۔ تیسرے وہ ان کا اس قدر خیر خواہ تھا کہ ان کے لئے وہ ہر وقت لڑنے مرنے پر تیار ہو جاتا تھا اور بعض اوقات وہ ان کی عین اس لمحے آ کر مدد کرتا تھا جب وہ یقینی موت کے دہانے پر پہنچ چکے ہوتے۔ اس لئے نہ صرف وہ بلکہ ساری سیکرٹ سروس اس کی عزت کرتی تھی۔

"جولیا میں جانتا ہوں اس وقت صفدر تمہارے پاس ہے۔ تم اسے لے کر فوراً بنک اسکوائر پہنچ جاؤ۔ وہاں گرین ویو ہوٹل کے ہال میں زبردست فائرنگ کی گئی ہے۔ جس سے وہاں بہت سے لوگ مارے گئے ہیں۔ ان میں غالباً چوہان اور خاور بھی شامل ہیں۔ تم دونوں وہاں انٹیلی جنس کے پہنچنے سے قبل پہنچ جاؤ اور اگر وہ زخمی ہیں تو ان کو ہسپتال میں لے جاؤ اور اگر مر چکے ہیں تو ان کی لاشیں وہاں

سے فوراً نکال لاؤ"۔ دوسری طرف سے ایکسٹو نے کہا اور اس کی بات سن کر جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا ہو۔ دوسری طرف سے اس سے ایکسٹو نے کچھ کہا مگر اس نے جیسے سنا ہی نہیں اور دوسری طرف سے رابطہ منقطع ہو گیا۔

"نن، نہیں۔ نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا"۔ جولیا کے منہ سے کھوئے کھوئے انداز میں نکلا۔ وہ ابھی تک رسیور کان سے لگائے کھڑی تھی۔ جیسے وہ وہیں پتھر کی بت بن گئی ہو۔ اس کا رنگ زرد ہو رہا تھا۔

"کیا ہوا مس جولیا، خیریت تو ہے۔ کیا کہا ہے چیف نے۔ مس جولیا، مس جولیا کیا ہوا ہے آپ کو"۔ جولیا کو اس انداز میں بات کرتے دیکھ کر صفدر نے اس سے پوچھا مگر جولیا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ صفدر نے اس کے ہاتھ سے رسیور لے کر کان سے لگایا لیکن رسیور سے ٹوں ٹوں کی آواز آ رہی تھی۔ اس نے رسیور جلدی سے کریڈل پر رکھ دیا۔

"مس جولیا، کیا ہوا ہے۔ خیریت تو ہے۔ کیا کہا ہے چیف نے"۔ اس نے جولیا کے کندھے پکڑ کر اسے جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا اور جولیا کو جیسے ہوش آ گیا۔

"صص، صفدر۔ چوہان اور خاور کو کسی نے گولیاں مار دی ہیں"۔ اس نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر صفدر بری طرح سے اچھل پڑا اور اس کا بھی رنگ اڑ گیا۔

"کیا، یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں"۔ اس نے بھی کھوئے کھوئے لہجے میں

پوچھا اور جولیا نے اسے ایکسٹو سے ہونے والی ساری بات بتا دی جسے سن کر صفدر بھی دھک سے رہ گیا۔

"اوہ، یہ تو بہت برا ہوا ہے۔ بہت ہی برا"۔ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آؤ صفدر ہمیں فوراً بنک اسکوائر چلنا ہے۔ دعا کرو کہ وہ دونوں خیریت سے ہوں"۔ جولیا نے کہا۔

"خدا کرے ایسا ہی ہو"۔ صفدر کے منہ سے دعائیہ کلمات نکلے اور وہ دونوں جلدی سے فلیٹ سے باہر آ گئے اور وہ دونوں صفدر کی کار میں آ بیٹھے اور دوسرے ہی لمحے وہ کار میں بیٹھے بنک اسکوائر کی جانب اڑے جا رہے تھے۔ اچانک صفدر کی نگاہ بیک ویو مرر پر پڑی اور وہ بری طرح سے چونک پڑا۔

"مس جولیا ہمارا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ اس سرخ کار کو آپ دیکھ رہی ہیں۔ اسے میں آپ کے فلیٹ سے کچھ فاصلے پر کھڑی دیکھ چکا ہوں"۔ صفدر نے کہا اور جولیا چونک کر بیک ویو مرر میں دیکھنے لگی۔

"اوہ، تمہارا خیال ٹھیک لگتا ہے۔ مگر یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں"۔ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں"۔ صفدر نے کہا۔ ساتھ ہی اس نے ایکسیلیٹر پر پیر دبا کر کار کی رفتار بڑھا دی۔ اسی وقت اس نے سرخ کار کی رفتار بھی تیز ہوتے دیکھی اور صفدر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا خیال ہے مس جولیا"۔ صفدر نے جولیا سے پوچھا۔

"اس وقت ہمارا گرین ویو ہوٹل پہنچنا بہت ضروری ہے صفدر۔ کسی طرح ان سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کرو۔ ان کو بعد میں بھی دیکھا جا سکتا ہے"۔ جولیا نے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا اور ساتھ ہی وہ کار کی رفتار بڑھاتا چلا گیا۔ پیچھے آنے والی سرخ کار بھی تیز سے تیز رفتار ہوتی چلی گئی۔ صفدر نے اچانک سٹیئرنگ ایک جانب گھما دیا اور کار کے ٹائر زور سے چرچراتے ہوئے اس تیزی سے گھومے کہ کار ایک سائیڈ سے اٹھ گئی اور نہایت تیزی سے ایک گلی میں گھستی چلی گئی۔ صفدر نے کچھ آگے جا کر کار کو ایک اور سڑک کی جانب موڑ لیا۔ اس نے کار کی رفتار کم نہ کی تھی اور نہایت تیزی سے کار کو مختلف گلیوں اور سڑکوں پر گھماتا جا رہا تھا اور کار یوں دونوں سائیڈوں سے اٹھ جاتی جیسے ابھی الٹ جائے گی۔ سڑکوں اور گلیوں میں چلنے والے راہ گیر اس قدر تیز رفتاری سے کار کو مڑتے دیکھ کر ایک لمحے کے لئے دہل کر رہ جاتے۔ مگر صفدر کو ان کی پرواہ نہ تھی۔ مختلف گلیوں اور بازاروں سے وہ کار کو گھماتا ہوا مین روڈ پر لے آیا۔ سرخ کار کا اب دور دور تک کوئی پتہ نہ تھا۔

"گڈ شو صفدر۔ آخر کار تم نے اپنی مہارت اور ذہانت سے اس سرخ کار سے پیچھا چھڑوا ہی لیا۔ اب جلدی سے بنک اسکوائر کی جانب کار موڑ لو ہمیں چوہان اور خاور کو ہر صورت میں وہاں سے نکالنا ہے"۔ جولیا نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور مختلف سڑکوں سے ہوتا ہوا وہ بنک اسکوائر آ گیا۔ گرین ویو ہوٹل کا سائن بورڈ انہیں دور سے ہی چمکتا ہوا دکھائی دے گیا۔ مگر وہاں پولیس اور انٹیلی جنس کی گاڑیاں دیکھ کر ان کی پیشانیوں پر بل پڑ گئے۔ وہاں کئی سائرن بجاتی ہوئی ایمبولینس بھی پہنچ چکی تھیں۔

"اوہ، یہاں تو ہر طرف پولیس ہی پولیس پھیلی ہوئی ہے"۔ جولیا نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں، آپ آیئے میرے ساتھ"۔ صفدر نے ڈیش بورڈ کھول کر اس میں سے ایک خوبصورت کیمرہ اٹھاتے ہوئے کہا۔ کیمرہ دیکھ کر جولیا اس کا مقصد سمجھ گئی۔ اس نے جلدی سے اپنے پرس میں سے ایک عینک نکالی اور اسے آنکھوں سے لگا لیا۔ ساتھ ہی اس نے ایک چھوٹی سی نوٹ بک اور ایک پنسل پکڑ لی۔

"آپ فارن اخبار کی رپورٹر ہیں اور میں فوٹو گرافر"۔ صفدر نے کار سے باہر آتے ہوئے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔ وہاں اچھی خاصی بھیڑ جمع تھی۔ ہر طرف پولیس کی نفری پھیلی ہوئی تھی۔ وہ دونوں بھیڑ میں جگہ بناتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ آگے ہوٹل کے گرد پولیس نے خاردار باڑھ لگا رکھی تھی۔ وہ دونوں آگے بڑھنے لگے تو ایک پولیس مین جلدی سے ان کے قریب آ گیا۔

"آپ لوگ آگے نہیں جا سکتے"۔ اس نے بے حد سخت لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق نیشنل ویو فارن نیوز پیپر سے ہے"۔ صفدر نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

" پھر بھی اس کے لئے ہمیں اپنے سپرنٹنڈنٹ صاحب سے اجازت لینا ہوگی "۔ اس نے کہا اور صفدر نے کارڈ اسے دے دیا۔ وہ کارڈ لے کر ہوٹل کے داخلی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند ہی لمحوں بعد وہ واپس آگیا۔

" آیئے "۔ اس نے ایک طرف سے باڑھ ہٹاتے ہوئے کہا اور وہ دونوں جلدی سے آگے بڑھ آئے اور اس کے ساتھ گرین ویو ہوٹل کے ہال میں داخل ہو گئے۔ ہال کا منظر دیکھ کر ان کے دل دہل کر رہ گئے ہر طرف لاشیں ہی لاشیں بکھری پڑی تھیں اور ہال کی میزوں اور کرسیوں اور شیشوں کے پرخچے اڑے ہوئے تھے۔ دیواروں پر بھی ہر طرف گولیوں کے نشان دکھائی دے رہے تھے اور ہال کا سارا فرش خون سے سرخ ہو رہا تھا۔ وہ جونہی ہال میں داخل ہوئے سوپر فیاض تیز تیز چلتا ہوا ان کے قریب آگیا اور ان کی جانب گہری نظروں سے دیکھنے لگا۔ صفدر اور جولیا کا یہ روح فرسا منظر دیکھ کر دل بیٹھا جا رہا تھا۔ سوپر فیاض کو دیکھ کر وہ سیدھے ہو گئے۔

" کیا میں آپ کے کارڈز دیکھ سکتا ہوں۔ میرا مطلب آپ کے آئیڈنٹٹی کارڈ سے ہے۔ کیا واقعی آپ نیشنل ویو سے تعلق رکھتے ہیں یا........ "سوپر فیاض نے ان کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" اوہ ضرور، کیوں نہیں "۔ جولیا نے کہا اور اس نے اپنے کاندھے سے لٹکے ہوئے پرس کو کھول کر اس میں سے ایک کارڈ نکال کر اس کے سامنے کر دیا اور سوپر فیاض اس سے کارڈ لے کر اسے غور سے

دیکھنے لگا۔ ایسی چیزیں ان لوگوں کو ہر وقت اپنے پاس رکھنی پڑتی تھی۔ کیونکہ وہ سیکرٹ ایجنٹس تھے اور ان کو کسی بھی وقت اور کسی بھی لمحے ایسی چیزوں کی ضرورت پڑ سکتی تھی۔

" ہوں، ٹھیک ہے۔ آپ لوگ شاید یہاں کی تصویریں وغیرہ بنانا چاہتے ہیں۔ گو کہ یہ میرے اصول کے خلاف ہے اور دوسرے یہ کہ آپ کا تعلق فارن پیپر سے ہے اس لئے میں آپ کو اس حادثے کی تفصیلات تو بتا سکتا ہوں مگر تصویریں بنانے کی اجازت ہرگز نہیں دے سکتا۔ کیونکہ اس سے ہمارے ملک پر حرف آتا ہے "۔ سوپر فیاض نے کہا۔

" ٹھیک ہے ہم ان لاشوں کی تصویریں نہیں بنائیں گے۔ آپ ہمیں اس ہولناک حادثے کی تفصیل بتا دیں۔ ہمارے لئے یہی کافی ہوگا "۔ صفدر نے سرہلاتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے جولیا کو اشارہ کیا کہ وہ اس سے حادثے کی تفصیل معلوم کرے اور وہ خود چاروں جانب دیکھنے لگا۔ کچھ لاشیں میزوں پر کچھ میزوں کے نیچے اور کچھ ادھر ادھر پڑی تھیں۔ صفدر کی نگاہیں اپنے ساتھیوں کو ڈھونڈ رہی تھیں۔ یہاں پولیس اور کچھ دوسرے لوگ لاشوں کو سٹریچر پر ڈال ڈال کر باہر لے جا رہے تھے۔ صفدر نے خوب اچھی طرح سے دیکھ لیا لیکن اسے نہ وہاں اور نہ خاور کی لاش دکھائی دی۔ یہ دیکھ کر صفدر کی پیشانی پر شکنیں پھیل گئیں۔ اس کے سامنے ابھی صرف دو لاشیں سٹریچر پر ڈال کر باہر لے جائی گئیں تھیں اور ان لاشوں کو صفدر نے اچھی طرح سے

دیکھ لیا تھا مگر وہ کم از کم خاور وغیرہ کی لاشیں نہ تھیں۔

"اس ہال میں اس دہشت گرد کی گولیوں سے تیس افراد نشانہ بنے ہیں جن میں سے دو لاشوں کو باہر لے جایا گیا ہے کیا اس سے پہلے بھی کسی لاش کو باہر لے جایا گیا ہے"۔ صفدر نے سوپر فیاض سے پوچھا۔

"بہت خوب، میں آپ کے ذہن کی داد دیتا ہوں مسٹر آپ نے یہیں کھڑے کھڑے لاشیں بھی گن لیں۔ بہرحال ابھی صرف دو لاشیں ہی باہر لے جائی گئی ہیں۔ البتہ کچھ زخمی لوگوں کو اس سے پہلے ایمبولینسوں کے ذریعے ہسپتال میں پہنچایا گیا ہے جن کی تعداد آٹھ تھی"۔ سوپر فیاض نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا کیا خیال ہے کیا یہ کام کسی اکیلے فرد کا ہے یا ایک سے زائد لوگوں کا، میرا مطلب ہے کہ وہ لوگ کون تھے۔ زندہ بچ جانے والے لوگوں نے اس بارے میں آپ کو کیا بتایا ہے"۔ جولیا نے اپنی نوٹ بک پر قلم چلاتے ہوئے کہا۔ صفدر کے چہرے پر اطمینان کے آثار دیکھ کر وہ بھی کسی قدر پرسکون ہو گئی تھی۔

"ہماری اطلاع اور زخمیوں کے بیان کے مطابق وہ کوئی غیر ملکی تھا۔ جس نے ہاتھ میں ایک بڑی مشین گن اٹھا رکھی تھی اور اس کے گلے میں گولیوں کی لمبی لمبی پٹیاں تھیں۔ اس نے مشین گن پر کوئی کپڑا سا ڈال رکھا تھا جس کی وجہ سے شاید اسے باہر سے کسی نے نہیں دیکھا۔ ہال میں داخل ہوتے ہی اس نے یکدم یہاں فائرنگ شروع کر دی اور ان بے چاروں کو اس نے کیڑے مکوڑوں کی طرح مار کر رکھ

دیا۔ اس کی مشین گن اور گولیوں کے خول ہمارے ہاتھ لگے ہیں۔ جس کی مدد سے ہم بہت جلد اس خونی درندے تک پہنچ جائیں گے اور اس کو قانون سے ایسی سزا دلوائیں گے جو ایک مثال بن جائے گی"۔ سوپر فیاض نے کہا اور جولیا صفدر کے اشارے پر اس سے چند ضروری سوال کرنے لگی اور پھر وہ دونوں اس سے اجازت لے کر وہاں سے نکل آئے۔

"خدا کا شکر ہے کہ چوہان اور خاور ہلاک نہیں ہوئے۔ ورنہ ان کی موت کا سن کر میرا خون خشک ہو گیا تھا"۔ ہوٹل سے باہر آتے ہوئے جولیا نے کہا اور صفدر نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ انہوں نے پولیس سے معلوم کر لیا کہ زخمیوں کو کس ہسپتال میں لے جایا گیا ہے۔

"اب ہمیں سروسز ہسپتال جانا ہوگا۔ دعا کرو کم از کم وہ ان زخمیوں میں ضرور موجود ہوں۔ ورنہ........" جولیا نے کہا اور وہ دونوں اپنی کار میں آ بیٹھے اور صفدر نے کار اسٹارٹ کر کے گھمائی اور اس کو موڑ کر سروسز ہسپتال کی جانب جانے لگا۔ اسی وقت اچانک سامنے سے سرخ رنگ کی کار ایک گلی سے مڑ کر ان کے سامنے آ گئی۔ صفدر نے بروقت بریک لگا کر کار روک لی ورنہ حادثہ ناگزیر تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتے اچانک سرخ کار سے انہوں نے اپنی طرف آگ کے شعلے لپکتے دیکھے اور ماحول مشین گن کی ریٹ ریٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

وقت آہستہ آہستہ گزرتا جارہا تھا اور عمران کا جسم پسینے سے بھیگتا جارہا تھا۔ مختلف سڑکوں پر کار دوڑاتے ہوئے اسے مزید دس منٹ گزر چکے تھے اور اب کیسٹ پلیئر سے کیسٹ ختم ہونے میں صرف دس منٹ کا وقت باقی رہ گیا تھا اور عمران کو اپنے بچاؤ کا کوئی راستہ سجھائی نہ دے رہا تھا۔ مادام سلکی نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا تھا اور اس کی کار کو ہی اس کے لئے چوہے دان بنا دیا تھا جس کو وہ نہ روک سکتا تھا اور نہ کسی طرح اس میں سے نکل سکتا تھا۔

سڑک خاصی کشادہ تھی اور وہاں اکا دکا ہی گاڑیاں نظر آرہی تھیں چونکہ یہ مضافاتی سڑک تھی اس لئے اس طرف ٹریفک برائے نام ہی ہوتی تھی۔ عمران کار کو دوڑانے کی بجائے آہستہ آہستہ سبک روی سے اس کو ڈرائیو کر رہا تھا۔ اچانک اس کی نظر سامنے آتے ہوئے ایک موٹر سائیکل پر پڑی۔ موٹر سائیکل چلانے والا صدیقی تھا۔ اسے دیکھ کر

عمران کے جسم میں جیسے نئی جان آگئی اور وہ زور زور سے ہارن بجانے لگا۔ پہلے تو صدیقی اس کے قریب سے گزر گیا مگر ہارن کی آواز سن کر اس نے سر گھمایا اور عمران کی کار دیکھ کر اس نے جلدی سے موٹر سائیکل موڑ لیا اور اسے تیزی سے دوڑاتا ہوا کار کے قریب آگیا۔

"عمران صاحب، آپ کہاں جارہے ہیں"۔ اس نے زور سے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا مگر چونکہ کار کے شیشے بند تھے اس لئے عمران کو اس کی آواز نہ سنائی دی اس نے بھی صدیقی سے کچھ کہا تھا مگر اس کی پھٹ پھٹی موٹر سائیکل کے شور نے اسے کوئی آواز نہ سننے دی۔

"اوہو، آواز کیا خاک سنائی دے۔ کھڑکی تو کھولیئے"۔ صدیقی نے کار کے شیشے پر دستک دیتے ہوئے کہا اور عمران ایک ہاتھ سے اشاروں سے اسے سمجھانے لگا کہ وہ کس مصیبت میں پھنسا ہوا ہے اور وہ نہ کار کا دروازہ کھول سکتا ہے اور نہ اس کا شیشہ۔ مگر صدیقی کو اس کے اشاروں کی کچھ سمجھ نہ آئی۔ وہ بھی اس سے اشاروں میں پوچھنے لگا کہ آخر وہ دروازے کا شیشہ کیوں نہیں کھول رہا یا کار کیوں نہیں روک رہا۔ عمران نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ بھینچ لئے۔ پھر اچانک اسے واچ ٹرانسمیٹر کا خیال آیا۔ اس نے صدیقی کو گھڑی دکھا کر اشارہ کیا کہ وہ اس پر بات کرے۔ یہ اشارہ صدیقی کی سمجھ میں آگیا۔ عمران نے جلدی سے گھڑی کی پن کھینچی اور صدیقی کے واچ ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی ملانے لگا۔

"عمران صاحب، کیا بات ہے آپ گاڑی روک کیوں نہیں رہے یا

کار کا شیشہ کیوں نہیں اتار رہے۔ اوور"۔ واچ ٹرانسمیٹر سے صدیقی کی آواز سنائی دی اور عمران نے اسے مختصر لفظوں میں ساری بات بتا دی۔

"اوہ، آپ تو واقعی سخت مشکل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اوور"۔ صدیقی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"صدیقی اب اس گاڑی سے نکلنے کا واحد راستہ اس کار کی چھت ہے۔ میرے پاس نہ پستول ہے اور نہ ہی کوئی ایسی چیز جس سے کہ میں چھت کو کاٹ سکوں۔ کیا تمہارے پاس ایسی کوئی چیز ہے جس سے تم اس کی چھت کاٹ سکو۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں، میرے پاس خنجر ہے۔ ٹھیک میں کوشش کرتا ہوں۔ اوور"۔ صدیقی نے اس کی بات سمجھتے ہوئے جلدی سے کہا۔

"ٹھیک میں کار کی رفتار اور ہلکی کر لیتا ہوں تم جلدی سے کار کی چھت پر آ جاؤ۔ اوور"۔ عمران نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران نے کار کی رفتار ہلکی کرنی شروع کر دی۔ صدیقی نے کچھ سوچ کر موٹر سائیکل کی رفتار بڑھائی اور عمران کی کار سے کافی آگے جا کر موٹر سائیکل سڑک کے ایک طرف کھڑا کر دیا اور اس نے جیب سے خنجر نکالا اور بیچ سڑک میں کھڑا ہو گیا اور جونہی عمران کی کار اس کے قریب آئی اس نے دوڑ کر ایک چھلانگ لگائی اور کار کے بونٹ پر چڑھ گیا اور تیزی سے کار کی چھت پر آ گیا۔ کار چونکہ نہایت آہستگی سے آگے بڑھ رہی تھی اس لئے اس کے گرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو

تھا۔ البتہ اسے اس انداز میں کار پر چڑھتے دیکھ کر وہاں سے گزرتے ہوئے لوگ ضرور حیران ہو رہے تھے۔ صدیقی نے خنجر پوری قوت سے چھت میں مارا۔ چھت کی چادر اتنی موٹی نہ تھی اس لئے خنجر آسانی سے اس میں اترتا چلا گیا اور صدیقی چھت پر ایک گولائی کے انداز میں خنجر مارنے لگا۔

"جلدی کرو صدیقی۔ کار کے پھٹنے میں صرف تین منٹ باقی رہ گئے ہیں۔ اوور"۔ واچ ٹرانسمیٹر سے عمران نے کہا اور صدیقی کے ہاتھ زور زور سے چلنے لگے اور اندر سے عمران زور زور سے چھت پر ہاتھ مارنے لگا جس سے چھت کا ایک حصہ اکھڑ گیا۔ صدیقی نے خنجر ایک طرف پھینکا اور چھت کے اس اکھڑے ہوئے حصے کو پکڑ کر پوری قوت سے کھینچنے لگا اور چھت پھٹتی چلی گئی۔

"بس کافی ہے۔ میں اس میں سے آسانی سے نکل سکتا ہوں۔ تم کار سے کود جاؤ"۔ عمران نے چیخ کر کہا اور صدیقی جلدی سے کود کر سڑک پر آ گیا۔ اسی وقت عمران نے کار کی رفتار بڑھا دی اور پھر صدیقی نے اسے کار کی چھت سے باہر نکلتے دیکھا۔ اس نے بھاگ کر اپنی موٹر سائیکل سنبھالی اور اسے نہایت تیزی سے بھگاتا ہوا عمران کی کار کے قریب آ گیا۔

"اس پر آ جائیں"۔ صدیقی نے کہا۔ اس عرصے میں عمران کار کی چھت سے باہر آ گیا تھا۔ اس نے چھلانگ لگائی اور یکدم صدیقی کی موٹر سائیکل کے پیچھے آ بیٹھا۔ اسی وقت کار گھومی اور نہایت تیزی سے

بائیں طرف نشیب میں اترتی چلی گئی۔ ابھی وہ کچھ ہی آگے بڑھی ہوگی کہ ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور انہوں نے کار کے پرخچے اڑتے دیکھے خوفناک دھماکے سے صدیقی کے ہاتھ بہک گئے تھے اور موٹر سائیکل بری طرح سے لہرانے لگا مگر اس نے اسے جلدی سے کنٹرول کر لیا اور بریک لگا کر اسے روک لیا۔ کار کے ٹکڑے دور دور تک پھیل گئے تھے اور اس کے بچے کھچے حصے میں یکلخت آگ بھڑک اٹھی تھی۔

"خدا کی پناہ، اگر اس وقت اچانک میں نہ آپ کو مل جاتا تو آپ کا کیا حشر ہوتا"۔ صدیقی نے پھٹی پھٹی نظروں سے جلتی ہوئی کار کو دیکھتے ہوئے عمران سے کہا۔

"وہی ہوتا جو منظور خدا ہوتا۔ وہ مسبب الاسباب ہے۔ اس کو ابھی میری زندگی منظور تھی جو اس نے تم کو یہاں بھیج دیا ورنہ اس کار کے ٹکڑوں کے ساتھ یقیناً میرے ٹکڑے بھی بکھرے ہوتے"۔ عمران نے منہ چلاتے ہوئے کہا۔

"واقعی عمران صاحب اس بار اللہ تعالیٰ نے آپ کو بال بال بچایا ہے ورنہ دشمن نے سچ مچ آپ کو کار میں بری طرح سے پھنسا دیا تھا اور آپ کی موت کا نہایت خطرناک انداز اپنایا تھا۔ ویسے یہ کس کا کام ہو سکتا ہے۔ ایسا جدید اور خطرناک منصوبہ کوئی عام انسان نہیں اپنا سکتا۔ کیا پھر کوئی نئی تنظیم یہاں آ گئی ہے"۔ صدیقی نے پوچھا۔

"معلوم تو یہی ہوتا ہے۔ مگر وہ کون ہے اور اس نے میری موت کا پلان کیوں بنایا تھا اس کے متعلق میں کچھ نہیں جانتا۔ کیسٹ میں

اس نے اپنا نام مادام سلکی بتایا تھا"۔ عمران نے اصل بات گول کرتے ہوئے کہا۔ کار کو اس طرح دھماکے سے پھٹتے دیکھ کر وہاں سے گزرنے والی کئی کاریں رک گئی تھیں اور ان میں سے لوگ نکل نکل کر اسے جلتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ ان میں سے کچھ لوگ ان کی جانب آنے لگے شاید انہوں نے اسے کار سے نکلتے دیکھ لیا تھا۔

"یہاں سے نکل چلو پیارے ورنہ ان لوگوں کو خواہ مخواہ الٹے سیدھے جواب دینا پڑیں گے"۔ ان لوگوں کو اپنی طرف آتے دیکھ کر عمران نے کہا اور صدیقی نے سر ہلا کر موٹر سائیکل موڑا اور اسے تیزی سے ایک طرف دوڑاتا چلا گیا۔

"کیا اس حادثے کی اطلاع آپ چیف کو نہیں دیں گے"۔ صدیقی نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے۔ میں کون سا سیکرٹ سروس کا ممبر ہوں جو ہر بات کی خبر اس چوہے کو دیتا پھروں۔ جو ہر وقت نقاب پہن کر چوہوں کی طرح بل میں گھسا رہتا ہے اور اسے میری زندگی اور موت کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ وہ تو پہلے ہی مجھ سے تنگ آیا ہوا ہے"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا اور صدیقی ہنسنے لگا۔

"آپ بھی تو انہیں بے حد تنگ کرتے ہیں۔ ہمارے ساتھ ساتھ ان کا بھی لحاظ نہیں کرتے اور آپ کو جب بھی موقع ملتا ہے ان کے ساتھ مسخرہ پن شروع کر دیتے ہیں"۔ صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا کروں یار، دل کے ہاتھوں مجبور ہو جاتا ہوں ورنہ کس کمبخت

کو اس کی جھڑکیاں سننے کا شوق ہو سکتا ہے"۔ عمران نے ایک سرد بھر کر کہا۔

" دل کے ہاتھوں۔ کیا مطلب، چیف سے آپ کے دل کا کیا تعلق"۔ اس نے سچ مچ حیران ہو کر پوچھا۔

" تم سے کیا چھپانا یار۔ بات اصل میں یہ ہے کہ وہ اول تو سامنے ہی نہیں آتا اور جب آتا ہے تو ہمیشہ سیاہ لباس میں اور نقاب چڑھا کر آتا ہے۔ جس سے یہ اندازہ لگانا بھی مشکل ہو جاتا ہے کہ وہ چیف ہے یا چیفنی۔ بس اس کو تنگ کرنا شروع ہو جاتا ہوں کہ شاید وہ غصے میں آجائے اور ایک بار میرے سامنے اپنا نقاب الٹ دے اور میرے دن بھی پھر جائیں"۔ عمران نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا اور چیفنی پر صدیقی قہقہہ لگائے بغیر نہ رہ سکا۔

" باقی باتیں تو میری سمجھ میں آگئی ہیں مگر یہ دن پھرنے والی بات میری سمجھ میں نہیں۔ کیا اس کی وضاحت نہیں کریں گے"۔ صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" تم میں عقل کی کمی ہے اور کوئی بات نہیں۔ میں ابھی تک صرف اس لئے کنوارہ ہوں کہ شاید اس نقاب کے پیچھے کوئی حسین چہرہ ہو اور .... " عمران نے کہا اور اس کی بات سمجھ کر صدیقی اس زور سے ہنسا کہ موٹر سائیکل بری طرح سے لہرا گیا۔

" ارے، ارے تم تو میرے ہونے والے دو درجن بچوں کو ابھی سے ہی یتیم کرنا چاہتے ہو کیا۔ ابھی تو میں نے اس نقاب پوش حسینہ

کی شکل بھی نہیں دیکھی کچھ تو خیال کرو"۔ عمران نے بوکھلا کر کہا اور صدیقی کی ہنسی تیز ہو گئی۔ وہ واپس شہر میں آگیا تھا۔

" مجھے زیرو پوائنٹ پر اتار دو اور اپنے چیف کو اس حادثے کی خبر دے دو تو بہتر رہے گا اور اسے مادام سلکی اور سپیشل ککرز کا نام بھی بتا دینا"۔ عمران نے کچھ سوچ کر کہا۔

" سپیشل ککرز"۔ صدیقی کے منہ سے تحیر زدہ انداز میں نکلا۔

" ہاں، اس کیسٹ میں مادام سلکی نے اپنی کسی سپیشل ککرز سینڈیکیٹ کا نام لیا تھا۔ کیوں کیا تم اس سینڈیکیٹ کے بارے میں کچھ جانتے ہو"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

" ہاں عمران صاحب، میں اس بلڈی سینڈیکیٹ کے بارے میں اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ کافی عرصہ قبل میں نے اپنے ایک دوست کو گاسال فون کیا تھا تو باتوں باتوں میں اس نے بتایا تھا کہ وہاں ہر طرف قتل و غارت مچی ہوئی ہے۔ سپیشل ککرز جسے عرف عام میں بلیک فائٹرز کہتے ہیں وہ اس ملک کا تختہ الٹانے کے لئے سرگرم ہے۔ تب میرے پوچھنے پر اس نے سپیشل ککرز یعنی بلیک فائٹرز اور مادام سلکی کے بارے میں بتایا تھا اور اگر وہ واقعی یہاں کسی مشن پر آئے ہوئے ہیں تو ہمارا ملک اس وقت شدید خطرے میں ہے۔ اس خوفناک سینڈیکیٹ کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ ایک بار جس مشن کو ہاتھ میں لے لیتی ہے اس کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دیتی ہے اور آج تک اس سینڈیکیٹ کو ناکامی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ اس

دوست کے مطابق بلیک فائٹرز کئی بڑی بڑی حکومتوں کا تختہ الٹ چکی ہے اور آپ کو یاد ہوگا کچھ عرصہ قبل گاسال حکومت کا بھی تختہ الٹنے کی خبریں ہمیں ملی تھیں۔ اس لئے عمران صاحب اس خوفناک تنظیم کو ہمیں روکنا ہوگا ورنہ شاید وہ پاکیشیا میں قتل وغارت کا طوفان برپا کر دیں"۔ صدیقی نے سنجیدہ ہو کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہوں، ٹھیک ہے۔ تم یہ ساری تفصیل ایکسٹو، بلکہ جولیا کو بتا دو وہ خود ہی ایکسٹو سے بات کر لے گی۔ پھر جو ایکسٹو کہے گا ہم اس کی ہدایات پر عمل کریں گے"۔ عمران نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اس نے عمران کو زیرو پوائنٹ پر اتارا اور خود جولیا کی طرف روانہ ہو گیا۔ عمران اسے دور تک جاتا دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک ٹیکسی روکی اور اس میں بیٹھ کر سرسلطان کے آفس میں پہنچ گیا۔

"آؤ عمران بیٹے، تم نے آنے میں کافی دیر کر دی۔ میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا تھا"۔ اسے دیکھ کر سرسلطان نے کہا۔

"تو کیا بارات جا چکی ہے اور چھوہارے بٹ چکے ہیں"۔ عمران نے ان کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"بارات، چھوہارے"۔ سرسلطان نے حیرت سے کہا۔

"آپ نے کہا ناں کہ آپ کب سے میرا انتظار کر رہے ہیں اور ظاہر ہے انتظار تو بے چاری دلہن والوں کو کرنا پڑتا ہے۔ میں کافی لیٹ ہو چکا ہوں ناں اس لئے سوچا کہ شاید دلہن کو کوئی اور نہ لے گیا ہو"۔ عمران نے کہا اور سرسلطان مسکرا دیئے۔

"کبھی سنجیدہ بھی ہو جایا کرو۔ ہر وقت مذاق اچھا نہیں ہوتا"۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری میں سنجیدہ نہیں ہو سکتا ورنہ مجھے سخت تکلیف اٹھانا پڑے گی"۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"کیوں سنجیدگی سے تمہیں کیا تکلیف اٹھانا پڑے گی"۔ سرسلطان نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"اس دنیا میں سنجیدہ صرف مرغی ہی ہوتی ہے کیونکہ اسے نہ صرف انڈے دینا پڑتے ہیں بلکہ بچوں کے لئے اسے کئی درجن انڈوں پر اکیس دن بیٹھنا پڑتا ہے اور کم از کم یہ میرے بس کی بات نہیں ہے"۔ عمران نے کہا اور سرسلطان کے حلق سے قہقہہ ابل پڑا۔

"خدا کا خوف کھائیں، ورنہ کچھ میرا ہی خیال کریں۔ آپ تو آفس میں یوں قہقہے لگا رہے ہیں جیسے آپ اپنے ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوں۔ اگر کسی نے آپ کو اس طرح ہنستے ہوئے دیکھ لیا تو وہ کیا خیال کرے گا"۔ عمران نے گھبرا کر کہا اور ایک بار پھر سرسلطان کی ہنسی نکل گئی۔

"مجھے لوگوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اچھا اب مذاق چھوڑو اور صدر صاحب کا پیغام سن لو"۔ انہوں نے یکدم سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور اپنی میز کی دراز سے ایک لفافہ نکال کر عمران کے آگے رکھ دیا اور اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہنے لگے۔

"تمہیں معلوم ہے کہ حال ہی میں ہمارا شوگران سے ایک معاہدہ

طے پایا ہے۔ جس کے مطابق وہ ہمیں دنیا کے بیس سپر فائٹر ٹی سکسٹی طیارے دینے پر رضامند ہوا ہے۔ ٹی سکسٹی دنیا کے نہ صرف انتہائی جدید اور تیز رفتار لڑاکا طیارے ہیں بلکہ ان میں انتہائی جدید اور خطرناک میزائل اور دوسرے بڑے ہتھیار نصب کئے جا سکتے ہیں۔ جو جنگ میں بہترین نشانہ لگانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ ان طیاروں کی وجہ سے ہماری ایئر فورس کی طاقت میں بھرپور اضافہ ہو جائے گا۔ معاہدے کے تحت طیاروں کی پہلی کھیپ کل کسی وقت پاکیشیا پہنچ رہی ہے۔ جس میں سات طیارے یہاں پہنچ رہے ہیں۔ ان طیاروں کو پہلے تھری وے ایئر پورٹ پر اتارا جائے گا۔ جہاں ان کی ہمارے ماہرین باقاعدہ چیکنگ کریں گے اور پھر جہاز لانے والے شوگرانی پائلٹوں کو وہیں سے کلیرنس دے کر واپس کر دیا جائے گا۔ یہ جہاز پاکیشیا کو ملنے کی وجہ سے کافرستان اور اسرائیلی حکومتیں بہت شور مچا رہی ہیں۔ انہوں نے نہ صرف شوگران کی شدید مخالفت کی تھی بلکہ انہوں نے اقوام متحدہ میں اس بات کا زبردست احتجاج کیا تھا کہ سپر فائٹر ٹی سکسٹی پاکیشیا کو دینے کی وجہ سے ان ملکوں کی سلامتی کو شدید خطرہ لاحق ہو سکتا ہے مگر جب اقوام متحدہ نے ان کی تجویز مسترد کی تو انہوں نے شدید شور مچایا اور انہوں نے برملا کہا کہ وہ کسی بھی صورت میں ٹی سکسٹی طیاروں کو پاکیشیا نہیں پہنچنے دیں گے۔ اس لئے شوگران نے یہ ذمہ داری خود لی اور اپنے پائلٹس کے ذریعے ان طیاروں کو یہاں پہنچانے کا پروگرام بنایا ہے اور ان کا کام طیارے

پاکیشیا کے ایئر پورٹ پر پہنچانے کے بعد ختم ہو جائے گا اور تم جانتے ہو عمران بیٹا کہ ان کو تمام حفاظتی چیکنگ کے بعد ہی ایئر بیس میں لے جایا جا سکتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ چیکنگ میں ماہرین کو ایک دو دن لگ جائیں اور اس لئے ظاہر ہے ان کی چیکنگ اور فلائنگ کی پوری پوری تسلی لی جائے گی۔ اس دوران یقیناً ان طیاروں کو اوپن ہی رکھنا پڑے گا اور ہو سکتا ہے کہ کافرستان یا اسرائیل کا کوئی ایجنٹ ان طیاروں کو تباہ کرنے کے لئے یہاں پہنچ چکا ہو یا کسی اور ذریعے سے ان طیاروں کو نقصان پہنچانے کا انہوں نے کوئی منصوبہ بنایا ہو۔

گو کہ ان طیاروں کے یہاں پہنچتے ہی پورے کے پورے ایئر پورٹ کو ایئر فورس اور ملٹری کے جوان اپنے قبضے میں لے لیں گے اور ان کی اجازت کے بغیر وہاں کوئی پرندہ بھی پر نہیں مار سکے گا۔ لیکن اس کے باوجود صدر صاحب چاہتے ہیں کہ جب تک ان طیاروں کو ایئر بیس میں نہ پہنچا دیا جائے اس وقت تک ان کی حفاظت ایکسٹو کرے گا اور یہی درخواست انہوں نے اس پیغام میں لکھی ہے۔ جسے تم پڑھ سکتے ہو"۔ سر سلطان یہ سب کہہ کر خاموش ہو گئے اور عمران نے ساری باتیں سن کر سر ہلایا اور صدر صاحب کا خط کھول کر پڑھنے لگا۔ خط کا مقصد وہی تھا جو سر سلطان نے اسے بتایا تھا۔

"میری سمجھ میں ایک بات نہیں آئی جب ان جہازوں کو شوگرانی پائلٹس یہاں پہنچا رہے ہیں اور ان سے طیارے جب باقاعدہ معاہدے

کے تحت لئے جا رہے ہیں تو اس میں کسی قسم کے نقص کی گنجائش کہاں رہ جاتی ہے اور پھر ان کی چیکنگ اور فلائنگ کی ضرورت کیا باقی رہ جاتی ہے"۔ عمران نے خط بند کر کے کہا۔

" گو کہ طیارے شوگران سے باقاعدہ معاہدے کے تحت لئے جا رہے ہیں اور ان کو شوگران سے اڑا کر لانے والے شوگرانی پائلٹس ہیں لیکن پھر بھی ان کی چیکنگ انتہائی ضروری ہے۔ بہرحال یہ تو ایئر فورس والوں کا کام ہوتا ہے اور وہ اس کی کیسے چیکنگ کرتے ہیں یا کیسے ان کی ٹرائی لیتے ہیں ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ بس تمہیں اپنی نگرانی میں ان طیاروں کو ایئر بیس تک پہنچانا ہے۔ اس کے بعد تمہارا کام ختم"۔ سر سلطان نے کہا۔

"آپ کی بات بجا ہے مگر یہ بھی تو دیکھئے کہ ہمیں کس قدر بھاری ذمہ داری سونپی جا رہی ہے اور وہ بھی اس وقت جب کہ طیاروں کی ڈلیوری شروع ہو چکی ہے۔ آپ خود ہی سوچئے کہ صرف ایک دن میں ہم اتنے بڑے ایئرپورٹ کا کیسے جائزہ لے سکتے ہیں اور اگر کوئی دشمن عناصر ان ایئر فورس کمانڈوز یا فوج میں ہوا تو ہم اتنے کم عرصے میں کس کس کی جانچ پڑتال کریں گے کہ کون اصلی ہے اور کون نقلی"۔ عمران نے شکایتی لہجے میں کہا۔

" تمہاری یہ بات درست ہے عمران بیٹے کہ تمہیں ڈلیوری سے کچھ دن پہلے اس بات کی خبر ملنی چاہئے تھی۔ مگر تم جانتے ہو کہ ان دنوں صدر مملکت بیرون ملک دوروں پر گئے ہوئے تھے۔ اس لئے جیسے ہی

وہ واپس آئے تو انہوں نے فوراً مجھ سے رابطہ کیا اور چیف کے نام پیغام بھجوایا تھا"۔ انہوں نے کہا۔

" کچھ بھی ہو یہ ذمہ داری صرف صدر صاحب کی واحد ذات پر تو عائد نہیں ہوتی ان طیاروں کی ڈلیوری کا وزیراعظم اور وزیر دفاع کو بھی تو پتا تھا۔ کیا انہیں ان کی حفاظت کی ذمہ داری کا احساس نہیں تھا یا انہیں اس بات پر زیادہ ہی یقین تھا کہ طیارے ایئرپورٹ پر پہنچ گئے تو ان پر کوئی آنچ نہیں آ سکتی"۔ عمران کا لہجہ بے حد خشک ہو گیا تھا۔

" تم ٹھیک کہتے ہو عمران۔ میں اس سلسلے میں صدر صاحب سے خاص طور پر بات کروں گا اور انہیں وزیراعظم اور وزیر دفاع کی غیر ذمہ دارانہ رویئے کے بارے میں بتاؤں گا۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ ایکسٹو کے علم میں لائے بغیر کوئی ایسا کام نہ کیا جائے گا"۔ سر سلطان نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"اگر طیارے ملک کی سلامتی کے لئے یہاں نہ منگوائے گئے ہوتے اور صدر صاحب کی خصوصی درخواست نہ ہوتی تو چیف اس ذمہ داری کو کبھی قبول نہ کرتا اور اب چونکہ وقت بہت کم ہے اس لئے چیف اس ذمہ داری کو قبول کر لیں گے"۔ عمران نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ سر سلطان نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ عمران کی طبیعت کو اچھی طرح سے جانتے تھے اس لئے انہوں نے خاموش رہنے میں ہی عافیت جانی۔

عمران نے وہاں سے نکل کر سڑک پر آ کر وہاں سے گزرتی ہوئی

ایک ٹیکسی کو اشارہ کر کے روکا اور اس میں بیٹھ کر سیٹ کی نشست پر سر ٹکا کر بیٹھ گیا۔ اس کا ذہن مسلسل کسی سوچ میں کھویا ہوا تھا۔ اس کے بیٹھتے ہی ٹیکسی ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی اور عمران نے یہ خیال ہی نہ کیا کہ اس نے تو ٹیکسی ڈرائیور سے کچھ کہا ہی نہیں پھر وہ اس سے پوچھے بغیر کیسے ٹیکسی چلانے لگا تھا اور اسے کیسے پتہ تھا کہ اس نے کہاں جانا ہے۔ اسے اس وقت احساس ہوا جب ٹیکسی کی رفتار یکدم بڑھ گئی۔

"ارے، یہ تم کہاں جا رہے ہو"۔ اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اسی وقت سرر کی آواز کے ساتھ اس کی اور اگلی سیٹ کے درمیان ایک شیشہ حائل ہوتا چلا گیا۔ یہ دیکھ کر عمران چونک پڑا۔ اس نے تیزی سے دروازے پر ہاتھ مارا اور ہینڈل پکڑ کر اسے کھولنا چاہا مگر ہینڈل جیسے جام ہو گیا تھا۔ اس نے کار کی کھڑکی شیشہ کھولنا چاہا مگر وہ ایسا بھی نہ کر سکا۔ اس کے چہرے پر یکلخت بے پناہ پریشانی کے سائے نظر آنے لگے۔ گویا اسے ایک بار پھر کار میں قید کر دیا گیا تھا اور کار فراٹے بھرتی ہوئی انتہائی برق رفتاری سے سڑک پر دوڑتی جا رہی تھی۔ عمران کے چہرے پر بے پناہ پریشانی کے آثار ابھر آئے اور وہ تیز نگاہوں سے ڈرائیور کو دیکھنے لگا۔

گولیاں چونکہ انتہائی اندھا دھند انداز میں چلائی گئی تھیں اس لئے گولیوں کی بوچھاڑ کار کے دروازے سے ٹکرائی تھی اور صفدر اور جولیا یکلخت بری طرح چیختے ہوئے نیچے ہو گئے تھے۔ سرخ کار سے نکلنے والا ایک بھاری بھرکم اور نہایت لحیم شحیم سیاہ فام تھا اس کے ایک ہاتھ پر گولیوں کا پٹہ چڑھا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ میں اس نے بھاری مشین گن اٹھا رکھی تھی جس سے وہ مسلسل فائرنگ کر رہا تھا۔ اس وقت وہ ایسی جگہ کھڑے تھے جہاں آبادی برائے نام ہی تھی اور وہ ایریا ڈویلپ کیا جا رہا تھا۔ ورنہ شاید اس قدر خوفناک فائرنگ سے وہاں لاشوں کے ڈھیر لگ جاتے۔ جولیا اور صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے دوسری سائیڈ کا دروازہ کھولا اور جھکے جھکے انداز میں باری باری کار سے باہر نکل گئے۔
صفدر اور جولیا نے جھپٹ کر اپنا اپنا ریوالور نکال لیا اور کار کے پیچھے دبک گئے۔

مشین گن کی مسلسل فائرنگ کی وجہ سے کار بری طرح سے ہل رہی تھی اور ایک سائیڈ سے وہ بری طرح سے چھلنی ہوتی جا رہی تھی۔ اسی وقت انہوں نے کار میں شعلے بھڑکتے دیکھے۔

" اوہ، جلدی کریں ہمیں یہاں سے فوراً نکلنا ہے"۔ صفدر نے جولیا سے کہا اور وہ جھکے جھکے انداز میں ڈویلپمنٹ ایریئے کی جانب بھاگ اٹھے اور انہیں بھاگتے ہوئے شاید اس لحیم و شحیم سیاہ فام نے دیکھ لیا تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور کار کے اس طرف آ کر ان کی طرف فائرنگ کرنے لگا۔ انہوں نے اسے کار کے اس طرف آتے دیکھ لیا تھا اس لئے وہ اٹھ کر زگ زیگ انداز میں پوری رفتار سے بھاگنے لگے۔ گولیاں ان کے دائیں بائیں اور اوپر سے گزر رہی تھیں اور کسی بھی لمحے کوئی گولی ان کا مزاج پوچھ سکتی تھی۔ یہ سوچ کر اچانک بھاگتے بھاگتے صفدر نے ایک لوٹ لگائی اور گھوم کر وہ ایک گھٹنے کے بل پر اس سیاہ فام کی طرف رخ کر کے بیٹھ گیا اور اس نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اس سیاہ فام کی طرف فائرنگ شروع کر دی۔ اس کی گولیاں نشانے پر تو نہ لگیں مگر اس کو فائر کرتے دیکھ کر سیاہ فام ضرور بوکھلا گیا اور وہ چھلانگ لگا کر اور قلابازی کھاتا ہوا تیزی سے جلتی ہوئی کار کے پیچھے چلا گیا۔ اس عرصہ میں چند لمحوں کے لئے فائرنگ رک گئی اور صفدر اور جولیا کو جیسے موقع مل گیا اور وہ تیزی سے بھاگتے ہوئے ڈویلپنگ ایریئے میں گھستے چلے گئے۔ جہاں مزدور اور کچھ دوسرے لوگ فائرنگ کی آواز سن کر خوف سے دبکے ہوئے تھے۔ صفدر۔

ے حملہ کیا ہے۔ اس لئے

پلٹ کر دیکھا سیاہ فام بھاگتا ہوا ان کی طرف آ کے پاس اس مشین گن

کر اس پر فائر کئے۔ جولیا نے بھی اس کی طرف گ اس کے پہلوؤں میں

کی طرح زگ زیگ انداز میں بھاگتا ہوا آ رہا تھا

تھا۔

ٹھیک نہ بیٹھ سکا۔

ضائع کر چکا ہوں۔

" اس طرف آیئے مس جولیا۔ یہاں سے دوسرا نے کچھ سوچتے ہوئے

سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ وہاں موجود فصلوں میں ہکھولا۔ پھر اس میں

خوفناک انسان سے اپنی جان بچا سکتے ہیں"۔ صفدر نے

نے سر ہلا دیا اور وہ تیزی سے ایک طرف بھاگتے چلے گئے اور کچھ ہی مزید میں وہ کھیتوں میں پہنچ گئے جہاں کماد کی قد آدم سے بھی اونچی فصلیں کھڑی تھیں۔ کماد کی فصلوں کو دیکھ کر ان کی آنکھیں چمک اٹھیں اور وہ تیزی سے ان فصلوں میں گھستے چلے گئے۔ کیونکہ کماد کی فصلوں سے بڑھ کر ان کے بچنے کے لئے کوئی اور بہترین پناہ گاہ نہیں ہو سکتی تھی۔

" یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں جو سرعام ہم لوگوں پر حملہ کرتے پھر رہے ہیں۔ شکل و صورت سے تو وہ سیاہ فام کوئی گاسالی لگتا تھا"۔ جولیا نے صفدر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں میرا بھی یہی خیال ہے۔ وہ اکیلا تھا مگر اس نے ہم پر جس خوفناک انداز میں فائرنگ کی تھی اس سے ہمارا بچ نکلنا کسی معجزے سے کم نہیں ہے"۔ صفدر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" تم ٹھیک کہتے ہو یہ وہی شخص تھا جو ہمارا تعاقب کر رہا تھا اور ہو سکتا ہے کہ گرین ویو ہوٹل کے ہال میں اس نے یا اس کے کسی

مشین گن کی [illegible] ہو۔ کہیں یہ لوگ یہاں سیکرٹ سروس کے
رہی تھی اور ایک سا[illegible] نہیں آئے۔ کیونکہ اس نے یا اس کے ساتھی
اسی وقت انہوں نے [illegible] فائرنگ کی تھی جب چوہان اور خاور وہاں موجود
" اوہ، جلدی کر[illegible]تے ہوئے کہا۔
سے کہا اور وہ جھکے [illegible] سے تو ایسا ہی لگتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ نئی
اٹھے اور انہیں [illegible] کا مشن لے کر آئی ہے۔ اس کا مطلب ہے
تھا۔ وہ بجلی کی [illegible] ساتھ سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبر بھی خطرے میں
طرف فائر[illegible] نے اس تنظیم کے کتنے افراد یہاں موجود ہیں۔ کیا ان کے
لیا [illegible] بارے میں ایکسٹو کو کوئی رپورٹ نہیں ہے۔ اگر ہے تو اس نے ہمیں
انفارم کیوں نہیں کیا"۔ صفدر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

" ہو سکتا ہے اس کلرز سینڈیکیٹ نے خفیہ طور پر یہاں پہنچ کر ہمیں ٹارگٹ بنانے کی کوشش کی ہو۔ لیکن ان کو ہمارے بارے میں علم کیسے ہوا۔ تم کہہ رہے تھے کہ تم نے اس سرخ کار کو میرے فلیٹ کے پاس دیکھا تھا۔ ان کے پاس ہمارے ایڈریس کہاں سے آ گئے جبکہ ہم کبھی ایک ٹھکانہ نہیں رکھتے"۔ جولیا نے بھی اسی انداز میں کہا۔

" واقعی یہ سوچنے کی بات ہے۔ اوہ، میں اس کے قدموں کی آواز سن رہا ہوں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ابھی تک ہمارے پیچھے آ رہا ہے۔ کیا خیال ہے اس کو نشانہ بنایا جائے یا زندہ پکڑنے کی کوشش کی جائے"۔ صفدر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" اس نے ہم پر بھرپور اور نہایت خوفناک حملہ کیا ہے۔ اس لئے اس کو زندہ چھوڑنا حماقت ہی ہو گی اور اس کے پاس اس مشین گن کے علاوہ بھی ہتھیار ہو سکتے ہیں بلکہ میں نے اس کے پہلوؤں میں دونوں طرف ہولسٹر لگے دیکھے تھے"۔ جولیا نے کہا۔

" مگر میں تو اپنے ریوالور کی چھ کی چھ گولیاں ضائع کر چکا ہوں۔ آپ کے ریوالور میں کتنی گولیاں ہیں"۔ صفدر نے کچھ سوچتے ہوئے اس سے پوچھا۔ جولیا نے جلدی سے ریوالور کا چیمبر کھولا۔ پھر اس میں صرف ایک گولی دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی۔

" اس میں تو صرف ایک گولی باقی بچی ہے اور ہمارے پاس مزید راؤنڈ بھی موجود نہیں ہیں۔ اب کیا کیا جائے"۔ جولیا نے پریشانی کے عالم میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اپنا ریوالور مجھے دے دیں"۔ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کچھ سوچ کر کہا اور جولیا نے ریوالور صفدر کو تھما دیا۔

" آپ یہیں کہیں چھپ جائیں۔ میں اس کا انتظام کرتا ہوں"۔ صفدر نے کہا۔

" مگر صفدر"۔ جولیا نے کچھ کہنا چاہا۔

" یہ اگر مگر کا وقت نہیں ہے مس جولیا۔ ہم اس طرح بزدلوں کی طرح آخر کب تک بھاگتے رہیں گے۔ آپ میری فکر مت کریں مجھے اپنی حفاظت کرنی آتی ہے۔ آپ پلیز یہاں چھپ جائیں"۔ صفدر نے کماد میں ایک جگہ راستہ بناتے ہوئے کہا اور جولیا نہ چاہتے ہوئے بھی

وہاں دبک گئی۔ اسے اچھی طرح چھپا کر صفدر تیزی سے آگے بڑھا اور کماد کے بیچ سے ہوتا ہوا واپس جانے لگا۔ اس کا ارادہ تھا کہ وہ پیچھے سے جا کر اس دشمن کو کور کرنے کی کوشش کرے گا۔ وہ اب اسے زندہ گرفتار کرنا چاہتا تھا کہ وہ اس سے اس کی اصلیت معلوم کر سکے کہ اس نے ان پر حملہ کیوں کیا تھا اور اس کے پیچھے اس کا کیا مقصد تھا۔ وہ یہ سوچ کر آگے بڑھ ہی رہا تھا کہ اسی وقت اسے جولیا کے چیخنے کی آواز سنائی دی اور وہ یکدم رک گیا۔

" تمہاری ساتھی جولیا اس وقت میرے قبضے میں ہے مسٹر صفدر۔ اس لئے اگر اس کی زندگی چاہتے ہو تو فوراً باہر آ جاؤ ورنہ میں اسے مار ڈالوں گا"۔ اسے ایک تیز آواز سنائی دی۔ بولنے والے نے ایکریمی زبان میں کہا تھا لیکن اس کا انداز خالصتاً گاسالی تھا۔

" اوہ، تو یہ ہمارے ناموں سے بھی واقف ہے"۔ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے خود کلامی کی۔

" مسٹر صفدر، میں صرف دس تک گنوں گا۔ اس کے بعد بھی اگر تم سامنے نہیں آئے تو میں اس کو چھلنی کر دوں گا اور میں جانتا ہوں کہ تمہارے ریوالور میں آخری گولی باقی ہے۔ اسے فوراً فائر کر دو"۔ سیاہ فام کی آواز سنائی دی اور اس کی بات سن کر صفدر خون کے گھونٹ بھر کر رہ گیا۔ خاصا باخبر انسان تھا جسے یہ بھی معلوم تھا کہ اس کے ریوالور میں ایک ہی گولی باقی ہے۔ اسی وقت اس نے اونچی آواز میں گنتی شروع کر دی اور صفدر پریشانی کے عالم میں سوچنے لگا کہ اب

اسے کیا کرنا چاہئے۔ اسے اس کی ہدایات پر عمل کرنا چاہئے یا........"
اس کے آگے وہ کچھ نہ سوچ سکا کیونکہ سیاہ فام کی گنتی بڑھتی جا رہی تھی۔

" چھ۔ سات۔ آٹھ "۔ ابھی اس نے آٹھ تک ہی گنا تھا کہ صفدر نے ہوائی فائر کر دیا۔

" ٹھہرو رک جاؤ، میں آرہا ہوں"۔ صفدر نے چیخ کر کہا اور سیاہ فام کی گنتی رک گئی۔ اس نے ریوالور اپنی پیٹی میں اڑس لیا اور اس طرف بڑھنے لگا جس طرف سے اس کو سیاہ فام کی آواز سنائی دی تھی اور اس نے جہاں جولیا کو چھپایا تھا۔ وہ جلد ہی اس جگہ پہنچ گیا۔ وہ ایک لحیم شحیم اور خاصا تنومند سیاہ فام تھا۔ جس کے کاندھوں اور ایک ہاتھ پر گولیوں کا بیلٹ چڑھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں بھاری مشین گن موجود تھی جس کا رخ اس نے کماد میں چھپی ہوئی جولیا کی طرف کر رکھا تھا۔ اس کے دائیں بائیں پہلوؤں میں ہولسٹر لگے ہوئے تھے جن سے بھاری دستوں والے پسٹل جھانک رہے تھے۔ جولیا کا ایک ہونٹ پھٹا ہوا تھا شاید اسی وجہ سے وہ چیخی تھی۔

" آؤ، آؤ صفدر۔ شاباش خاصے عقلمند لگتے ہو۔ آؤ اس طرف آ جاؤ"۔ اس نے صفدر کو دیکھ کر تمسخرانہ لہجے میں کہا اور صفدر ہونٹ بھینچ کر آگے بڑھ آیا۔ جولیا بھی سیاہ فام کے قریب کھڑی تھی۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سختی تھی۔ اس نے صفدر کو آنکھوں ہی آنکھوں میں کوئی اشارہ کیا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

"کون ہو تم اور ہم سے کیا چاہتے ہو"۔ صفدر نے اسے بری طرح سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"تمہاری موت۔ میں تمہیں ہلاک کرنے آیا ہوں"۔ اس نے اسی انداز میں کہا۔

"مگر کیوں۔ ہماری تم سے کیا دشمنی ہے۔ تم ہمیں کیوں مارنا چاہتے ہو"۔ صفدر نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے پوچھا۔

"دشمنی ہا۔ ہا۔ ہا۔ سپیشل کلرز کی ہر اس شخص سے دشمنی ہے جس کی ہلاکت کے لئے ہمیں ہائر کیا گیا ہو اور ہماری ہٹ لسٹ میں تمہارے دوسرے سیکرٹ ایجنٹوں کی طرح تم دونوں کے نام بھی موجود ہیں۔ اس لئے اب تم دونوں مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ اس نے ایک زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اسی وقت اس کے قریب کھڑی جولیا تیزی سے حرکت میں آئی اس نے اچانک اس کی گن پر ہاتھ ڈال دیا اور اس کی گن پکڑ کر اس نے اسے ایک زوردار جھٹکا دیا۔ سیاہ فام کو ایک زوردار جھٹکا لگا اسی وقت جولیا نے کھڑی ہتھیلی کا وار اس کے سینے پر کیا۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اسی وقت صفدر اپنی جگہ سے اچھلا اور پوری قوت سے اس سے آٹکرایا۔ سیاہ فام کے ہاتھ سے گن نکل کر دور جا گری۔ یہی وہ لمحہ تھا جب صفدر اور جولیا نہایت تیزی سے حملے کرنے لگے۔ مگر دوسرے ہی لمحے سیاہ فام سنبھل گیا اور اس نے گھومتے ہوئے اچانک اپنے ہاتھ پھیلائے اور پوری قوت سے اس نے جولیا اور صفدر کو پرے دھکیل دیا۔ اس سے قبل کہ وہ سنبھلتے سیاہ

فام نے اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی اور ہوا میں اچھل کر دونوں ٹانگیں پھیلا کر ایک ایک ٹانگ ان دونوں کے سینوں پر ماری اور وہ دونوں چیختے ہوئے زمین پر جا گرے۔ سیاہ فام تیزی سے اپنی گن کی طرف جھپٹا لیکن اسی وقت لیٹے لیٹے صفدر نے کروٹ بدلی اور اس نے اپنی ٹانگ گھما کر اس کی ٹانگوں میں ماری اور وہ الٹ کر گر پڑا۔ صفدر نے اس کی ٹانگ پکڑ لی اور اسے پوری قوت سے پیچھے گھسیٹ لیا۔ کیونکہ وہ مشین گن کے قریب ہی گرا تھا اور گن اٹھانے ہی لگا تھا۔ جونہی صفدر نے اس کی ٹانگ پکڑ کر اسے پیچھے گھسیٹا اسی وقت جولیا اٹھ کر تیزی سے گن کی طرف لپکی مگر جو صفدر نے اس سیاہ فام کے ساتھ کیا تھا وہی عمل اس سیاہ فام نے جولیا کے ساتھ کیا اور اس کی ٹانگ پکڑ کر اسے زور سے پرے دھکیل دیا اور پھر ان تینوں کے درمیان عجیب کشمکش شروع ہو گئی۔ وہ ایک دوسرے کی ٹانگیں پکڑ کر ایک دوسرے کو بری طرح سے گھسیٹ رہے تھے کہ کسی طرح وہ گن تک نہ پہنچ جائیں۔ سیاہ فام نے اچانک دوسرا پیر موڑ کر صفدر کے چہرے پر مارنے کی کوشش کی لیکن صفدر پہلے ہی ہوشیار تھا۔ اس نے جلدی سے اس کی دوسری ٹانگ بھی پکڑ لی اور وہ تینوں وہاں بری طرح سے پلٹیاں کھانے لگے۔ اس وقت سیاہ فام نے ایک زوردار جھٹکا دے کر صفدر سے اپنی ایک ٹانگ آزاد کرا لی اس سے پہلے کہ صفدر پھر اس کی ٹانگ پکڑتا اس نے بوٹ پوری قوت سے اس کے سر پر مارا اور صفدر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے سر پر قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔ صفدر کے

دوسرے ہاتھ سے سیاہ فام کی ٹانگ چھوٹ گئی اور وہ جولیا کو چھوڑ کر تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔اس دوران جولیا نے بھی پھرتی دکھائی۔اپنی ٹانگ چھوٹتے ہی وہ اٹھ کر تیزی سے گن کی طرف جھپٹ پڑی۔یہ دیکھ کر سیاہ فام تیزی سے اس کی طرف بڑھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس تک پہنچتا جولیا نے مشین گن اٹھا کر اس کا رخ تیزی سے اس کی طرف کر لیا اور سیاہ فام اپنی جگہ ساکت ہو کر رہ گیا۔

"خبردار اگر اپنی جگہ سے ہلنے کی کوشش کی تو بھون کر رکھ دوں گی"۔جولیا حلق کے بل غرائی۔

"ویری گڈ مس جولیا۔آپ کی پھرتی واقعی قابل داد ہے"۔صفدر نے اپنا سر جھٹک کر اٹھتے ہوئے جولیا کو داد دی اور کھڑے ہو کر آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھنے لگا۔ٹھیک اسی وقت وہاں دور سے پولیس گاڑیوں کے سائرن کی آواز سنائی دی۔ایک لمحے کے لئے جولیا اور صفدر چونک پڑے اور یہیں ان سے غلطی ہو گئی۔جونہی ان کی توجہ بٹی سیاہ فام بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے اچانک صفدر کا ہاتھ پکڑ کر اسے پوری قوت سے جولیا کی طرف دھکیل دیا۔صفدر کی ایک تو توجہ بٹی ہوئی تھی دوسرے وہ پہلے ہی جولیا کی طرف بڑھ رہا تھا۔اس طرح اچانک جھٹکا لگنے کی وجہ سے وہ اچھل کر جولیا سے ٹکرا گیا اور دونوں ایک دوسرے سے الجھ کر زمین بوس ہو گئے۔اس سے پہلے کہ وہ اٹھتے سیاہ فام اچانک ایک طرف چھلانگ لگا کر بھاگ نکلا۔اسے یوں بھاگتا دیکھ کر جولیا اور صفدر اٹھ کر تیزی سے

اس کی طرف لپکے لیکن وہ دیکھتے ہی دیکھتے کماد کی فصلوں میں کہیں گم ہو گیا۔

"جلدی کیجئے مس جولیا اس کو یہاں سے بچ کر نہیں جانا چاہئے۔یہی شخص یقیناً ہمارے دوسرے ساتھیوں کا قاتل ہے اسے ہر قیمت پر پکڑنا ہے"۔صفدر نے اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے چیخ کر جولیا سے کہا اور جولیا بھی اس کے پیچھے بھاگ پڑی۔مگر وہ کھیتوں میں اونچی فصلوں میں نجانے کہاں غائب ہو گیا تھا۔

"ہونہہ، بزدل کہیں کا۔نجانے کہاں بھاگ گیا ہے"۔جولیا حلق کے بل غرائی۔

"مس جولیا، ہمیں بھی فوراً یہاں سے نکل جانا چاہئے۔پولیس یہاں پہنچ گئی تو خواہ مخواہ ہمیں ان سے الجھنا پڑے گا"۔صفدر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔جولیا نے گن ایک طرف پھینکی اور وہ دونوں تیزی سے کماد کی فصل سے باہر نکلتے چلے گئے۔

یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں چند کرسیاں پڑی ہوئی تھیں اور ان تمام کرسیوں پر غیر ملکی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے چہروں سے ہی اندازہ ہوتا تھا کہ وہ بے حد سفاک اور درندہ صفت ہیں۔ وہ اس وقت بالکل خاموش بیٹھے تھے۔ ان کے بائیں طرف ایک کرسی خالی پڑی تھی۔

اس وقت کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک دبلا پتلا غیر ملکی اندر داخل ہوا اور وہ سب اس کو دیکھ کر اس کے احترام میں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹھو"۔ اس غیر ملکی نے بے حد کرخت لہجے میں کہا اور خود بھی اس خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا رپورٹ ہے آسکر"۔ آنے والے غیر ملکی نے دائیں طرف بیٹھے ہوئے طویل قامت سے پوچھا۔

"باس، تمام کام اوکے ہے۔ میں نے وزیر دفاع اور ایئر فورس کے

چیف کے سپیشل لاکر سے ریڈ فائل حاصل کر لی ہے۔ جس میں سپر فائٹرٹی سکسٹی کے یہاں پہنچنے اور ان کی چیکنگ کی تمام تر تفصیل موجود ہے"۔ اس نے بڑے ادب سے کہا اور ایک سرخ رنگ کی فائل بڑے احترام سے اٹھ کر اس کی طرف بڑھا دی۔

"گڈ، فائل حاصل کرنے میں کوئی دقت تو نہیں ہوئی"۔ باس نے اسی انداز میں پوچھا اور اس سے فائل لے کر اسے کھول کر پڑھنے لگا۔

"نو باس، یہاں ایک سے ایک بکنے والا موجود ہے۔ میں نے پاکیشیا کی کرنسی کے مطابق ایک کروڑ میں ریڈ فائل کی نقل حاصل کی ہے"۔ آسکر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور باس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ فائل میں ٹائپ شدہ ایک ہی کاغذ تھا جس پر اس نے سرسری نگاہ ڈالی اور اسے بند کر دیا۔

"ڈیوڈ تم نے بلکہ تم سب نے میری آمد سے قبل اس فائل کا مطالعہ کر لیا ہوگا۔ اس فائل کے مطابق سپر فائٹرٹی سکسٹی کل کسی وقت یہاں پہنچ رہے ہیں اور ان کو حفاظتی اقدامات کے تحت پرانے ایئرپورٹ پوائنٹ الیون پر اتارا جائے گا جس کو مکمل طور پر فوج اور ایئر فورس کے کمانڈوز نے گھیر رکھا ہے۔ اس ایئرپورٹ کے ایک طرف کھیت ہیں دوسری طرف آبادی، تیسری جانب دریا اور چوتھی سمت میں ریل کی پٹڑی گزرتی ہے اور طیاروں کی آمد کے وقت ان تمام جگہوں پر سخت حفاظتی انتظامات کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ

وہاں جدید آلات اور راڈار نصب کئے گئے ہیں کہ کسی دشمن ملک کا کوئی طیارہ آکر ان طیاروں کو تباہ نہ کر دے اور یہ ہے اس ایئرپورٹ کا تفصیلی نقشہ۔ اسے آپ سب غور سے دیکھئے۔ یہ ہے ایسٹ وے جہاں یہ پوائنٹ الیون پڑتا ہے اور اس جانب ہر طرف کھیت ہی کھیت پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ ایئرپورٹ کا ساؤتھ وے ہے جہاں ان طیاروں کو لایا جائے گا اور اس ریڈ کراس پوائنٹ پر ان کی چیکنگ ہوگی۔ اس کے بعد اس وے کے پوائنٹ تھرٹی تھری ایکس کے ایک چھوٹے سے ایئر بیس میں ان طیاروں کو پہنچا دیا جائے گا اور اگلے دن ان کو وہاں سے نکال کر ان کی ٹرائی لی جائے گی اور پھر ان کو گروڈا انڈر گراؤنڈ ایئر بیس میں لے جایا جائے گا جہاں ہمارا پہنچنا تقریباً تقریباً ناممکن ہے۔ اس لئے ان طیاروں کو ہمیں اس ایئرپورٹ پر چیکنگ سے پہلے یا بعد میں تباہ کرنا ہے۔ اور آپ لوگ ریڈ سٹار کے انتہائی حساس اور فاسٹ ایکشن گروپ کے شعبے سے تعلق رکھتے ہیں۔ جنہیں اس قسم کے کاموں کی خاص طور پر ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اس لئے اب یہ فیصلہ آپ سب کو مل کر کرنا ہے کہ ان طیاروں کی تباہی کے لئے ہمیں کیا انتظامات کرنا چاہئیں۔ آپ سب اپنی اپنی رائے دے سکتے ہیں۔ جس کی رائے سب سے بہترین اور جامع ہوگی اس پر ہی نہایت دانشمندی اور جانفشانی سے عمل کیا جائے گا۔ جس کے سب ممبر کاربند ہوں گے"۔ باس نے سامنے میز پر ایک بڑا سا نقشہ پھیلا کر انہیں پوائنٹس سے آگاہ کرتے ہوئے کہا اور وہ سب غور سے اس نقشے

کو دیکھنے لگے۔

" باس، اس ایئرپورٹ کی حفاظت جس پیمانے پر کی جا رہی ہے اس سے تو تمام وے ہمارے لئے مسدود ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہمیں حالات کا مکمل جائزہ لے کر اور کسی پرفیکٹ وے پر کام کرنا ہو گا ورنہ نہ صرف ہمارا مشن فیل ہونے کا امکان ہے بلکہ ہو سکتا ہے ہمیں اپنی جان سے بھی ہاتھ دھونے پڑیں۔ آپ نے پوائنٹ الیون کی جو نشاندہی کی ہے اس طرف ہر جانب کھیت ہی کھیت پھیلے ہوئے ہیں اور ان کھیتوں سے تقریباً تیس کلومیٹر کے فاصلے پر ایک دیہاتی بستی آباد ہے۔ جس کا نام سلطان پور ہے۔ اگر اس طرف ہم طیارہ شکن توپ نصب کر دیں تو میرا خیال ہے ہم آسانی سے ان طیاروں کو نشانہ بنا سکتے ہیں"۔ ایک غیر ملکی نے کہا۔

" نہیں شیفرڈ یہ ممکن نہیں۔ اول تو اس گاؤں میں بھی سیکورٹی ہوگی اور پھر وہاں طیارہ شکن توپ نصب کرنا بھی اس قدر آسان نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کو ہم کسی چھوٹی موٹی جگہ پر تو چھپا کر نہیں رکھ سکتے"۔ باس نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" جبکہ باس میرا خیال ہے کہ ہم آبادی کی جانب سے ان طیاروں کو نہایت آسانی سے ٹارگٹ بنا کر ہٹ کر سکتے ہیں"۔ ایک اور غیر ملکی نے کہا۔

" وہ کیسے"۔ باس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" باس جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ سپر فائٹر ٹی سکسٹی دنیا کے تیز

ترین طیارے ہیں۔اس لئے لینڈنگ کے وقت ان کو یقیناً بہت دور سے ہی نیچے لانا پڑے گا۔اس وقت اگر ہم ان کو ہٹ کر دیں تو زیادہ مناسب رہے گا"۔اس نے کہا۔

"کیا احمقوں جیسی باتیں کر رہے ہو روجر۔کیوں بھول رہے ہو کہ ہمیں ایک دو نہیں بلکہ پورے سات طیارے ہٹ کرنے ہیں۔اگر اس طرح ہم نے ایک دو طیاروں کو نشانہ بنایا تو کیا دوسرے طیاروں کے پائلٹ ہوشیار نہیں ہو جائیں گے"۔باس نے منہ بنا کر کہا۔

"اوہ، واقعی یہ تو میں بھول ہی گیا تھا"۔روجر کے چہرے پر قدرے شرمندگی طاری ہو گئی۔وہ سب خاموشی سے سوچنے میں مصروف ہو گئے۔ایسے میں ایک غیر ملکی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"باس کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ جس وقت طیارے ایئرپورٹ پر پہنچیں اسی وقت ہم اس ایئرپورٹ کو اڑا دیں۔نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری"۔

"ہاں، یہ ہو تو سکتا ہے مگر ہمارے لئے اس پلان میں بھی مسئلہ ہے۔کہ ہم اس ایئرپورٹ کو اڑانے کے لئے اس قدر اسلحہ کہاں سے لائیں گے۔ظاہر ہے اتنے بڑے ایئرپورٹ کو عام گنوں سے تو نہیں تباہ کیا جا سکتا۔اس کے لئے ہمیں توپوں اور میزائلوں کی بھی ضرورت ہو گی۔کیا اس کا حل ہے تمہارے پاس"۔باس نے اس کی طرف طنزیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور وہ بھی خاموش ہو گیا۔

"میں چاہتا ہوں کہ ہم نہ صرف ان طیاروں کو تباہ کر دیں بلکہ

یہاں سے زندہ سلامت بھی بچ کر واپس نکل جائیں اور اس کے لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ایک ایسا پلان مرتب کریں جو نہ صرف جامع ہو بلکہ بے داغ بھی۔جس میں ہمیں ایک فیصد بھی ناکامی نہ ہو۔اس کے لئے ان چاروں راستوں کو چھوڑ کر نیا آئیڈیا بنائیں۔بلکہ میں ایسا آئیڈیا چاہتا ہوں کہ یہ ساتوں طیارے اس ایئرپورٹ پر کھڑے کھڑے تباہ ہو جائیں"۔باس نے ان کو خاموش پا کر اپنا خیال بتاتے ہوئے کہا۔

"تب تو باس ان جہازوں کو تباہ کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے"۔پانچویں غیر ملکی نے جس کا نام جونی تھا کچھ سوچتے ہوئے کہا اور سب چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگے۔

"ہاں جونی تم بتاؤ۔تم ایک ذہین آدمی ہو یقیناً تم نے کوئی بہتر ترکیب ہی سوچی ہو گی"۔باس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس ابھی ان طیاروں کے یہاں پہنچنے میں کافی وقت پڑا ہے۔اگر ہم ان طیاروں کی چیکنگ کرنے والے کسی انجینئر کو اغوا کر لیں تو ہمیں ان طیاروں کو تباہ کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی اور ہم نہ صرف ان طیاروں کو تباہ کر دیں گے بلکہ یہاں سے بچ کر آسانی سے نکل جائیں گے"۔جونی نے کہا۔

"گڈ آئیڈیا۔اس کی تفصیل بتاؤ جونی۔تم نے خیال تو بہت عمدہ پیش کیا ہے۔مگر کسی انجینئر کو اغوا کر کے ہم اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں"۔باس نے کہا۔

"باس انجنیئر کو اغوا کر کے ہم اس سے کام نہیں لیں گے بلکہ ہم میں سے کوئی ایک اس انجنیئر کے میک اپ میں وہاں جائے گا اور ان طیاروں میں کوئی ایسی تکنیکی خرابی پیدا کر دے گا جس سے یا تو طیارے بالکل ناکارہ ہو جائیں گے یا پھر ہمارا آدمی ان طیاروں میں ایسا ریموٹ کنٹرول بم فٹ کر سکتا ہے جس کو ہم دور بیٹھ کر آسانی سے ہٹ کر سکتے ہیں اور اس کام کے لئے شیفرڈ اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ اس کے پاس ایسے مائیکرو چپ بم ہیں جنہیں اگر طیاروں میں کہیں لگا دیا جائے تو ان کو ریموٹ کنٹرول یا ٹرانسمیٹر کی مدد سے آسانی سے بلاسٹ کیا جا سکتا ہے اور یہ کام ہم وہاں سے دور بیٹھ کر بھی سر انجام دے سکتے ہیں"۔ جونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب، واقعی ترکیب شاندار ہے۔ کیوں شیفرڈ کیا تم ایسا کر سکتے ہو"۔ باس نے خوش ہو کر سب سے آخر میں بیٹھے ہوئے غیر ملکی سے مخاطب ہو کر پوچھا جو اب تک بالکل خاموش بیٹھا تھا۔

"یس باس، جونی کا آئیڈیا بالکل درست ہے۔ ہم اگر مائیکرو چپ بموں کو ان طیاروں تک پہنچا دیں تو ہمارے لئے ان کو تباہ کرنا کوئی مشکل نہ ہوگا۔ مگر ہمارے لئے کسی انجنیئر کو اغوا کرنا سب سے بڑا مسئلہ ہوگا۔ کیونکہ ایک تو ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے اور پھر ان طیاروں کے لئے کن انجنیئروں کو سلیکٹ کیا گیا ہے ہم ان کے متعلق بھی کچھ نہیں جانتے۔ بہر کیف اگر ایسا ہو جائے تو میرے پاس واقعی چھوٹے چھوٹے اور انتہائی حد تک تباہ کن مائیکرو چپ ریموٹ کنٹرول

بم موجود ہیں۔ جن کو کام میں لانا میرے لئے مشکل نہ ہوگا"۔ شیفرڈ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"انجنیئر کو تلاش کرنا اور اس کو اغوا کرانا ہمارے لئے کوئی مشکل نہیں۔ میرے خیال میں یہ کام آسکر آسانی سے کر سکتا ہے۔ جس طرح اس نے ریڈ فائل کی کاپی حاصل کی ہے اسی طرح یہ ان انجنیئروں کے بارے میں بھی معلوم کر سکتا ہے کہ اس ٹیم میں کون کون شامل ہیں اور ان کو اغوا کرانا ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن یہ خطرہ ضرور ہو سکا ہے کہ پاکیشیائی حکومت کو اگر ان انجنیئروں کے بارے میں معمولی سا بھی شک ہو گیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ اس ٹیم کو بدل دے۔ تب ہمارے لئے پریشانی پیدا ہو سکتی ہے"۔ باس نے کہا۔

"اس کا حل میں نے سوچ لیا ہے باس۔ ان انجنیئروں کی ظاہر ہے ایک سپیشل ٹیم بنے گی اور اس میں کئی انجنیئر شامل ہوں گے مگر ان سب کو لیڈ کرنے والا یقیناً کوئی خاص آدمی ہی ہوگا۔ ہمارا ٹارگٹ عام انجنیئروں سے ہٹ کر وہ لیڈر ہونا چاہئے۔ اگر پاکیشیا کو کسی انجنیئر پر شک بھی ہو جائے تو وہ صرف اس انجنیئر کو ہی وہاں سے ہٹائیں گے ٹیم لیڈر کو نہیں۔ آسکر کو اس ٹیم لیڈر کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے کا حکم دیں اور یہ کام جس قدر جلد ممکن ہو سکے کرا لیں ورنہ شاید انجنیئروں اور ان کے ٹیم لیڈر کو حفظ ماتقدم کے طور پر کسی خاص جگہ منتقل نہ کر دیا جائے جہاں تک پہنچنا ہمارے لئے مشکل ہو

جائے"۔ جونی نے کہا۔

"ہوں ٹھیک ہے۔ آسکر اب تمہارا یہ کام ہے کہ انجنیئروں کے لیڈر کے بارے میں ہمیں جلد سے جلد معلومات فراہم کرو کہ وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے۔ تاکہ ہم اس کو جلد سے جلد قابو کر سکیں۔ یہ یاد رہے کہ ہمیں اس مشن میں ہر صورت میں کامیابی چاہئے اس کے لئے پیسہ پانی کی طرح بہا دو اور اگر یہ ممکن نہ ہو سکے تو ہمیں واقعی اس کے لئے سارے کے سارے ایئرپورٹ کو ہی تباہ کرنا ہوگا۔ تم یہ کام زیادہ سے زیادہ کتنی دیر میں کر سکتے ہو"۔ باس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"دو گھنٹے میں باس۔ جس شخص سے میں نے ریڈ فائل حاصل کی تھی اس سے میں نہایت آسانی کے ساتھ لیڈر انجنیئر کے بارے میں پوچھ سکتا ہوں۔ اگر اس سے معلومات نہ بھی مل سکیں تو اور بھی یہاں ایسے بہت سے آدمی مل جائیں گے جو ہمیں یہ معلومات آسانی سے فراہم کر سکیں"۔ آسکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ، تم جلد سے جلد ساری معلومات اکٹھی کرو۔ اب یہ میٹنگ دو گھنٹے بعد پھر ہوگی۔ جس میں اس پلاننگ کی مکمل تفصیل رکھی جائے گی اور اس کو حتمی شکل دی جائے گی"۔ باس نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی دوسرے غیر ملکی بھی اٹھ گئے اور باس کے کمرے سے نکلتے ہی وہ بھی ایک ایک کر کے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

صدیقی عمران کو اتار کر جولیا کی طرف روانہ ہو گیا۔ جولیا کے فلیٹ پر پہنچ کر اس نے دیکھا کہ وہاں تالا لگا ہوا تھا۔ اس نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ جولیا صفدر کی طرف گئی ہو کیونکہ وہ سیر و تفریح کے لئے اکثر و پیشتر وہاں جاتی رہتی تھی یا صفدر یہاں آجاتا تھا۔ یہ سوچ کر اس نے دوبارہ اپنی موٹر سائیکل سنبھال لی اور صفدر کی جانب روانہ ہو گیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے جب اس کے فلیٹ پر بھی تالا لگا دیکھا تو وہ ایک لمحے کے لئے پریشان ہو گیا۔

"کہاں جا سکتے ہیں یہ لوگ"۔ صدیقی پریشانی کے عالم میں بڑبڑایا۔ وہ پلٹ کر فلیٹ کی سیڑھیاں اترنے لگا۔ اسی وقت اچانک ایک چمک سی لہرائی وہ غیر ارادتاً نیچے جھک گیا اور اس کا یہی جھکنا جیسے اس کی زندگی بچا گیا۔ کیونکہ زن کی آواز کے ساتھ ہی اس کے اوپر سے ایک خنجر نکل کر پیچھے دیوار سے ٹکرا کر گر گیا تھا۔ صدیقی نے چونک کر دیکھا

اس سے کچھ فاصلے پر ایک سیاہ فام کھڑا کینہ توز نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس وقت اس کا ہاتھ پھر حرکت میں آیا اور صدیقی نے اس کے ہاتھ سے ایک اور خنجر کو نکل کر اپنی طرف بڑھتے دیکھا صدیقی نے ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں اپنی جگہ سے چھلانگ لگا دی اور سیڑھیوں پر لڑھکتا چلا گیا جو نہی وہ آخری سیڑھی پر پہنچا اسی وقت اس نے اپنے پیر جمائے اور یکدم اٹھ کھڑا ہوا۔ ٹھیک اسی لمحے سیاہ فام کے ہاتھ سے ایک اور خنجر نکل کر اس کی طرف بڑھا۔ صدیقی نے انتہائی تیزی سے پلٹا کھایا اور اسی تیزی سے اس نے گھوم کر اپنی طرف آتے ہوئے خنجر کو بجلی کی سی تیزی سے تھام لیا۔ اسے اس قدر پھرتی سے اڑتے ہوئے خنجر کو پکڑتے دیکھ کر ایک لمحے کے لئے سیاہ فام کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اب صدیقی اس کی طرف خوفناک نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ وہ خنجر تھامے نہایت جارحانہ انداز میں اس کی طرف بڑھا۔

"کون ہو تم اور تم نے مجھ پر وار کیوں کیا تھا"۔ صدیقی نے اس کے قریب پہنچ کر اس سے خشک لہجے میں پوچھا۔

"تمہاری موت"۔ اس کے حلق سے جیسے غراہٹ نکلی۔ دوسرے ہی لمحے وہ اس قدر تیزی سے حرکت میں آیا کہ ایک لمحے کے لئے صدیقی بھی بوکھلا گیا اور کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا مگر اسی وقت سیاہ فام اچھلا اور اس نے نہایت تیزی سے صدیقی پر حملہ کر دیا۔ سیاہ فام نے آگے بڑھ کر نہایت تیزی سے صدیقی کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے تھے اور

ساتھ ہی اس نے صدیقی کے پیٹ میں گھٹنا مارا۔ صدیقی کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ گیا اور خنجر اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اسی وقت سیاہ فام نے اس کے ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے ایک زوردار جھٹکا دیا اور صدیقی اچھل کر اس کے اوپر سے ہوتا ہوا اس کے عقب میں جا گرا مگر پھر اچانک وہ اس طرح سے اچھل کر اٹھ کر کھڑا ہو گیا جیسے اس کے جسم میں سپرنگ لگے ہوں۔ اب وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل کھڑے تھے۔ سیاہ فام کا چہرہ غصے سے بری طرح سے بگڑا ہوا تھا۔

"مرنے سے پہلے اپنا نام و پتہ بتا دو تاکہ میں تمہاری لاش تمہارے وارثوں تک پہنچا سکوں ورنہ یہاں کی میونسپلٹی والے تمہاری لاش اٹھا کر کسی گٹر میں پھینک دیں گے"۔ صدیقی نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے غصے سے کہا۔ صفدر نے جس علاقے میں فلیٹ لے رکھا تھا وہ علاقہ ابھی نیا نیا آباد ہوا تھا اور شام کے وقت ایسے علاقوں میں لوگ کم ہی باہر نکلتے تھے یہی وجہ تھی کہ اس وقت وہاں ان کی لڑائی دیکھنے اور بیچ بچاؤ کرنے والا کوئی نہ تھا۔

"لاش تو تمہاری گرے گی اور تمہیں مار کر میں اپنے ہاتھوں سے کسی گٹر میں پھینکوں گا"۔ سیاہ فام غرایا اور وہ ایک بار پھر صدیقی پر جھپٹ پڑا۔ دونوں کے پنجے ایک دوسرے سے ملے اور وہ دونوں اچانک نہایت خونخوار انداز میں ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے لگے۔ صدیقی ایک منجھا ہوا فائٹر تھا مگر طاقت اور لڑائی کے انداز سے سیاہ فام بھی لڑائی بھڑائی کا ماہر معلوم ہو رہا تھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے پر

خونخوارانہ انداز میں جھپٹ رہے تھے۔ لڑتے لڑتے دونوں کا برا حال ہو رہا تھا مگر دونوں ابھی تک ایک دوسرے کو زیر کرنے میں ناکام رہے تھے اور پھر کچھ دیر بعد اچانک صدیقی کا وار چل گیا اس نے نہایت پھرتی سے کام لیتے ہوئے ایک زوردار گھونسہ سیاہ فام کے پیٹ میں مارا۔ سیاہ فام اوغ کی آواز نکالتا ہوا دوہرا ہو گیا۔ اس سے قبل کہ وہ سیدھا ہوتا صدیقی نے اپنا گھٹنا موڑ کر اس کے جھکے ہوئے چہرے پر دے مارا۔ سیاہ فام بری طرح سے ہرا گیا۔ صدیقی نے موقع ضائع کئے بغیر پلٹ کر اس کے پہلو میں لات ماری اور وہ چیختا ہوا یکدم نیچے جا گرا۔ پھر تو جیسے صدیقی کو موقع مل گیا۔ اس کی ٹانگیں مشینی انداز میں چلنے لگیں۔ مگر اسی وقت سیاہ فام نے اپنا جسم موڑا اور تیزی سے کروٹیں بدلتا چلا گیا اور پھر نہایت تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر صدیقی کا گھٹنا لگنے کی وجہ سے ناک اور منہ سے خون بہہ نکلا تھا اور اب اس کا چہرہ پہلے سے اور زیادہ بھیانک ہو گیا تھا۔ اس نے آستین سے اپنے منہ پر لگا خون صاف کیا اور نہایت خونخوارانہ نگاہوں سے صدیقی کی جانب دیکھنے لگا۔ شدید غصے کی وجہ سے اس کی آنکھیں جیسے شعلے اگل رہی تھیں۔

"آؤ، رک کیوں گئے"۔ صدیقی نے اسے تاؤ دلاتے ہوئے کہا اور سیاہ فام ایک بار پھر اس پر جھپٹ پڑا۔ صدیقی نے اس کو سنبھالتے ہوئے اپنے جسم کو جھکایا اور اسے دونوں ہاتھوں پر ایک خاص انداز میں گھماتے ہوئے اپنے پیچھے اچھال دیا۔ سیاہ فام ایک دھماکے سے

زمین پر گرا مگر اس بار بھی اس نے اٹھنے میں دیر نہ لگائی۔ صدیقی گہری نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جیسے وہ اس کے داؤ کا منتظر ہو۔ اسی وقت سیاہ فام کی نظر اپنے پیروں کے قریب پڑے ہوئے خنجر پر پڑی وہ اچانک زمین پر گرا اس سے پہلے کہ صدیقی اس کی چال سمجھتا اس نے انتہائی برق رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے زمین پر گر کر اپنا خنجر اٹھایا اور بجلی کی سی تیزی سے وہ خنجر اس نے صدیقی کی طرف کھینچ مارا۔ صدیقی نے خنجر سے بچنے کے لئے چھلانگ لگانا چاہی مگر برق رفتار خنجر یکلخت اس کے کاندھے میں آگھسا اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے کاندھے میں آگ سی بھرتی چلی گئی ہو۔ ٹھیک اسی لمحے سیاہ فام جمپ لگا کر صدیقی کے قریب آگیا اور اس نے یکلخت صدیقی کو جھک کر دونوں ہاتھوں میں کسی کھلونے کی طرح اٹھا کر ایک طرف پھینک دیا۔ گرنے کی وجہ سے صدیقی کے جسم سے جیسے جان ہی نکل گئی۔ ایک لمحے کے لئے اس کے ذہن میں اندھیرا سا چھا گیا اور یہی اندھیرا جیسے اس کے لئے عذاب بن گیا۔ اس کے جسم کے مختلف حصوں میں جیسے بہت سے خنجر ترازو ہوتے چلے گئے۔ اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر اچانک ایک اور خنجر اس کے عین پیٹ میں آن گھسا اور وہ زمین پر گرا بری طرح سے تڑپنے لگا۔ اسے گرانے کے بعد جیسے سیاہ فام کو موقع مل گیا تھا اس نے جیبوں سے خنجر نکال کر اس پر پھینکنے شروع کر دیئے تھے۔

سیاہ فام اسے نہایت نفرت زدہ انداز میں تڑپتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

صدیقی کے جسم سے خون نکل نکل کر سڑک کو رنگین کر رہا تھا۔ اسی وقت سیاہ فام کو کسی گھر کے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ شاید اس کی چیخوں نے وہاں کے مکینوں کو گھروں سے باہر نکلنے پر مجبور کر دیا تھا۔ یہ دیکھ کر سیاہ فام تیزی سے مڑا اور پھر نہایت تیزی سے ایک طرف بھاگتا چلا گیا۔

صدیقی بار بار اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر شدید تکلیف کی وجہ سے جیسے اس سے اٹھا ہی نہ گیا اور ذہن میں بار بار ہونے والے اندھیرے کی یلغار وہ کسی بھی طرح نہ روک سکا۔ بے ہوش ہونے سے قبل اس نے اپنے ارد گرد بہت سے لوگوں کے جمع ہونے اور ان کی باتوں کی آوازیں سنی تھیں اور پھر اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ شاید ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

عمران کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا۔ ابھی اسے اپنی کار کو قربان کئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ وہ ایک بار پھر کار کا شکار بن کر اس میں قید ہو کر رہ گیا تھا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ یا تو وہ اپنا سر پھاڑ لے یا اس مادام سلکی کا جو وہ اس قدر تیزی سے اس پر حملے کرا رہی تھی۔ ٹیکسی ڈرائیور کا منہ دوسری جانب تھا۔ مگر وہ کون ہے اور کیسا ہے اس کے بارے میں عمران اندازہ نہ لگا پا رہا تھا اور اب اس کار میں اس کو پھنسا کر وہ کہاں لے جا رہا ہے اور اس کا کیا مقصد ہے یہ بھی وہ نہیں جانتا تھا۔ عمران سوچ رہا تھا کہ اس ٹیکسی میں بھی ایسا کوئی میکنزم فٹ نہ ہو جو اس کی ہلاکت کا موجب بن جائے۔ وہ اپنی حماقت پر پیچ و تاب کھا رہا تھا کہ جب اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس کی اور سیکرٹ سروس کی ہلاکت کے لئے گاسال سے سپیشل کلرز آئے ہوئے ہیں اور مادام سلکی خود اس پر وار کر چکی تھی تو وہ اس کی طرف سے لاپرواہ کیسے ہو گیا

اور دیکھے بھالے بغیر وہ اس ٹیکسی میں کیوں بیٹھ گیا۔ مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔ اب ہر بار تو صدیقی اس کی مدد کو آنے سے رہا اور اس کے پاس کوئی ایسی چیز بھی نہ تھی کہ وہ پھر اس کار کی چھت پھاڑ کر باہر نکل جائے۔ وہ ابھی یہ سب سوچ ہی رہا تھا کہ اسے وہی نسوانی آواز دوبارہ سنائی دی جو اس سے پہلے وہ کار ٹیپ میں سن چکا تھا۔ یہ آواز سنتے ہی وہ چونک اٹھا۔

"ہیلو مسٹر عمران کیسے ہو۔ مبارک ہو کہ تم میرے پہلے حملے سے بچ نکلے۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم اپنی کار سے یوں اس کی چھت کٹوا کر باہر نکل آؤ گے اور پھر مجھے تم سے اس حماقت کی بھی توقع نہ تھی کہ تم اس طرح سوچے سمجھے بغیر کسی ٹیکسی میں آ بیٹھو گے۔ بہرحال اس میں صرف تمہاری حماقت کا ہی نہیں میری ذہانت کا بھی دخل تھا۔ میں نے جب تمہیں سیکرٹری خارجہ کے دفتر میں جاتے دیکھا تو میں نے وہاں ایسی میکنزم والی کئی ٹیکسیاں منگوا لیں۔ تم کسی بھی ٹیکسی میں بیٹھتے سچوئیشن بہرحال تمہارے ساتھ ایسی ہی ہوتی۔ تم میرے اس عمل پر حیران تو ضرور ہو گے کہ میں نے پہلے جیسا ہی طریقہ کار کیوں اختیار کیا اور تمہاری ہلاکت کا کوئی اور طریقہ بھی تو استعمال کر سکتی تھی۔ لیکن میرے کام ہی ایسے ہیں یا اسے تم میرا مزاج ہی کہہ لو کہ میں اکثر اپنے شکار پر ایک جیسے ہی حملے کراتی ہوں۔ اپنی کار سے تم محض اپنے ایک ساتھی کی مدد سے بچ گئے تھے جس نے خنجر کی مدد سے تمہاری کار کی چھت کو ادھیڑ دیا اور تم عین

اس کے تباہ ہونے سے چند لمحے قبل باہر نکل آئے ورنہ شاید اس گاڑی کے ساتھ تمہارے ٹکڑے بھی اس سڑک پر بکھرے ہوتے۔ بہرحال تم یہ میکنزم دیکھ کر جان ہی گئے ہو گے کہ اس گاڑی میں سے نکلنا بھی تمہارے لئے اس قدر آسان نہیں ہو گا۔ اب تم نہ ہی اس کا دروازہ کھول سکتے ہو نہ اس ٹیکسی کا شیشہ توڑ سکتے ہو اور نہ ہی اس بار اس کی چھت توڑ کر تم اس سے باہر آ سکتے ہو۔ اگر تم نے دروازے یا چھت پر ہاتھ بھی مارا تو بس .... میرا خیال ہے کہ اس سے آگے مجھے کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں میں اپنے اصول کے مطابق تمہیں یہ ضرور بتاؤں گی کہ اس بار میں نے تمہیں مارنے کا کیا طریقہ اختیار کیا ہے۔ تو سنو کار میں بیٹھا ہوا ڈرائیور میرا خریدا ہوا ہے۔ یہ تمہیں ساحل سمندر تک لے جائے گا اور پھر کوئی مناسب جگہ دیکھ کر یہ اس کار کو تم سمیت سمندر میں پھینک دے گا۔ بس پھر اس کا کام ختم اور تمہاری موت شروع۔ تم خود ہی سوچو پھر پانی میں تمہارا کیا حشر ہو گا اور تم وہاں زیادہ سے زیادہ کتنی دیر زندہ رہ سکو گے۔ ایک گھنٹہ، دو گھنٹے۔ بس پھر تم اس کار میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاؤ گے اور جب اس گاڑی کو سمندر سے نکالا جائے گا اور اس میں سے تمہاری لاش نکالنے کی کوشش کی جائے گی تب ہا۔ ہا۔ ہا۔ مسٹر عمران اس وقت گاڑی ایک دھماکے سے پھٹ جائے گی اور تمہاری لاش کے ساتھ نجانے کتنے لوگ ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔ تم خوش قسمت ہو عمران کہ مرنے کے بعد بھی تم کئی بے گناہوں کو اپنے ساتھ

دوسری دنیا میں لے جاؤ گے۔ یہ اعزاز دنیا میں کسی کسی کو ملتا ہے اور ہاں مرنے سے پہلے تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ سپیشل ککرز اس وقت سیکرٹ سروس کے دو ارکان کا خاتمہ کر چکے ہیں اور وہ دونوں بے چارے ایک ہوٹل کے ہال میں ایک ساتھ مارے گئے۔ اس کے علاوہ باقی دوسرے تمہارے ساتھیوں کے ٹھکانوں تک میرے آدمی پہنچ چکے ہوں گے بلکہ مجھے امید ہے کہ اب شاید ہی تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی زندہ بچا ہو۔ تمہارے بعد اب تم لوگوں کے لیڈر کی باری ہے۔ میرا اشارہ تم سمجھ ہی رہے ہو گے۔ نہیں تو چلو میں بتا دیتی ہوں میں اس نقاب پوش ایکسٹو کی بات کر رہی ہو اب ہمارا آخری نشانہ صرف ایکسٹو رہ گیا ہے جسے نہ صرف ہم بے نقاب کریں گے بلکہ بہت جلد اسے بھی تمہارے پاس بھیج دیں گے تاکہ عالم بالا میں تمہاری ٹیم مکمل ہو جائے۔ کہو کیسی رہی"۔ آواز مادام سلکی کی تھی۔

اس دوران عمران بالکل خاموش بیٹھا رہا تھا۔ اپنے دو ساتھیوں کی ہلاکت کا سن کر اس کے ذہن میں جیسے آندھیاں سی چلنے لگی تھیں۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے مادام سلکی نے اس کے ساتھیوں کی موت کے بارے میں نہیں خود اس کی موت کے بارے میں بتایا ہو۔ کیا واقعی اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے تھے۔ ہوٹل کے ہال میں مرنے والے اس کے ساتھی کون تھے اور کیا وہ اس قدر لاپرواہ ہو گئے تھے کہ وہ اپنے اردگرد سے بالکل ہی بے خبر تھے اور انہیں اس خطرے کا احساس ہی نہ ہوا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی حفاظت بھی نہیں کر

سکے اور اس قدر آسانی سے ان کی گولیوں کا نشانہ بن گئے۔ وہ پریشانی کے عالم میں سوچتا چلا گیا۔

"مادام سلکی، کیا تم میری آواز سن رہی ہو"۔ اس نے پریشانی کے عالم میں جبڑے بھینچتے ہوئے کہا مگر جواب میں مادام سلکی کی کوئی آواز سنائی دی۔

"مادام سلکی، میں تم سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔ میری بات کا جواب دو مادام سلکی۔ کیا میری آواز تم تک پہنچ رہی ہے"۔ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے مادام سلکی کو پکارا لیکن اس بار بھی مادام سلکی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

"مادام، یہاں نہیں ہیں۔ میں نے تمہیں کیسٹ پلیئر میں ان کا پیغام سنایا ہے مسٹر عمران"۔ اچانک ڈرائیور نے پلٹ کر اس سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم کون ہو"۔ عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مادام سلکی کا ایک ادنیٰ خادم"۔ اس نے مڑے بغیر جواب دیا۔

"ادنیٰ خادم صاحب، کیا کسی طرح میری مادام سلکی سے بات ہو سکتی ہے۔ میں اس سے ایک نہایت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے اس سے کہا۔

"مادام سلکی کہاں ہیں مجھے علم نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ انہوں نے مجھے ٹرانسمیٹر یا ایسی کوئی چیز نہیں دے رکھی ہے جس سے میں ان سے کوئی رابطہ کر سکوں۔ جب ان کو ضرورت ہوتی ہے تو وہ ہمیں

کال کر دیتی ہے اور ہم ان کے حکم کے آگے سر جھکا دیتے ہیں"۔ اس نے جواب دیا۔

" گویا تم بھی گا سالی ہو"۔ عمران نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

" ایسا ہی سمجھ لو"۔ اس نے کندھے اچکائے۔ درمیان میں شیشہ ہونے کے باوجود اس کی آواز واضح سنائی دے رہی تھی شاید وہاں کوئی خاص مائیکروفون وغیرہ نصب تھا۔

" ہونہہ، یار کیا تم اس سے کوئی آسان موت نہیں مجھے دے سکتے"۔ عمران نے اچانک موضوع بدلتے ہوئے شوخ لہجے میں کہا۔

" آسان موت، کیا مطلب"۔ اس نے بیک ویو مرر میں اس کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" وہ یار اصل میں پانی سے مجھے بہت خوف آتا ہے ناں۔ اور سمندر کا پانی ویسے بھی بے حد ٹھنڈا ہوتا ہے۔ مرنا تو بہر حال مجھے ہے ہی مگر کم از کم میری ہونے والی لاش کا ہی کچھ خیال کرو۔ اگر وہ سردی میں اکڑ گئی تو۔ کم از کم ایسا کر لو کہ مجھے کوئی لحاف یا کمبل ہی مہیا کر دو کہ میں اپنی لاش کو سردی لگنے سے ہی بچا سکوں"۔ عمران نے کہا اور ڈرائیور کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

" لگتا ہے کہ موت کے خوف سے تمہارا دماغ الٹ گیا ہے جو ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو۔ جب تم مر ہی جاؤ گے تو تمہاری لاش کو سردی یا گرمی لگنے کا احساس ہی کہاں رہے گا"۔ اس نے ہنس کر کہا۔

" واہ، تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے تم اس طرح مرنے کی باقاعدہ

پریکٹس کرتے رہے ہو"۔ عمران نے کہا اور وہ کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" ہنس لو۔ ہنس لو بچو۔ اس وقت تو میں مرنے جا رہا ہوں ناں اس لئے تم مجھ پر ہنس رہے ہو۔ لیکن جب تم پر یہ وقت آئے گا اور جب تم قبر میں اترو گے تب میں تم سے آکر پوچھوں گا کہ ہاں برخوردار اب بتاؤ قبر تمہیں ٹھنڈی لگ رہی ہے یا گرم"۔ عمران نے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور کی ہنسی تیز ہو گئی۔

" واقعی موت کے خوف نے تمہارا ذہن الٹا دیا ہے ورنہ شاید تم ایسی باتیں کرنے کی بجائے اپنے بچاؤ کے لئے ضرور ہاتھ پاؤں مارتے یا کم از کم میرے سامنے روتے گڑگڑاتے اور چیخ چیخ کر اپنی زندگی کی بھیک مانگتے"۔ اس نے کہا اور عمران برا سا منہ بنا کر رہ گیا۔

" میں کوئی ننھا سا بچہ ہوں اور نہ فقیر۔ بچہ جو دودھ کے لئے زور زور سے ہاتھ پاؤں مار کر روتا ہے اور فقیر جس کا ہاتھ بھیک مانگنے کے لئے ہر وقت پھیلا رہتا ہے۔ اس لئے اب جبکہ میری موت میرے سامنے کھڑی ہے تو مجھے اس قدر تو نہ گراؤ۔ اچھا یہ بتاؤ کہ تمہاری شادی ہو چکی ہے"۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔ اس کا ذہن موجودہ سچوئیشن سے نکلنے کے لئے تیزی سے گردش کر رہا تھا۔

" شادی۔ کیوں"۔ اس نے پھر حیران ہو کر پوچھا۔

" وہ اصل میں میری ایک چچا زاد خالہ کی بیٹی کی پھوپھو کی دادی کی نانی کی ممانی کی سالی کی رشتہ دار ہے۔ جو بے چاری اندھی، لولی، لنگڑی، گونگی اور بہری ہے۔ وہ بے چاری ستر سال سے اپنے آئیڈیل

کی تلاش میں کنواری بیٹھی ہے اور اس کا آئیڈیل تم جیسا موٹا، بھدا اور بلڈاگ جیسے چہرے والا ہی شخص ہے۔ جس کے سیاہ چہرے پر گلہری کی دم کی طرح بڑی بڑی اور گھنی اور خوفناک مونچھیں ہیں۔ میں سوچ رہا ہوں مرنے سے پہلے ایک نیکی کا کام ہی کیوں نہ کر جاؤں۔ تم جیسے خوفناک اور سمارٹ بدشکل نوجوان سے اس بے چاری کی شادی کرا دوں تاکہ مرنے کے بعد مجھے جنت میں جا کر اس نیکی کے صلے میں پندرہ بیس حوریں تو مل جائیں۔ اس دنیا سے تو تم مجھے کنوارہ ہی بھیج رہے ہو۔ کم از کم دوسری دنیا میں تو اپنا چانس مس نہ کروں"۔ عمران نے بھولے پن سے کہا اور ڈرائیور ہنستے ہنستے بے حال ہو گیا۔ وہ گاڑی مسلسل ڈرائیو کر رہا تھا۔ سمندر وہاں سے کافی دور تھا۔ اس لئے عمران اسے باتوں میں الجھائے رکھنا چاہتا تھا۔ تاکہ وہ اس دوران کوئی ایسی ترکیب سوچ سکے کہ کسی طرح وہ اس گاڑی سے آزاد ہو سکے مگر ہزار کوششوں کے باوجود اسے کوئی ترکیب سجھائی نہ دے رہی تھی۔

"مسٹر عمران، تم واقعی ایک زندہ دل نوجوان ہو۔ جو اپنی موت کے اس قدر قریب پہنچ کر بھی ایسے ہنسی مذاق کر رہا ہو جیسے تم مرنے نہیں بلکہ پکنک منانے جا رہا ہو۔ تم جیسے زندہ دل انسان کو مار کر مجھے واقعی بے حد افسوس ہو گا۔ لیکن افسوس کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا کیونکہ یہ مادام کا حکم ہے اور مادام کے حکم سے منحرف ہونا کم از کم ہمارے بس کی بات نہیں ہے"۔ اس نے کہا۔

"ہوں، مادام سے اس قدر ڈرتے ہو"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ ہو کر پوچھا۔

"ہاں، تم ان کے بارے میں نہیں جانتے۔ اگر میں نے تمہیں مارنے میں ذرا بھی کوتاہی کی اور ان کے حکم کے مطابق تمہیں سمندر میں نہ پھینکا تو وہ مجھے ایسی خوفناک سزا دے گی جس کے خیال سے ہی روح تک لرز اٹھتی ہے"۔ اس نے سچ مچ کانپ کر کہا۔

"خوب، اس کا مطلب ہے کہ تم سزا اور موت سے ڈرتے ہو"۔ عمران نے پہلی بار مسکرا کر کہا۔

"ظاہر ہے سزا اور موت سے کون نہیں ڈرتا۔ اب ہر کوئی تمہاری طرح زندہ دل اور بہادر تو ہو نہیں سکتا جو موت کے بارے میں جان کر بھی اس طرح ہنسی مذاق کرتا رہے"۔ اس نے کہا اور عمران کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔ آخر کار اس نے باتوں میں ڈرائیور کو الجھا کر مطلب کی بات نکال ہی لی تھی۔

"اگر ایسا ہی میں تمہارے ساتھ بھی کر گزروں تو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"کیا مطلب"۔ وہ حیرانی سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"تم نے غور سے شاید اپنی ریشمی مادام کی کیسٹ نہیں سنی مسٹر ادنیٰ خادم۔ اس نے مجھ کو تنبیہہ کی تھی کہ اگر میں نے کار کا شیشہ توڑنے کی کوشش کی یا چھت پر زور سے ہاتھ مارنے کی کوشش کی تو اس کار میں ایسا میکنزم فٹ ہے جس کی وجہ سے کار ایک دھماکے سے

پھٹ جائے گی اور اس کے ساتھ ہی میرے پرخچے اڑ جائیں گے۔ تو کیوں ناں ہم دونوں ایک ساتھ ہی اس دنیا سے چلے جائیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈرائیور کا رنگ خوف سے زرد پڑ گیا۔

"تت، تم کہنا کیا چاہتے ہو"۔ اس نے خوف سے تھوک نگلتے ہوئے پوچھا۔ وہ بدستور اس کی طرف عقبی آئینے میں دیکھ رہا تھا۔

"کچھ نہیں صرف اتنا کہ پانی سے مجھے واقعی خوف آتا ہے اس لئے کیوں نہ میں مکہ مار کر اس گاڑی کا شیشہ توڑ دوں۔ اس کے ساتھ ہی ایک زوردار دھماکا ہوگا اور میرے ساتھ ساتھ تمہارے بھی ٹکڑے اڑ جائیں گے۔ پھر ہماری روحیں پنگ پانگ کھیلتی ہوئی دوسری دنیا میں چلی جائیں گی۔ کیا خیال ہے توڑ دوں شیشہ"۔ عمران نے مکہ بناتے ہوئے مسکرا کر کہا اور اس نے ڈرائیور کے ہاتھ بہکتے دیکھے۔

"تت، تم ایسا نہیں کر سکتے"۔ اس نے واقعی خوفزدہ ہو کر کہا۔

"کک، کیوں میں ایسا کیوں نہیں کر سکتا۔ کون روکے گا مجھے"۔ عمران نے اسی کے انداز میں کہا۔

"مم، میں تمہیں گولی مار دوں گا"۔ اس نے کہا۔ عمران کی بات سن کر وہ سچ مچ بے حد خوفزدہ ہو گیا تھا۔

"اچھا، گولی مار دو گے۔ مگر ادنیٰ خادم صاحب اس کے لئے تم پستول کہاں سے لاؤ گے۔ بڑا عرصہ ہو گیا گولی کھائے ہوئے"۔ عمران نے کہا۔

اب تو ڈرائیور کے رہے سہے اوسان بھی جاتے رہے۔ اس نے

سڑک کی ایک سائیڈ پر جلدی سے کار روک دی۔

"بس، اب میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ جلدی سے اس میکنزم کو آف کر دو ورنہ میرے ساتھ مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ میں زیادہ سے زیادہ دس تک گنوں گا۔ پھر شیشہ توڑ دوں گا۔ پھر میں تو مروں گا ہی مگر ساتھ ہی تمہیں بھی لے ڈوبوں گا"۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا اور ڈرائیور کی آنکھوں میں بے پناہ سراسیمگی ابھر آئی۔ خوف کی وجہ سے اس کے ماتھے اور چہرے پر پسینہ چمکنے لگا تھا اور وہ مڑ کر اس کی جانب دیکھ رہا تھا اور اس کی خوفزدہ شکل دیکھ کر عمران کو دل ہی دل میں اس پر ہنسی آ رہی تھی اور وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ اس کو مارنے کے لئے مادام سکلی نے کس قدر احمق اور بزدل ڈرائیور کو بھیج دیا ہے۔ وہ یوں خوفزدہ ہو رہا تھا جیسے سچ مچ اسے اپنی زندگی بے حد عزیز ہو۔

"ایک"۔ عمران نے سنجیدہ انداز میں گنتی شروع کرتے ہوئے کہا۔

"تت، تم مذاق تو نہیں کر رہے"۔ اس نے خوف سے تھوک نگل کر پوچھا۔

"دو۔ تین۔ چار"۔ عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے اپنی گنتی جاری رکھی۔

"دیکھو، اپنے ارادے سے باز آ جاؤ۔ مم، مادام نے تم اکیلے کے مرنے کا حکم دیا ہے۔ اس لئے تم اکیلے ہی مر جاؤ۔ مم، مجھے مارنے کا

خیال اپنے دل سے نکال دو۔ مم، میں۔میں........" وہ ہکلایا۔

"پانچ۔چھ۔سات۔آٹھ"۔ عمران نے مکہ تانتے ہوئے سخت انداز میں کہا۔

"اف، اب میں کیا کروں۔اگر مادام کا حکم نہیں مانتا تب بھی اپنی جان گنواتا ہوں اور ادھر یہ کم بخت میری جان کا دشمن بن رہا ہے۔ ہونہہ نجانے وہ کون سی منحوس گھڑی تھی جو میں گاسال سے یہاں آیا تھا۔اگر مادام نے اپنے ہم وطن ہونے اور اپنی مدد کا نہ کہا ہوتا تو اف۔ اب کیا ہوگا"۔وہ پریشانی کے عالم میں بڑبڑا رہا تھا اور اس کی باتوں سے جیسے عمران کی سمجھ میں ساری بات آ گئی۔ گویا وہ پیشہ ور مجرم یا گاسال کا کوئی ایجنٹ نہیں تھا اور یہاں وہ یقیناً اپنے ملک سے روزگار کے لئے آیا ہوگا اور مادام سلکی سے اس کا سامنا ہو گیا ہوگا اور اس نے نہ صرف اس کو اپنی ہم وطنی کا حوالہ دیا ہوگا بلکہ اسے اپنے بارے میں بھی بتایا ہوگا اور اس کو انعام وغیرہ کا لالچ بھی دیا ہوگا۔اس لئے وہ اس کے جھانسے میں آ گیا تھا ورنہ شاید کسی پیشہ ور مجرم یا ایجنٹ کو کنٹرول کرنا عمران کے لئے کسی قدر مشکل ہوتا۔

"نو۔سوا نو۔ساڑھے نو"۔وہ اور زیادہ کرخت انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"ٹھٹھ۔ٹھہرو۔رکو۔رک جاؤ"۔وہ یکدم خوف سے چیخ اٹھا اور عمران کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔

"تب پھر اس میکنزم کو ختم کرو"۔عمران نے کہا۔

"میکنزم ختم کرنا میرے بس سے باہر ہے۔مادام نے اس میں خصوصی طور پر کوئی میکنزم فٹ کیا تھا۔انہوں نے مجھے اس ٹیکسی کی قیمت دی تھی۔مم، میں اس میکنزم کو ختم نہیں کر سکتا۔مم، میں۔میں سچ کہہ رہا ہوں۔مجھے اس میکنزم کو ختم کرنے کا طریقہ نہیں آتا"۔ اس نے خوف سے بھرپور لہجے میں کہا اور عمران نے اس کے چہرے سے اندازہ لگایا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

"ہوں، ٹھیک ہے۔اگر واقعی تمہیں اپنی زندگی عزیز ہے تو جیسا میں کہتا ہوں ویسا ہی کرو۔کیا تم میری بات مانو گے"۔عمران نے غور سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں، اگر تم کار کو تباہ نہ کرنے کا وعدہ کرو۔تو میں تمہاری ہر بات مانوں گا"۔اس نے جلدی سے کہا اور عمران نے ایک گہرا سانس لے کر سر ہلا دیا۔

"ہوں، ٹھیک ہے۔اس گاڑی کا رخ موڑو اور جہاں میں کہوں اس طرف لے چلو۔میں وعدہ کرتا ہوں اگر تم نے کوئی شرارت نہ کی تو میں بھی گاڑی تباہ نہیں کروں گا اور تم سے یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ نہ صرف تمہیں میں تمہاری مادام سلکی سے محفوظ رکھوں گا بلکہ تمہیں اس ٹیکسی جیسی دو تین اور ٹیکسیاں خرید دوں گا تاکہ تم اپنا یہ کاروبار اور وسیع کر سکو اور زیادہ سے زیادہ روپیہ کما کر اپنے بیوی بچوں کو اپنے ملک بھیج سکو"۔عمران نے کہا اور ڈرائیور اس کی طرف دیکھتا رہ گیا۔

"کک، کیا تم سچ کہہ رہے ہو"۔ڈرائیور نے نہ یقین آنے والے

لہجے میں کہا۔

"میں جھوٹ کبھی نہیں بولتا۔ چلو ٹیکسی موڑو"۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا اور ڈرائیور نے جلدی سے ٹیکسی کا گیئر بدلا اور اسے سڑک پر واپس موڑ لیا اور عمران اسے ہدایات دینے لگا۔ اسے اس ٹیکسی ڈرائیور سے تو کوئی خطرہ نہ تھا لیکن مادام سلکی جو موت بن کر اس کے پیچھے پڑی ہوئی تھی اس کی طرف سے ضرور اسے کھٹکا لگا ہوا تھا کہ کہیں وہ اس کے آس پاس ہی موجود نہ ہو اور اس ٹیکسی کو واپس آتا دیکھ کر وہ اس پر گولی چلا دے اور اس کے گولی چلانے کا واضح مطلب تھا کہ عمران اور اس ڈرائیور کی یقینی اور قطعی موت۔ مگر خیریت گزری۔ نہ ہی ٹیکسی پر کسی طرف سے گولی چلی اور نہ ہی ڈرائیور نے کوئی ایسی حرکت کی جس کی وجہ سے اسے کوئی پریشانی اٹھانا پڑتی اور عمران ٹیکسی کو دانش منزل کی طرف لے جانے لگا۔ اس نے کچھ سوچ کر واچ ٹرانسمیٹر سے طاہر سے رابطہ کیا۔

"ایکسٹو۔ اوور"۔ دوسری طرف سے طاہر کی مخصوص اور بھاری آواز سنائی دی۔

"باس، میں اس وقت سخت مصیبت میں ہوں اور ایک ٹیکسی میں قید ہوں۔ میری مدد کرو باس۔ اوور"۔ عمران نے جلدی سے کہا۔ وہ اس ٹیکسی ڈرائیور کے سامنے اصل حقیقت کہنے سے گریز کر رہا تھا اور دوسری طرف طاہر سمجھ گیا کہ عمران کے پاس یقیناً کوئی ہے اس لئے وہ اس انداز میں بات کر رہا ہے۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔ تم اچھی طرح سے جانتے ہو عمران کہ میرے پاس تمہاری فضول باتیں سننے کے لئے وقت نہیں ہوتا۔ کس لئے کال کیا ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے ایکسٹو کی سخت گیر آواز ابھری اور عمران نے دیکھا ڈرائیور اس کی طرف متوجہ تھا۔ شاید وہ اس کی باتوں میں دلچسپی لے رہا تھا۔

"وہ، وہ باس اصل میں کوئی مادام سلکی خواہ مخواہ میری جان کی دشمن بنی ہوئی ہے۔ پہلے اس نے مجھے میری ہی کار میں قید کر کے مارنے کا پروگرام بنایا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے میری مدد کے لئے صدیقی کو بھیج دیا جس نے مجھے اس کار سے نجات دلائی۔ اس نے میری جان تو بچا دی لیکن وہ میری کار کی جان نہ بچا سکا اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی اور اب میں پھر اس مادام ریشم صاحبہ کی ایک دوسری کار میں قید ہوں اور یہ ڈرائیور صاحب ذرا نرم دل آدمی ہیں۔ بال بچے دار ہیں اس لئے میرے ساتھ مرنے کے لئے راضی نہیں ہو رہے اور اکیلا مرنے کا میرا بھی موڈ نہیں بن رہا۔ آپ ہی بتائیے کیا کروں۔ اوور"۔ عمران نے قدرے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ وہ ڈرائیور کے سامنے ایسی اداکاری کر رہا تھا جیسے بچہ استاد سے بے پناہ ڈر کر بات کرتا ہے۔

"ہوں، کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور"۔ دوسری طرف سے ایکسٹو کی آواز آئی۔

"منہ سے۔ اوہ سس، سوری۔ میرا مطلب ہے میں اس وقت ساؤتھ بلیو ایریئے میں ہوں۔ اوور"۔ عمران نے بوکھلا کر کہا۔

"ٹھیک ہے تم اس ٹیکسی سمیت یہاں چلے آؤ۔ میں کسی کو بھیجتا ہوں جو تمہاری اگر ہو سکے گی تو مدد کر دے گا ورنہ تمہیں وہیں گولی مار دی جائے گی۔ کیونکہ تم جیسے نااہل اور غیر ذمہ دار انسان سے میں ویسے ہی بے حد عاجز آگیا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے ایکسٹو نے سخت لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔

"ہونہہ، گولی مار دے گا۔ نجانے یہ ایکسٹو خود کو سمجھتا کیا ہے۔ کسی دن میری داڑھ کے نیچے آیا تو اس کو ایسا سبق دوں گا کہ وہ ساری عمر یاد رکھے گا"۔ عمران نے واچ ٹرانسمیٹر کو بند کرتے ہوئے قدرے غصیلے لہجے میں کہا اور ٹیکسی ڈرائیور کو ہدایات دینے لگا۔ کچھ دیر کے بعد وہ دانش منزل پہنچ گئے۔ عمران کے کہنے پر ڈرائیور نے گاڑی کا تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو جوزف نے دانش منزل کا گیٹ کھول دیا۔ وہ بے حد سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔ غالباً طاہر نے اسے اصل سچوئیشن سے آگاہ کر کے رانا ہاؤس سے وہاں بلا لیا تھا۔ ورنہ وہ عمران کو دیکھ کر خوشی کے مارے آپے سے باہر ہو جاتا۔

ڈرائیور ٹیکسی پورچ میں لے گیا اور جوزف نے گیٹ بند کر دیا۔ اسی وقت اچانک ٹیکسی پر سرخ رنگ کی ہلکی ہلکی روشنی کی پھوار سی پڑنے لگی یہ دیکھ کر ڈرائیور گھبرا گیا۔

"گھبراؤ نہیں کار کو سپیشل ریڈیائی ہروں سے چیک کیا جا رہا ہے تاکہ اس میں نصب کئے گئے میکنزم کے بارے میں پتا چلایا جا سکے کہ وہ کہاں اور کس انداز میں فٹ ہے"۔ عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے

کہا اور اس کے چہرے پر اطمینان ابھر آیا۔ چند لمحوں تک کار پر سرخ روشنی پڑتی رہی پھر ایک طرف سے دروازہ کھلا اور ایک سیاہ پوش باہر آگیا۔ وہ کار کے قریب آیا اور اس نے ڈرائیور کو بونٹ کھولنے کا اشارہ کیا۔

"کار کا بونٹ کھولو۔ احمق"۔ عمران نے ڈرائیور سے کہا جو ہونقوں کی طرح منہ کھولے نقاب پوش کو دیکھ رہا تھا۔ عمران کی بات سن کر اس نے جلدی سے بونٹ کا لاک کھول دیا اور نقاب پوش بونٹ اٹھا کر انجن پر جھک گیا۔ چند لمحوں بعد اچانک عمران اور ڈرائیور کے درمیان حائل شدہ شیشے کی دیوار غائب ہو گئی اور اسی وقت نقاب پوش نے کار کا بونٹ بند کیا اس کے ہاتھ میں ایک عجیب ساخت کی چھوٹی سی مشین نظر آ رہی تھی جس کی چند تاریں باہر نکلی ہوئی تھیں اور اس پر دو مختلف رنگوں کے بلب جل بجھ رہے تھے۔ اس مشین کو دیکھ کر عمران نے ایک گہرا سانس لیا اور کار کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ نقاب پوش مشین کو لے کر اس طرف کہیں غائب ہو گیا جہاں سے وہ آیا تھا۔

"جوزف، اسے بلیک روم میں لے جاؤ۔ میں ابھی آتا ہوں"۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اس کا اشارہ ڈرائیور کی جانب تھا جو ابھی تک ٹیکسی میں ہونق بنا بیٹھا تھا۔ عمران اس کی طرف دیکھے بغیر تیزی سے آگے بڑھ گیا اور جونہی وہ آپریشن روم میں داخل ہوا بلیک زیرو اس کے احترام میں اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے سامنے وہی

مشین پڑی تھی جسے وہ ٹیکسی سے نکال کر لایا تھا۔

"عمران صاحب بڑی عجیب وغریب اور سنسنی خیز خبر ہے"۔ سلام و دعا کے بعد بلیک زیرو نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جاری رہو پیارے سن رہا ہوں"۔ عمران مشین اٹھا کر اسے الٹتے پلٹتے ہوئے اس سے کہا۔

"ایک سیاہ فام نے ہوٹل گرین ویو کے ہال میں اندھا دھند فائرنگ کر دی تھی جس کی وجہ سے وہاں بیسیوں لوگ لقمہ اجل بن گئے اور بہت سے لوگ زخمی ہوئے۔ ان لوگوں میں خاور اور چوہان بھی شامل ہیں۔ جن کو متعدد گولیاں لگی ہیں اور ان کو نہایت ایمرجنسی کی حالت میں ہسپتال لے جایا گیا ہے جہاں ان کا آپریشن ہو رہا ہے۔ ڈاکٹروں کی اطلاع کے مطابق ان دونوں کی حالت انتہائی تشویشناک ہے۔ میں نے گرین ویو کی فائرنگ کے سلسلے میں جولیا اور صفدر کو وہاں بھیجا تھا لیکن ابھی تک انہوں نے کوئی رپورٹ نہیں دی اور نہ ہی ان کے واچ ٹرانسمیٹروں پر رابطہ ہو رہا ہے۔ یا تو وہ ٹرانسمیٹر کی رینج سے بہت دور ہیں یا پھر شاید وہ بھی کسی مصیبت کا شکار ہو گئے ہیں۔ اور اب آپ پر بھی اٹیک کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ آخر یہ سب کیا ہے۔ یہ کون لوگ ہیں جو اس بار سیکرٹ سروس کی جان کے دشمن بنے ہوئے ہیں اور آپ کسی مادام سلکی کا ذکر کر رہے تھے۔ وہ کون ہے"۔ بلیک زیرو ایک ہی سانس میں کہتا چلا گیا۔

"مادام سلکی بلیک فائٹرز جسے عرف عام میں سپیشل ککرز کہتے ہیں

کی سربراہ ہے اور اس کے مطابق وہ اپنی ٹیم سمیت یہاں سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے آئی ہوئی ہے اور انہوں نے آتے ہی اپنا فاسٹ ایکشن شروع کر دیا ہے اور بے خبری میں سیکرٹ سروس کا شکار کیا جا رہا ہے۔ تم باقی ممبروں کو اطلاع دے دو کہ وہ محتاط رہیں اور اپنے ٹھکانے چھوڑ کر کسی ہوٹل وغیرہ میں منتقل ہو جائیں۔ اس کے علاوہ ان سے کہو کہ وہ سب اپنے اپنے حلیئے بدل لیں اور ہر خاص و عام میں مشکوک لوگوں پر کڑی نگرانی رکھیں۔ میں اب مادام سلکی اور اس کے گروپ کو ٹریس کرنا چاہتا ہوں۔ اس کی اگر یہی رفتار رہی تو ہماری ساری کی ساری سیکرٹ سروس یا ہسپتالوں میں پہنچ جائے گی یا پھر قبروں میں"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا اور اسے مادام سلکی اور اپنے پر ہونے والے حملوں کی ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ، واقعی بلیک فائٹرز گروپ بے حد تیز رفتاری سے کام کر رہا ہے اور ظاہر ہے کہ اس کا مقصد یہاں صرف سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہی نہیں کچھ اور بھی ہوگا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ سپیشل ککرز پاکیشیا سیکرٹ سروس کی توجہ اپنی جانب مبذول کرانا چاہتے ہوں اور اس کے پس پردہ ان کا مقصد کوئی اور ہو"۔ بلیک زیرو نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں، جہاں تک میرا خیال ہے کہ اس گروپ کو صرف سیکرٹ سروس کو الجھانے کے لئے ہائر کیا گیا ہے اور یہ کام کسی بڑی تنظیم کا ہی ہو سکتا ہے۔ تمہاری اطلاع کے لئے یہ بھی بتا دوں کہ شوگران سے

سپیشل سپر فائٹر ٹی سکسٹی طیاروں کے حصول کے لئے جو معاہدہ کیا گیا تھا اس کی پہلی کھیپ جس میں کل سات طیارے ہیں کل کسی وقت یہاں پہنچ رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ کافرستان یا کسی اور دشمن ملک نے ان طیاروں کو ہٹ کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ صدر صاحب نے ان طیاروں کے لئے مجھے یعنی ایکسٹو کو خاص طور پر پیغام بھجوایا ہے۔ تاکہ ان طیاروں کو چیکنگ کے بعد نہایت حفاظت کے ساتھ ایئر بیس میں پہنچایا جاسکے اور جس انداز میں بلیک فائٹرز ہم پر حملے کر رہے ہیں اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو صرف ہم تک ہی محدود رکھا گیا ہے اور ان کے ساتھ کوئی اور تنظیم بھی یہاں پہنچ چکی ہے جس کا ٹارگٹ وہ طیارے ہوں گے۔ اس لئے اس بار ہمیں ایک نہیں دو محاذوں پر جنگ کرنا ہوگی۔ ایک بلیک فائٹرز گروپ جو سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر رہا ہے اور دوسری وہ تنظیم جو ان طیاروں کی تباہی کے لئے یہاں آئی ہوئی ہے اور حکومت کی کارکردگی دیکھو وہ ہمیں اس وقت مطلع کر رہی ہے جب کہ طیارے یہاں پہنچنے والے ہیں۔ اب تم خود اندازہ لگاؤ ہم ان طیاروں کے سلسلے میں کیا کر سکتے ہیں۔ ان طیاروں کو بچائیں یا اپنی حفاظت کریں"۔ عمران کہتا چلا گیا۔

"واقعی یہ ہمارے ساتھ ناانصافی کی جارہی ہے اگر طیارے یہاں پہنچ ہی رہے ہیں تو کم از کم ہمیں کچھ دن پہلے مطلع کرنا چاہئے تھا تاکہ ہم ان کی حفاظت کا بھرپور بندوبست کر لیتے۔ اب وہ جس ایئر پورٹ یا ایئر بیس میں پہنچائے جارہے ہیں ہم ان کی کیا حفاظت کریں گے۔ نہ

معلوم کہ وہ کس انداز میں ان طیاروں کو ہٹ کرنے کی کوشش کریں اور اگر وہ لوگ واقعی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تو ملک کو شدید ترین نقصان ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ شوگران آئندہ مزید طیارے ہمیں مہیا کرنے سے منحرف ہو جائے کہ ہم پہلی کھیپ کی حفاظت ہی نہ کر سکے تو دوسرے طیاروں کو کیسے سنبھال پائیں گے"۔ بلیک زیرو نے پرتشویش انداز میں کہا۔

"ہاں، میں نے سیکرٹری دفاع کو اس لئے سخت وارننگ دی ہے اور میں اس سلسلے میں صدر صاحب سے بھی خصوصی طور پر بات کروں گا اگر آئندہ ہمارے ساتھ ایسا غیر ذمہ دارانہ برتاؤ کیا گیا تو ان کے لئے بہتر نہ ہوگا۔ بہرحال اب جبکہ ملک و ملت کی سلامتی کا مسئلہ ہے اس لئے ہمیں کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہوگا۔ تم باقی ممبروں کو الرٹ کرو اور پھر ذرا لائبریری سے کلرز سینڈیکیٹ کی ریڈ فائل لے آؤ۔ میں سپیشل کلرز کے بارے میں مکمل تفصیل جاننا چاہتا ہوں۔ اتنی دیر میں ذرا اس مشین کو چیک کر لوں"۔ عمران نے کہا اور وہ اس مشین کو لے کر وہاں سے اٹھ کر ایک دوسرے کمرے میں چلا گیا اور بلیک زیرو اس کی ہدایات پر عمل کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد عمران اس کمرے سے نکلا تو وہ سخت پریشان اور گھبرایا ہوا تھا۔

"ہوشیار بلیک زیرو۔ لگتا ہے مادام سلکی اپنی چال چل گئی ہے۔ یہ مشین صرف کار بلاک کرنے یا اسے بلاسٹ کرنے کی ہی مشین نہیں ہے بلکہ اس میں ایک انتہائی طاقتور اور خطرناک لوکیشن چیکر

ٹرانسمیٹر بھی نصب ہے۔ جس کا واضح مطلب ہے کہ مادام سلکی اور اس کے ساتھیوں کو اس دانش منزل کے محل وقوع کی پوری تفصیل مل گئی ہے۔ میں نے اس کو آف تو کر دیا ہے مگر ہمیں اس کو چیک کرنے میں خاصی دیر ہو گئی ہے اور اس اثناء میں دانش منزل کی مکمل رپورٹ مادام سلکی تک پہنچ چکی ہو گی۔ اس سے پہلے کہ وہ دانش منزل پر اٹیک کرے تم جلدی سے سارے حفاظتی سسٹم آن کر دو اور اہم ترین مشینری کو فوراً انڈر گراؤنڈ کر دو۔ ہری اپ"۔ عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا اور بلیک زیرو بوکھلا کر تیزی سے مشینوں کی طرف بھاگنے لگا۔ ٹھیک اسی لمحے ٹھک ٹھک کی آواز سنائی دی۔ اس سے قبل کہ وہ چونکتے انہیں یوں محسوس ہوا جیسے اچانک ان کے جسموں سے جان نکل گئی ہو اور وہ دونوں ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں کٹے ہوئے شہتیروں کی طرح گرتے چلے گئے اور ان کے ذہنوں پر جیسے اندھیرے کی چادر سی تنتی چلی گئی۔

جولیا اور صفدر کھیتوں سے نکل کر ایک کچے راستے پر آ گئے۔ پولیس کی وجہ سے ظاہر ہے وہ واپس اس طرف تو جا نہیں سکتے تھے اس لئے انہوں نے اس طرف آنا ہی بہتر خیال کیا اور پھر انہوں نے دور سے ایک بڑی سی بس کو آتے دیکھا۔

" میرا خیال ہے یہ بس کسی گاؤں سے آ رہی ہے اور یہ یقیناً شہر کی طرف جا رہی ہو گی۔ ہمیں اس میں سوار ہو جانا چاہئے۔ ایک تو ہمیں جلد سے جلد اپنے ساتھیوں کی خبر لینی ہے اور دوسرے ہمیں چیف کو بھی رپورٹ کرنی ہے"۔ صفدر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا یا۔ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے بس رکوائی اور اس میں سوار ہو گئے۔ بس ابھی کچھ ہی دور گئی ہو گی کہ ایک جھٹکے سے رکی اور صفدر ور جولیا بری طرح سے چونک اٹھے۔ انہوں نے دیکھا بس میں وہی وفناک شکل والا سیاہ فام سوار ہو رہا تھا۔ اس کے پہلوؤں میں ہولسٹر

میں پسٹل نظر نہیں آرہے تھے شاید اس نے وہ چھپا لئے تھے۔ وہ جونہی بس میں سوار ہوا۔ بس ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔ جولیا اور صفدر نے اپنے سر نیچے کر لئے اور کن انکھیوں سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔ بس میں خاصا رش تھا اور تمام سیٹیں بھری ہوئی تھیں جس کی وجہ سے وہ دونوں بس کے پچھلے حصے میں کھڑے تھے اور سیاہ فام بھی ایک جگہ کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر خاصا اطمینان تھا۔

"آخر یہ کون ہے اور یہ خواہ مخواہ ہماری جان کا دشمن کیوں بنا ہوا ہے"۔ جولیا نے آہستگی سے صفدر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یہ جو بھی ہے اب ہمیں اتفاقاً مل ہی گیا ہے تو میرا خیال ہے کہ ہمیں اس پر کڑی نگاہ رکھنی چاہئے۔ اس کو ابھی تک ہماری موجودگی کا احساس نہیں ہوا۔ ہمیں اس کو پکڑنے کے بجائے اس کا تعاقب کرنا چاہئے کہ یہ جاتا کہاں ہے اور اس کے کون کون ساتھی ہیں"۔ صفدر نے بھی آہستہ سے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر اب تمہارا کیا ارادہ ہے"۔ جولیا نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اب الگ الگ ہو جانا چاہئے۔ میں اس کے پیچھے جاتا ہوں اور آپ جا کر ساتھیوں کی خبر لیں اور چیف کو ساری صورتحال سے آگاہ کریں۔ اس وقت ہم ڈبلیو ٹی کی رینج سے کافی دور ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ چیف رپورٹ کے لئے ہمیں ٹریس کر رہا ہو"۔ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے، مگر وہ بے حد خطرناک شخص معلوم ہو رہا ہے اس

لئے محتاط رہنا۔ اگر ساتھیوں کی پریشانی کا ہمیں علم نہ ہوتا تو میں تمہارا ساتھ ہرگز نہیں چھوڑتی۔ لیکن اس وقت ہم دونوں کا الگ الگ ہو جانا ہی بہتر ہوگا"۔ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں خاموش ہو گئے۔ بس چلتی رہی اور پھر جونہی وہ شہر کی حدود میں داخل ہوئی سیاہ فام نے ہاتھ مار کر بس کو رکنے کے لئے کہا اور بس کے رکتے ہی وہ جلدی سے اس میں سے اتر گیا۔

"او کے گڈ لک"۔ صفدر نے جولیا سے کہا اور اپنی جگہ سے سرکتا ہوا دروازے تک آیا اور وہ بھی بس سے نیچے اتر آیا۔ سیاہ فام نہایت اطمینان سے چلتا ہوا ایک طرف جا رہا تھا۔ صفدر نے اس کو جاتے دیکھ کر ایک سٹریٹ پول کی اوٹ لے لی اور اس نے ادھر ادھر دیکھ کر جلدی سے اپنا کوٹ اتارا اور اسے یوں جھاڑنے لگا جیسے وہ اس کی گرد نکال رہا ہو۔ پھر اس نے تیزی سے کوٹ کی سائیڈ بدل کر اسے پہن لیا۔ اس کوٹ کی دوہری سلائی کی گئی تھی اس لئے اسے دونوں طرف سے آسانی سے پہنا جا سکتا تھا۔ پھر صفدر نے جیب سے نقلی مونچھ نکال کر اپنے چہرے پر لگائیں اور جلدی جلدی اپنا ہیئر اسٹائل بدلنے لگا۔ اب اس کی شخصیت یکسر بدل چکی تھی اور وہ اس حلیئے میں اس سیاہ فام کے سامنے بھی آجاتا تو وہ یقیناً اس کو نہ پہچان پاتا۔ حلیہ بدل کر وہ سٹریٹ پول کی اوٹ سے نکل آیا اور اس طرف دیکھنے لگا جس طرف وہ سیاہ فام جا رہا تھا اور پھر صفدر اس سے مناسب فاصلہ رکھ کر اس کا تعاقب کرنے لگا۔ سیاہ فام نے ایک سڑک کراس کر کے

ایک ٹیکسی روکی اور اس میں بیٹھ گیا۔ صفدر بھی بھاگ کر سڑک کے اس طرف آگیا۔ اتفاق سے اسے بھی وہاں ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

"وہ سامنے جو ٹیکسی جا رہی ہے اس کے پیچھے چلو"۔ صفدر نے ٹیکسی میں بیٹھ کر ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مگر صاحب"۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کچھ کہنا چاہا مگر صفدر نے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا اور وہ خاموش ہو کر سر ہلانے لگا اور اس نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

"مناسب فاصلہ رکھو۔ اس کار میں بیٹھے ہوئے شخص کو احساس نہیں ہونا چاہئے کہ اس کا تعاقب ہو رہا ہے"۔ صفدر نے اس سے کہا۔

"آپ گھبرایئے نہیں صاحب۔ اس کام کا مجھے برسوں کا تجربہ ہے"۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اگلی ٹیکسی نہایت تیزی سے ایک پر رونق بازار کی طرف جا رہی تھی اور واقعی صفدر والی ٹیکسی کا ڈرائیور مناسب فاصلہ رکھ کر نہایت ماہرانہ انداز میں اس کا تعاقب کر رہا تھا۔ کچھ دیر بعد صفدر نے اگلی ٹیکسی کو ہوٹل سن ڈے کی عمارت کے قریب رکتے دیکھا۔ اس نے بھی جلدی سے اپنی ٹیکسی رکوا دی۔ اگلی ٹیکسی سے سیاہ فام نکلا اور ہوٹل سن ڈے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس سے قبل کہ ٹیکسی ڈرائیو صفدر سے کوئی سوال کرتا۔ صفدر جلدی سے ٹیکسی کا دروازہ کھول کر باہر آگیا اور تیزی سے ہوٹل سن ڈے کی جانب قدم اٹھانے لگا۔

سیاہ فام سن ڈے ہوٹل کے داخلی دروازے میں داخل ہو گیا اور

اس کے پیچھے صفدر بھی اندر آگیا۔ سیاہ فام غالباً اس ہوٹل میں ٹھہرا ہوا تھا۔ اس لئے اس نے کاؤنٹر پر رکنے کی کوشش نہ کی اور سیدھا لفٹ کی جانب بڑھتا چلا گیا اور صفدر بھی لفٹ میں اس سیاہ فام کے ساتھ ہی اندر داخل ہو گیا۔ تیز رفتار اور جدید لفٹ نے انہیں نہایت تیزی سے چوتھے فلور پر پہنچا دیا اور وہ جونہی لفٹ سے باہر نکلا صفدر بھی باہر آگیا۔ اس سیاہ فام نے ابھی تک اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی تھی۔ صفدر تیزی سے راہداری میں آگے بڑھا اور ایک کمرے کے دروازے کے قریب پہنچ کر اس پر دستک دینے لگا۔ جیسے وہ یہاں کسی سے ملنے کے لئے آیا ہو۔ اتنی دیر میں سیاہ فام کچھ آگے جا کر ایک دوسرے کمرے کے پاس رک گیا۔ اس نے جیب سے کمرے کی چابی نکالی اور دروازہ کھولنے لگا۔

اس لمحے جس کمرے کے دروازے پر صفدر نے دستک دی تھی وہ کھل گیا اور ایک ادھیڑ عمر شخص باہر آگیا۔

"جی فرمایئے"۔ ادھیڑ عمر شخص نے صفدر کی طرف ناآشنا نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ سوری، میں شاید غلط کمرے میں آگیا ہوں۔ اوہ یہ تو کمرہ نمبر تیرہ ہے۔ مجھے اصل میں کمرہ نمبر اٹھارہ میں جانا تھا۔ آئی ایم سوری کہ میں نے آپ کو ڈسٹرب کیا"۔ صفدر نے اس سے معذرت کرتے ہوئے کہا اور وہ ادھیڑ عمر شخص منہ بنا کر رہ گیا اور صفدر جلدی سے آگے بڑھ گیا۔ اتنی دیر میں سیاہ فام کمرے میں جا چکا تھا۔

"اندھا ہے اسے تیرہ اور اٹھارہ نمبر کا فرق بھی نہیں معلوم"۔ ادھیڑ عمر شخص نے منہ بنایا اور ایک جھٹکے سے کمرے کا دروازہ بند کر لیا اور صفدر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس کمرے کے پاس آگیا جس میں وہ سیاہ فام داخل ہوا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اب اسے کیا کرنا چاہیئے۔ آیا اس کے بارے میں پہلے ایکسٹو کو خبر دینی چاہیئے یا کہ براہ راست اس سے ٹکرا جانا چاہیئے۔ راہداری میں کئی لوگ آجا رہے تھے اور اب چونکہ وہ وہاں سے ہٹ بھی نہیں سکتا تھا اس لئے اس نے لوگوں پر نگاہ ڈالتے ہوئے اور ان کا احساس کرتے ہوئے آہستگی کے ساتھ دروازے پر دستک دے دی۔

"کون ہے"۔ اندر سے اس سیاہ فام کی بھاری بھرکم آواز سنائی دی اور پھر اس کے قدموں کی آواز سنائی دی اور صفدر کے اعصاب تن گئے اس نے اپنے کوٹ کی جیب میں موجود ریوالور کے دستے پر ہاتھ رکھ دیا۔ گو کہ اس کے ریوالور کا چیمبر خالی تھا مگر اس وقت وہ ضرورت کے تحت اس سے کام لے سکتا تھا۔ اسی وقت کمرے کا دروازہ کھلا اور سیاہ فام اس کے سامنے آگیا۔

"کون ہو تم"۔ اس نے غور سے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا اور صفدر نے ریوالور نکال کر اس کا رخ اس کی جانب کر دیا۔ اس وقت تک راہداری خالی ہو چکی تھی۔ ریوالور دیکھ کر ایک لمحے کے لئے سیاہ فام چونکا پھر اس کے چہرے پر قدرے مسکراہٹ آگئی۔

"اندر چلو"۔ صفدر نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کرخت لہجے میں

کہا اور وہ سر ہلا کر پیچھے ہٹ گیا اور مڑ کر کمرے کے اندر چلا گیا۔ صفدر نے مڑے بغیر ٹانگ سے دروازہ بند کیا اور ایک ہاتھ سے اس کی چٹخنی لگا دی۔ اس کی نظریں بدستور اس سیاہ فام پر مرکوز تھیں۔ جو اس سے قطعی بے نیاز آگے بڑھ رہا تھا اور پھر وہ اچانک بجلی کی سی تیزی سے مڑا۔ ٹھیک اسی وقت ٹھک کی آواز ابھری اور صفدر کے ہاتھ کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا۔ صفدر اس سیاہ فام کی اس قدر پھرتی اور تیزی دیکھ کر ساکت رہ گیا۔ اب سیاہ فام کے ہاتھ میں ایک سائیلنسر لگا خوفناک ریوالور نظر آرہا تھا۔ اس نے جس تیزی سے اپنا ریوالور نکالا تھا اور جس انداز میں اس کے ریوالور پر گولی چلائی تھی وہ واقعی قابل داد تھی اور صفدر کے وہم و گمان میں بھی اس سے اس قدر پھرتی اور مہارت کی امید نہ تھی۔ یہ صفدر کے لئے اس سیاہ فام کا ایسا کارنامہ تھا جو واقعی اس کے لئے نہایت حیرت انگیز تھا۔ اس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"میرا نام الفریڈ ہے۔ الفریڈ گراہم اور میرا نشانہ تم دیکھ ہی چکے ہو۔ اس لئے اس سے پہلے کہ میں تم پر گولی چلاؤں اور وہ تمہارے دل کے آر پار ہو جائے میرے سامنے کھل جاؤ کہ تم کون ہو اور تمہارے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے"۔ اس نے غور سے صفدر کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اس کا لہجہ بے حد درشت اور سفاکی سے بھرپور تھا

"اور اگر یہی سوال میں تم سے کروں کہ تم کون ہو اور کہاں سے

آئے ہو تو"۔ صفدر نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پر سکون انداز میں کہا۔

"میں تمہارے کسی سوال کا پابند نہیں ہوں۔ اس لئے میں جو تم سے پوچھ رہا ہوں صرف اس کا جواب دو"۔ سیاہ فام نے بے حد کرخت لہجے میں کہا۔

"اور اگر میں تمہارے سوال کا جواب دینے سے انکار کر دوں تو پھر"۔ صفدر نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے نہایت سنجیدگی سے کہا۔

"تب پھر تمہیں ابھی اور اسی وقت اس دنیا سے رخصت ہونا پڑے گا"۔ سیاہ فام نے کہا۔ اس کی آنکھوں کی سرخی گہری ہو گئی اور اس کے نتھنے پھڑکنے لگے اور پھر اس کی انگلی ٹریگر پر دباؤ بڑھانے لگی۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتا صفدر اپنی جگہ سے حرکت کر چکا تھا۔ اس نے درمیان میں پڑی ہوئی تپائی زور سے پیر مار کر اس کی جانب اچھال دی مگر الفریڈ بھی ایسے کھیلوں کا ماہر معلوم ہوتا تھا چنانچہ اس نے بڑی پھرتی سے تپائی کو لات مار دی اور تپائی گھومتی ہوئی کمرے کی دیوار سے ٹکرا کر گر پڑی۔ اب صفدر اور الفریڈ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے تھے۔ الفریڈ کے ہاتھ میں ایک خوفناک ریوالور تھا جبکہ صفدر خالی ہاتھ تھا اور اسی وقت الفریڈ نے اس پر گولی داغ دی مگر صفدر اچانک بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس نے فضا میں ترچھے انداز میں گھومتے ہوئے ایک بھرپور لات اس کے ریوالور

والے ہاتھ پر ماری اور ریوالور الفریڈ کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا اور صفدر قلابازی کھا کر سیدھا ہو گیا تھا۔ اب وہ دونوں خالی ہاتھ کھڑے تھے۔

"بہت خوب، تمہاری پھرتی پسند آئی"۔ الفریڈ نے اس کی جانب دادو تحسین بھرے لہجے میں کہا۔

"کسی نہتے پر ریوالور نکال لینا بہادروں کا نہیں بزدلوں کا کام ہوتا ہے الفریڈ"۔ صفدر نے اس بار بڑے طنزیہ لہجے میں کہا لیکن الفریڈ جواب دینے کے بجائے اچانک اچھلا اور اس کے قریب آگیا۔ اس سے پہلے کہ صفدر پرے ہٹتا یا اسے ڈاج دینے کی کوشش کرتا الفریڈ نے قدرے جھکتے ہوئے صفدر کو اس طرح دبوچ لیا جیسے باز کبوتر کو دبوچتا ہے۔ الفریڈ کی جسامت کے لحاظ سے صفدر اس کے سامنے شیر اور چوہے کی حیثیت رکھتا تھا۔ الفریڈ نے ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے اس کی ایک ٹانگ پکڑ کر اسے کسی کھلونے کی طرح اٹھا کر سر سے بلند کر لیا اور صفدر اس سے پہلے کہ اپنی دوسری ٹانگ اس کے منہ یا سینے پر مارتا سیاہ فام نے پوری قوت سے اسے سامنے دیوار کی جانب پھینک دیا۔ صفدر نے اس کے ہاتھوں سے نکلتے ہی کمال پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فضا میں اپنا جسم گھمایا اور وہ جونہی دیوار سے ٹکرایا اس نے اپنے دونوں ہاتھ اور پیر دیوار کی طرف کر کے خود کو ایک زوردار جھٹکا دیا اور دیوار سے جونہی اس کے پیر ٹکرائے وہ فضا میں اچھلا اور ہوا میں قلابازی کھاتا ہوا ایک بار پھر اپنے

پیروں پر آ کھڑا ہوا۔ یہ دیکھ کر الفریڈ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ وہ ایک بار پھر غصیلے انداز میں اس کی طرف بڑھا مگر اس سے پہلے کہ وہ صفدر کے قریب آتا صفدر اپنی جگہ سے اچھلا اور اس نے ایک ٹانگ اٹھا کر سرکل کک کے انداز میں اس کے چہرے پر ماری۔ الفریڈ کے منہ سے کراہ نکلی اور وہ ایک لمحے کے لئے لڑکھڑا گیا۔ پھر وہ ایک جھٹکے سے صفدر کی جانب مڑا۔ اس کے منہ سے خون کی لکیر پھوٹ نکلی تھی۔ اس نے اپنے ہاتھ سے منہ سے نکلنے والا خون صاف کیا اور پھر خون دیکھ کر اس کا چہرہ غیض و غضب سے سیاہ پڑتا چلا گیا۔

" تم نے الفریڈ کا خون نکالا۔ تم ایک معمولی کینچوے۔ تمہاری یہ جرأت اب تمہاری موت یقینی ہو گئی ہے۔ اپنا خون آج تک الفریڈ نے نہیں دیکھا اور تم "۔ غصے کی شدت سے اس کے جبڑوں کا گوشت پھڑکنے لگا اور اس کی آنکھیں اس قدر سرخ ہو گئیں جیسے ان سے شعلے نکل رہے ہوں۔ صفدر نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اسی وقت الفریڈ آگے بڑھا اور اس نے انتہائی جارحانہ انداز میں صفدر پر حملہ کر دیا۔ اس کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے اور صفدر اس کے اس انداز میں ہاتھ چلتے دیکھ کر پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اسی وقت اس نے خود کو نیچے گرا دیا۔ نیچے گرتے ہی اس نے اپنے جسم کو سکوڑا اور اپنی ٹانگ پوری قوت سے الفریڈ کی ایک ٹانگ پر مار دی۔ الفریڈ ہلکی سی چیخ مار کر آگے کو جھک گیا اسی وقت صفدر نے دونوں ٹانگیں اٹھا کر ایک ساتھ اس کے سینے پر ماریں اور الفریڈ اچھل کر پشت کے بل

دوسری طرف جا گرا۔ اسی وقت صفدر نے اپنے دونوں پیر موڑے اور ایک جھٹکے سے یوں اٹھ کر کھڑا ہو گیا جیسے اس کے جسم میں سپرنگ لگے ہوئے ہوں۔ اس سے پہلے کہ الفریڈ اٹھتا صفدر اس کے سر پر پہنچ گیا اور پھر اس کے پیر جیسے مشینی انداز میں چلنے لگے اور کمرہ الفریڈ کی تیز اور خوفناک چیخوں سے گونجنے لگا۔ صفدر نے مار مار کر اس کا بھرکس نکال دیا تھا۔ پھر صفدر نے آگے بڑھ کر الفریڈ کا گرا ہوا ریوالور اٹھایا اور اس کا سیفٹی کیچ ہٹا کر اس کی نال کا رخ اس نے الفریڈ کی جانب کر دیا۔

" اب بتاؤ، کتنی گولیاں اتاروں تمہارے جسم میں "۔ صفدر نے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔ الفریڈ کا چہرہ لہولہان ہو رہا تھا جس کی وجہ سے اس کا چہرہ پہلے سے بھی خوفناک اور انتہائی بھیانک ہو گیا تھا۔

" تم کون ہو۔ تم نے جس انداز میں مجھے مارا ہے یہ کسی معمولی انسان کا کام ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیا تم بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہو "۔ الفریڈ نے منہ سے خون اگلتے ہوئے اس کی طرف دیکھتے ہوئے رک رک کر پوچھا۔

" ایسا ہی سمجھ لو۔ اب تم بتاؤ کہ تمہاری اصل حقیقت کیا ہے اور تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہو اور تمہارا کس تنظیم سے تعلق ہے اور یہ کہ تمہاری تنظیم کے کتنے ممبر ہیں اور کون کون ہیں وہ "۔ صفدر نے ایک ہی سانس میں اس سے کئی سوال کر ڈالے۔

"میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا۔ بے شک تم مجھے گولی مار دو۔ الفریڈ نے آج تک کسی سے ہار نہیں مانی۔ تم نے آج پہلی مرتبہ الفریڈ کو شکست دی ہے اور یہ الفریڈ کی توہین ہے اور الفریڈ اپنی توہین کبھی برداشت نہیں کر سکتا اور وہ اب اس توہین اور شکست کے احساس سے کبھی جی نہیں سکے گا۔ اس لئے مجھے گولی مار دو ورنہ یہ ریوالور مجھے دو میں اپنے ہاتھوں سے خود کو گولی مار لوں گا"۔ اس نے انتہائی بے بسی اور پریشانی سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"خود کشی بزدل اور احمق لوگ کرتے ہیں الفریڈ۔ نہ ہی تم بزدل ہو اور نہ احمق۔ میں چاہوں تو تمہاری یہ خواہش ابھی اور اسی وقت پوری کر سکتا ہوں۔ مگر میں تم سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تمہارا کس گروپ سے تعلق ہے اور تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبروں پر حملہ کیوں کیا تھا۔ تمہیں اس کام پر مامور کرنے والا کون ہے۔ اگر تم میرے ان سوالوں کا جواب دے دو تو میں تمہاری جان بخش سکتا ہوں۔ ورنہ ...." یہ کہتے ہوئے صفدر نے ریوالور کی نال اس کی گردن پر رکھ دی۔ اس سے پہلے کہ الفریڈ اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک اس کی ریسٹ واچ سے اس کی کلائی پر ضربیں لگنے لگیں اور وہ یکدم چونک اٹھا۔ اسی وقت اس کا ایک ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور الفریڈ کی کنپٹی پر ایک پٹاخہ سا چھوٹا اور دوسرے ہی لمحے وہ دنیا سے بیگانہ ہو کر ایک طرف گر گیا۔ صفدر کے زوردار ہاتھ نے اس کو دنیا و مافیہا سے بیگانہ کر دیا تھا۔ الفریڈ کے بے ہوش ہوتے

ہی صفدر نے جلدی سے گھڑی کا ونڈ بٹن دو بار دبایا فوراً ہی گھڑی پر چھ کا ایک ہندسہ سپارک کرنے لگا۔

"یس صفدر اٹنڈنگ دس سائیڈ۔ اوور"۔ صفدر نے کہا۔

"صفدر میں جولیا بول رہی ہوں۔ تم اس وقت کہاں ہو اور اس سیاہ فام کا کیا ہوا۔ اوور"۔ دوسری طرف سے جولیا کی ہلکی سی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

"جولیا میں اس وقت سن ڈے ہوٹل میں کمرہ نمبر اٹھارہ میں ہوں اور وہ سیاہ فام جس کا نام الفریڈ ہے اس وقت مردہ چھپکلی کی طرح میرے قدموں میں پڑا ہوا ہے۔ آپ بتائیں آپ اس وقت کہاں سے بول رہی ہیں اور خاور اور چوہان کا کیا حال ہے اور یہ کہ آپ نے چیف کو رپورٹ دی ہے یا نہیں۔ اوور"۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ دونوں بے حد زخمی ہیں صفدر اور ان کی حالت انتہائی تشویشناک ہے۔ بے شمار گولیاں ان کے جسموں میں گھسی ہوئی ہیں اور ڈاکٹر ان کا پچھلے تین گھنٹوں سے آپریشن کرنے میں مصروف ہیں۔ جب تک آپریشن نہیں ہو جاتا اس وقت تک ان کی زندگی اور موت کے بارے میں کچھ کہنا بہت مشکل ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے جولیا کی مغموم آواز آئی اور صفدر کے چہرے پر بھی پریشانی لہرانے لگی۔

"اوہ، یہ تو بہت بری خبر ہے۔ خدا ان کی حفاظت کرے اور ان کو نئی زندگی دے۔ اوور"۔ صفدر کے منہ سے دعائیہ کلمات نکلے۔

"آمین۔ ایک بری خبر اور بھی ہے صفدر۔ اوور"۔ جولیا نے کہا اور

صفدر چونک پڑا۔

"وہ کیا۔ اوور"۔ صفدر نے پریشانی سے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"صدیقی کو بھی کسی سیاہ فام نے خنجروں کا نشانہ بنایا ہے اور کئی خنجر اس کے جسم میں پیوست ہو گئے تھے۔ اس کی حالت بھی بہت خراب ہے۔ اوور"۔

"اوہ، یہ آخر ہو کیا رہا ہے۔ یہ لوگ کون ہیں جو صرف سیکرٹ سروس کے ممبروں کو ہٹ کر رہے ہیں۔ اوور"۔ صفدر نے کہا۔

"تم نے اس سیاہ فام سے کچھ نہیں پوچھا اور ہاں کیا وہ زندہ ہے یا تمہارے ہاتھوں مارا جا چکا ہے۔ اوور"۔ جولیا نے پوچھا۔

"وہ زندہ ہے مگر مکمل طور پر بے ہوش ہے۔ مگر اس نے میری کسی بات کا جواب نہیں دیا۔ صرف اپنا نام الفریڈ بتایا ہے اور کچھ نہیں۔ میں ابھی اس سے پوچھ ہی رہا تھا کہ آپ کی کال آ گئی مجبوراً اسے کچھ دیر کے لئے ہاف آف کرنا پڑا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اس کے بارے میں چیف کو اطلاع دے دینی چاہئے۔ وہ خود ہی اس کے بارے میں کوئی فیصلہ کریں گے۔ آپ ایسا کریں کہ ہوٹل سن ڈے میں کار لے کر آ جائیں میں اس کو یہاں سے نکالتا ہوں۔ اوور"۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صفدر میں نے تمہیں یہی بتانے کے لئے کال کی تھی کہ چیف سے کسی طور پر بھی رابطہ نہیں ہو رہا۔ نہ ہی ریسٹ واچ سے کوئی

جواب ملتا ہے اور نہ ہی ٹیلی فون پر رابطہ ہو رہا ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے جولیا کی پریشانی سے بھرپور آواز سنائی دی۔

"کیا، یہ کیسے ہو سکتا ہے مس جولیا۔ اوور"۔ صفدر نے بے حد حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہی ہوں صفدر۔ کہیں ان خوفناک سیاہ فاموں نے چیف کو بھی تو........" یہ کہتے کہتے جولیا رک گئی۔ اس کے لہجے میں پریشانی عیاں تھی۔

"نہیں، نہیں مس جولیا۔ یہ سوچنا بھی غلط ہو گا۔ چیف کو دنیا کا کوئی شخص نہیں جانتا پھر بھلا یہ اجنبی لوگ ان تک کیسے پہنچ سکتے ہیں۔ بہرکیف آپ ہوٹل سن ڈے پہنچیں میں چیف سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔ یہ کہہ کر صفدر نے گھڑی کا ونڈ بٹن باہر کی طرف کھینچ لیا۔ جس سے ڈائل پر چمکتا ہوا ہندسہ دوبارہ اپنی اصل حالت میں آ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ونڈ بٹن کو دوبارہ پریس کیا۔ اس بار ڈائل پر ایک اور ہندسہ چمکنے لگا۔ گھڑی سے ہلکی ہلکی ٹوں ٹوں کی آواز ابھر رہی تھی مگر دوسری طرف سے اس کی کال ایکسٹو رسیو نہیں کر رہا تھا۔ اس نے دو تین بار ایکسٹو سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ کچھ سوچ کر اس نے ونڈ بٹن کو دبا کر عمران سے رابطہ ملانے کی کوشش کی لیکن اس طرف سے بھی کوئی جواب نہ ملا۔ اب تو صفدر پریشان ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اس نے جولیا کی فریکونسی اوپن کی۔ فوراً ہی اس سے رابطہ قائم

ہو گیا۔

" یس جولیا سپیکنگ ۔اوور"۔دوسری طرف سے جولیا کی آواز آئی۔

" مس جولیا، آپ کا خیال بالکل ٹھیک ہے۔واقعی دوسری طرف سے چیف کال اٹنڈ نہیں کر رہے۔میں نے عمران صاحب سے بھی بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ان کی طرف سے بھی کوئی جواب نہیں مل رہا۔خدا خیر کرے اب تو مجھے بھی پریشانی لاحق ہو رہی ہے۔اوور"۔صفدر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

" پھر اب کیا کرنا چاہئے ۔اوور"۔جولیا نے بھی اسی انداز میں پوچھا۔

" میرا خیال ہے کہ ہمیں فوراً دانش منزل یا رانا ہاؤس کی طرف جانا چاہئے ہو سکتا ہے چیف اور عمران صاحب کسی خطرے میں ہوں اور انہیں ہماری مدد کی ضرورت ہو۔اوور"۔صفدر نے کہا۔

" تم ٹھیک کہتے ہو۔پھر اس سیاہ فام کا کیا کرنا ہے۔میرا خیال ہے کہ اسے گولی مار دو۔اوور"۔جولیا نے کہا۔

" نہیں، اسے ہم اپنے ساتھ لے جائیں گے۔آپ کے یہاں آنے سے پہلے میں اس کو اچھی طرح سے باندھ لوں گا اور ہم اس کو ڈگی میں بند کر دیں گے۔ہو سکتا ہے کہ اس کی مدد سے ہمیں اس کی تنظیم کا کوئی کلیو مل جائے ۔اوور"۔صفدر نے کہا۔

" اوکے ۔میں ہوٹل سن ڈے پہنچنے والی ہوں۔ تم اس کو لے کر ہوٹل کی بیک سائیڈ پر آجاؤ۔یقیناً اس ہوٹل کا کوئی عقبی دروازہ ہو گا

جہاں سے تم اس کو لے کر آسانی سے باہر آسکتے ہو۔اوور اینڈ آل"۔
جولیا نے کہا اور صفدر کی واچ ٹرانسمیٹر کے ڈائل پر چمکنے والا ہندسہ ایک بار پھر اصل حالت میں آگیا اور صفدر نے واچ ٹرانسمیٹر کا ونڈ بٹن باہر کھینچ لیا۔

مادام سلکی بے حد خوش نظر آ رہی تھی۔ وہ اس وقت اپنے دو ساتھیوں سمیت ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھی اور اس کے سامنے ایک بڑا سا سوٹ کیس نما بکس کھلا ہوا تھا جس میں ایک عجیب و غریب مشینری فٹ تھی۔ اس کے دائیں طرف ایک چھوٹی سی سکرین روشن تھی۔ جس پر شہر کا نقشہ بنا ہوا تھا اور اس نقشے کے ایک جانب ایک چھوٹا سا سرخ دھبہ سپارک کر رہا تھا۔

"گڈ شو، آخر کار میری چال کامیاب ہو ہی گئی"۔ اس نے کانوں پر چڑھائے ہوئے مائیکرو فون کو اتارتے ہوئے خوشی سے بھرپور انداز میں کہا۔

"اوہ، تو کیا آپ کو معلوم ہو گیا ہے کہ سیکرٹ سروس کا چیف کہاں رہتا ہے۔ اس نقشے کے مطابق ایسٹ کی جانب ون ون پوائنٹ فائیو ڈگری ظاہر ہو رہی ہے اور یہاں ٹاور روڈ زون تھرٹی لکھا ہوا

ہے"۔ کروشر نے مادام سلکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں کروشر تمہارا خیال بالکل ٹھیک ہے۔ عمران میری توقع کے عین مطابق ٹیکسی کو اس جگہ لے گیا ہے جہاں اس کا چیف ایکسٹو رہائش پذیر ہے اب ہمیں فوراً وہاں ریڈ کرنا ہے اور وہاں پہنچ کر عمران اور ایکسٹو کو اپنی گرفت میں لینا ہے"۔ مادام سلکی نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"اوہ لیکن مادام یہ ہوا کیسے۔ عمران جیسا چالاک اور زیرک انسان آپ کے جال میں کیسے پھنس گیا"۔ جیکال نے مادام سلکی سے پوچھا۔

"میں نے پہلے مادام کی کار میں ٹی ایس بلا کر نصب کیا تھا اور میرا خیال تھا کہ میرے اس حملے سے وہ ہٹ ہو جائے گا۔ لیکن وہ اپنے ایک ساتھی کی مدد سے اس کار سے آزاد ہو گیا اور وہاں سے وہ سیدھا سیکرٹری خارجہ کے دفتر میں چلا گیا۔ اسے یوں سیکرٹری خارجہ کے آفس میں جاتا دیکھ کر میرا ماتھا ٹھنکا کہ اگر عمران سیکرٹ سروس میں فری لانسر کے طور پر کام کرتا ہے تو اس کا سیکرٹری خارجہ سے کیا تعلق۔ یہ درست ہے کہ وہ انٹیلی جنس کے سربراہ سر عبدالرحمان کا بیٹا ہے مگر اس کا اس طرح سیکرٹری خارجہ کے آفس میں جانے سے میں قدرے مشکوک ہو گئی اور میں نے سوچا کہ یقیناً اس شخص کا اپنے چیف سے کوئی گہرا تعلق ہے اور اس کی فائل بھی یہی بتاتی ہے کہ اس شخص کے ساتھ ایکسٹو کے بے حد کلوز تعلقات ہیں۔ میں نے یہ سوچا کہ ہم اس عمران اور سیکرٹ سروس کو ٹریس کر کے آسانی کے ساتھ

ہٹ کر سکتے ہیں لیکن ہمارا خاص ٹارگٹ ایکسٹو تھا جس کو دیکھنے کی حسرت لئے کئی سپر ایجنٹ موت کے گھاٹ اتر گئے ہیں۔ ہزار جتن کے باوجود کوئی یہ نہیں جان سکا کہ ایکسٹو کے پیچھے اصل شخصیت کس کی ہے اور سات پردوں میں چھپا ہوا وہ نقاب پوش چیف کون ہے جس کے نام سے بڑے بڑے مجرم اور بڑی بڑی ایجنسیاں لرزہ براندام ہو جاتی ہیں۔ اس لئے کسی طرح عمران کو استعمال کیا جائے اور اس کے ذریعے ایکسٹو تک پہنچنے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ میں نے چند ایک ٹیکسیاں ہائر کیں اور ان میں فوری طور پر ٹی ایس بلاکر نصب کئے اور ان کو سیکرٹری خارجہ کے دفتر کے سامنے ٹھہرا دیا کہ عمران کے پاس کوئی کنوینس نہیں ہے اس لئے وہ لامحالہ کوئی ٹیکسی انگیج کرے گا اور میں ٹی ایس بلاکر سے اس کو اس ٹیکسی میں قید کر دوں گی۔ اس سلسلے میں، میں نے ان ٹیکسی ڈرائیور کو خاص ہدایات دیں۔ اتفاق سے ان ڈرائیوروں میں آرتھر نامی ایک گاسالی ٹیکسی ڈرائیور بھی موجود تھا۔ میں نے اس کو اپنی ہم وطنی کا حوالہ دیا اور اس کو اپنے اصل نام سے آگاہ کیا تو وہ خوفزدہ ہو گیا اور میں نے اس کی ٹیکسی میں ٹی ایس بلاکر کے ساتھ ایک خصوصی مائیکروفون بھی نصب کر دیا۔ بہرکیف یہ ہماری خوش قسمتی یا عمران اور ایکسٹو کی بدقسمتی تھی کہ وہ اس ٹیکسی میں آ بیٹھا اور میرے حکم کے مطابق اس نے گاڑی چلاتے ہی ٹی ایس بلاکر سسٹم آن کر دیا اور عمران کو ٹیکسی میں قید کر لیا۔ اس نے میری پلاننگ کے تحت عمران کو مس گائیڈ کیا۔ میرا خیال یہ

تھا کہ اپنی مدد کے لئے عمران یقیناً کسی خصوصی ٹرانسمیٹر کی مدد سے اپنے کسی ساتھی یا اپنے چیف ایکسٹو سے بات کرے گا اور اس ٹی ایس بلاکر کی مدد سے اس کی فریکونسی کا ہمیں پتہ چل جائے گا اور میں اس ٹی ایس بلاکر کو فریکونسی چیکر مشین میں ڈال کر اس خاص فریکونسی کے ذریعے نہ صرف تمام سیکرٹ ایجنٹوں کی فریکونسیاں ٹریس کر لوں گی بلکہ اس ایکسٹو کی فریکونسی کے بارے میں بھی مجھے پتہ چل جائے گا اور ان فریکونسیوں کی مدد سے ہمیں ان کے ٹھکانوں تک پہنچنے اور ان کو تلاش کرنے میں کوئی دقت نہ ہوگی اور عمران نے میری توقع کے عین مطابق اپنی ریسٹ واچ سے اپنے چیف سے بات کی اور اس سے مدد کی درخواست کی اور چیف نے اسے کسی دانش منزل کے بارے میں بتایا کہ وہ ٹیکسی کو وہاں لے آئے۔ وہ اس کو خود یا کسی اور کی مدد سے ٹیکسی سے نکال لے گا۔ میں نے ان کی باتیں اس مائیکروفون میں سنی ہیں اور جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ جس دانش منزل کے بارے میں اس نے بات کی تھی وہ یقیناً ایکسٹو کا ہیڈ کوارٹر ہے اور جونہی کار وہاں داخل ہوئی یہاں مجھے اس سپر مائیکرو کمپیوٹر سے اس کی ساری لوکیشن کے بارے میں علم ہو گیا۔ اب ہمیں فوری طور پر اس دانش منزل پر ریڈ کرنا ہے۔ جس کے لئے میں نے خصوصی انتظامات کرا رکھے ہیں اور اس وقت ہم جہاں موجود ہیں یہاں سے نارتھ ٹاور روڈ زیادہ دور نہیں ہے"۔ مادام سلکی کہتی چلی گئی اور اس کی پلاننگ سن کر کروشر اور جیکال کے چہروں پر اس کے لئے بے پناہ تحسین کے

تاثرات پھیل گئے۔

" ایلڈی اور الفریڈ سیکرٹ سروس کے ممبروں کو ٹریس کرنے اور ان کو ٹھکانے لگانے میں مصروف ہیں اس لئے تم دونوں میرے ساتھ آؤ۔ آج ہم ایکسٹو کو ہر صورت میں بے نقاب کریں گے۔ ذرا دیکھیں تو سہی آخر وہ ایسی کون سی خاص ہستی ہے جو آج تک ساری دنیا کے لئے ایک ایسا راز بنا ہوا ہے جس سے آج تک کوئی پردہ نہیں اٹھا سکا اور کوئی اس راز کو پاتا بھی کیسے یہ اعزاز تو صرف اور صرف مادام سلکی کو ملنے والا تھا۔ ایکسٹو کو بے نقاب کر کے اور اس کا خاتمہ کر کے میں پوری دنیا پر اپنا اور سپیشل کلرز کا سکہ جمادوں گی اور دنیا کی بڑی بڑی سپر ایجنسیاں ہمارے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائیں گی۔ تم لوگ نہیں جانتے کہ پوری دنیا اس ایکسٹو کی حقیقت جاننے کے لئے بے تاب ہے۔ اس کو بے نقاب اور ہلاک کرنے کے بعد ہماری جو پذیرائی ہوگی اس کا تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ ہو سکتا ہے اس کام سے خوش ہو کر ہمارے گروپ کو گاسال کی سپر پاور ایجنسی ریڈ سٹار میں کوئی اہم مقام مل جائے۔ تم خود سوچو اگر ہمارا گروپ ریڈ سٹارز جیسی تنظیم میں ضم ہو جائے تو اس سے بڑھ کر ہمارے لئے فخر و انبساط کی کیا بات ہو سکتی ہے"۔ مادام سلکی فاخرانہ لہجے میں کہتی چلی گئی اور اس کی بات سن کر ان دونوں کے چہرے بھی دمکنے لگے۔

" اوہ، مادام اگر ایسا ہو جائے تو واقعی یہ ہم سب کے لئے بڑے اعزاز کی بات ہوگی۔ ریڈ سٹارز میں شمولیت کے بعد ہمیں قتل جیسے

چھوٹے موٹے کام نہیں کرنے پڑیں گے اور سنا ہے ریڈ سٹارز اپنے کارکنوں کو اتنا معاوضہ دیتی ہے کہ ہم جیسے لوگ اتنا معاوضہ دس قتل کر کے بھی نہیں حاصل کر سکتے"۔ کروشر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" مادام میرا خیال ہے کہ ہمیں باتوں میں وقت ضائع کرنے کے بجائے فوری ریڈ کی تیاری کرنی چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ عمران یا ایکسٹو کو اس ٹی ایس بلا کر مشین کی اصلیت کا پتہ چل جائے اور وہ اس کا سسٹم آف کر دیں اور وہ کسی اور جگہ روپوش ہو جائیں۔ پھر ہمیں ان کو دوبارہ تلاش کرنے میں بے پناہ دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا"۔ جیکال نے جلدی جلدی سے کہا۔

" تم ٹھیک کہتے ہو جیکال۔ تو پھر ایسا کرو جلدی سے بلیک بریف کیس لے آؤ اور کروشر تم جلدی سے گاڑی تیار کرو۔ ہم چند ہی لمحوں بعد تمہارے پاس پہنچ جائیں گے"۔ مادام سلکی نے ان کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور کروشر سر ہلا کر وہاں سے چلا گیا اور مادام سلکی اور جیکال بریف کیس سے عجیب و غریب مشین پسٹل اور دوسری چیزیں نکالنے لگے۔ انہوں نے ساری چیزوں کو ایک دوسرے بریف کیس میں منتقل کیا اور اس کو بند کر کے کمرے سے نکل کر ہوٹل سے باہر آ گئے۔ جہاں کروشر ایک نئی کار لئے ان کا انتظار کر رہا تھا۔ انہوں نے وہ کار خاص طور پر خریدی تھی۔

اور پھر ان کے بیٹھتے ہی کروشر نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا

تاثرات پھیل گئے۔

"ایلڈی اور الفریڈ سیکرٹ سروس کے ممبروں کو ٹریس کرنے اور ان کو ٹھکانے لگانے میں مصروف ہیں اس لئے تم دونوں میرے ساتھ آؤ۔ آج ہم ایکسٹو کو ہر صورت میں بے نقاب کریں گے۔ ذرا دیکھیں تو سہی آخر وہ ایسی کون سی خاص ہستی ہے جو آج تک ساری دنیا کے لئے ایک ایسا راز بنا ہوا ہے جس سے آج تک کوئی پردہ نہیں اٹھا سکا اور کوئی اس راز کو پاتا بھی کیسے یہ اعزاز تو صرف اور صرف مادام سلکی کو ملنے والا تھا۔ ایکسٹو کو بے نقاب کر کے اور اس کا خاتمہ کر کے میں پوری دنیا پر اپنا اور سپیشل کلرز کا سکہ جمادوں گی اور دنیا کی بڑی بڑی سپر ایجنسیاں ہمارے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائیں گی۔ تم لوگ نہیں جانتے کہ پوری دنیا اس ایکسٹو کی حقیقت جاننے کے لئے بے تاب ہے۔ اس کو بے نقاب اور ہلاک کرنے کے بعد ہماری جو پذیرائی ہو گی اس کا تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ ہو سکتا ہے اس کام سے خوش ہو کر ہمارے گروپ کو گاسال کی سپر پاور ایجنسی ریڈ سٹار میں کوئی اہم مقام مل جائے۔ تم خود سوچو اگر ہمارا گروپ ریڈ سٹارز جیسی تنظیم میں ضم ہو جائے تو اس سے بڑھ کر ہمارے لئے فخر و انبساط کی کیا بات ہو سکتی ہے"۔ مادام سلکی فاخرانہ لہجے میں کہتی چلی گئی اور اس کی بات سن کر ان دونوں کے چہرے بھی دمکنے لگے۔

"اوہ، مادام اگر ایسا ہو جائے تو واقعی یہ ہم سب کے لئے بڑے اعزاز کی بات ہو گی۔ ریڈ سٹارز میں شمولیت کے بعد ہمیں قتل جیسے

چھوٹے موٹے کام نہیں کرنے پڑیں گے اور سنا ہے ریڈ سٹارز اپنے کارکنوں کو اتنا معاوضہ دیتی ہے کہ ہم جیسے لوگ اتنا معاوضہ دس قتل کر کے بھی نہیں حاصل کر سکتے"۔ کروشر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"مادام میرا خیال ہے کہ ہمیں باتوں میں وقت ضائع کرنے کے بجائے فوری ریڈ کی تیاری کرنی چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ عمران یا ایکسٹو کو اس ٹی ایس بلاکر مشین کی اصلیت کا پتہ چل جائے اور وہ اس کا سسٹم آف کر دیں اور وہ کسی اور جگہ روپوش ہو جائیں۔ پھر ہمیں ان کو دوبارہ تلاش کرنے میں بے پناہ دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا"۔ جیکال نے جلدی جلدی سے کہا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو جیکال۔ تو پھر ایسا کرو جلدی سے بلیک بریف کیس لے آؤ اور کروشر تم جلدی سے گاڑی تیار کرو۔ ہم چند ہی لمحوں بعد تمہارے پاس پہنچ جائیں گے"۔ مادام سلکی نے ان کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور کروشر سر ہلا کر وہاں سے چلا گیا اور مادام سلکی اور جیکال بریف کیس سے عجیب و غریب مشین پسٹل اور دوسری چیزیں نکالنے لگے۔ انہوں نے ساری چیزوں کو ایک دوسرے بریف کیس میں منتقل کیا اور اس کو بند کر کے کمرے سے نکل کر ہوٹل سے باہر آ گئے۔ جہاں کروشر ایک نئی کار لئے ان کا انتظار کر رہا تھا۔ انہوں نے وہ کار خاص طور پر خریدی تھی۔

اور پھر ان کے بیٹھتے ہی کروشر نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا

دی اور تقریباً دس منٹ کے سفر کے بعد وہ ٹاور روڈ پر پہنچ گئے۔ ایک چھوٹا سا سپر مائیکرو کمپیوٹر مادام سلکی کے ہاتھوں میں تھا جس سے وہ کروشر کو ڈگریاں اور لوکیشن سمجھا رہی تھی اور پھر مادام کے سٹاپ کہنے پر ایک عمارت کے قریب کروشر نے کار روک لی۔

"اس سپر مائیکرو کمپیوٹر کے مطابق وہ ٹیکسی جس میں ٹی ایس بلاکر فٹ ہے اس عمارت میں موجود ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہی دانش منزل اور سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کا ہیڈ کوارٹر ہے"۔ مادام سلکی نے کہا اور جیکال نے کمپیوٹر کو دیکھ کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

مادام سلکی نے بریف کیس کھولا اور اس میں سے ایک عجیب بگل نما گن کے پارٹس نکالے اور ان کو جوڑنے لگی اور پھر اس نے بریف کیس کی ایک سائیڈ سے موٹے مارکر نما دو چھوٹے چھوٹے میزائل نکالے اور وہ اس نے اس بگل نما گن کے ایک سوراخ میں ڈال دیئے اور اس بگل نما گن کا رخ اس نے دانش منزل کی طرف کر دیا۔

سڑک پر خاصی ٹریفک تھی۔ یہ دیکھ کر کروشر کار سے اتر گیا تھا اور کار کا بونٹ کھول کر خواہ مخواہ انجن کو چھیڑ رہا تھا جیسے چلتے چلتے کار میں اچانک کوئی نقص آگیا ہو اور وہ اس کو ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔ ویسے بھی ان کی کار کے شیشے بلائنڈ تھے جن سے اندر سے تو دیکھا جا سکتا تھا مگر باہر سے نہ دیکھا جا سکتا تھا اور یہ ساری کارروائی انہوں نے کار میں بیٹھے بیٹھے کی تھی اور بگل نما گن کا رخ دانش منزل کی طرف کرنے کے لئے اس نے اس طرف کا تھوڑا سا شیشہ کھولا تھا۔

"مادام سپر مائیکرو کمپیوٹر سسٹم آف ہو گیا ہے لگتا ہے کہ انہوں نے ٹی ایس بلاکر کا سسٹم ختم کر دیا ہے"۔ جیکال نے اچانک کہا اور مادام سلکی چونک پڑی۔

"اوہ، کوئی بات نہیں۔ ہمیں اب اس کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ منزل پر تو ہم پہنچ ہی چکے ہیں۔ اب وہ بھاگ کر کہاں جائیں گے"۔ مادام سلکی نے کہا۔ ساتھ ہی اس نے اس بگل نما گن کا ٹریگر دبا دیا۔ گن کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس میں سے مارکر نما میزائل نکل کر انتہائی تیزی سے دانش منزل کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"گڈ، اب اگر وہ لوگ اس عمارت کے کسی تہہ خانے میں بھی کیوں نہ چھپے بیٹھے ہوں ان میزائلوں کی ریڈیائی ریز سے نہیں بچ سکتے۔ ان ریڈیائی لہروں کی بدولت ان کے سارے سسٹم فیل ہو جائیں گے اور اب سمجھ لو کہ ایکسٹو اور اس کا ہیڈ کوارٹر ہمارے قبضے میں ہے"۔ مادام سلکی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ جوش تھا۔ وہ چند لمحوں تک کار میں بیٹھے رہے پھر مادام نے بریف کیس سے مشین پسٹل اور ایک چھوٹی سی مشین نکالی اور کار سے نکل آئی۔

"اب ہمارے لئے اس عمارت میں داخل ہونے کا مسئلہ ہے۔ بہرحال حفاظتی انتظامات کو تو یہ ایل سی ٹی مشین سنبھال لے گی۔ کروشر تم کسی طرح اس عمارت کا گیٹ کھولو۔ تم اس کام میں بے پناہ مہارت رکھتے ہو۔ ذرا احتیاط سے اور لوگوں کی نظروں سے بچ کر

جانا"۔ مادام سلکی نے کہا اور کروشر سر ہلا کر گاڑی سے باہر آ گیا اور اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا پرزہ نکال کر اس کو اس جگہ چپکا دیا جہاں بیل لگی ہوئی تھی۔ اس پرزے پر کیلکولیٹر کی طرح نمبر بنے ہوئے تھے اس نے لوگوں کو دکھانے کے لئے کال بیل پر انگلی رکھ دی اور اس پرزے کے جلدی جلدی نمبر ملانے لگا۔ اسی وقت ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ گیٹ کھلتا چلا گیا۔ اندر چند دوسری کاروں کے ساتھ ایک ٹیکسی بھی کھڑی نظر آ رہی تھی۔

"کروشر پارکنگ کے لئے اندر بڑی جگہ ہے کار کو اندر ہی لے آؤ"۔ مادام سلکی نے کروشر سے کہا اور اس انداز میں اندر کی طرف قدم اٹھانے لگی جیسے وہ اس کی ذاتی ملکیت ہو۔ جیکال بھی اس کے ہمراہ اندر آ گیا اور کروشر کار کو جیسے ہی اندر لایا عمارت کا گیٹ خود بخود بند ہو گیا۔

"بہت خوب"۔ مادام سلکی نے کہا اور اس نے مشین پسٹل جیکال اور کروشر کو تھما دیئے اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین کو آپریٹ کرنے لگی۔ چند ہی لمحوں میں اس چھوٹی سی مشین پر مختلف رنگوں کے بلب جلنے بجھنے لگے۔ یہ دیکھ کر مادام نے جلدی سے اس مشین پر لگا ہوا ایک گرین بٹن دبا دیا۔ اس بٹن کے دبتے ہی باقی سارے بلب آف ہو گئے اور اس پر صرف ایک سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔ اس بلب کے جلتے ہی مادام سلکی کا چہرہ بے پناہ مسرت اور جوش سے تمتمانے لگا۔

"گڈ شو۔ اس مشین نے اس عمارت کے تمام حفاظتی ریز اور

انتظامات کو بلاک کر دیا ہے اب ہمیں اس عمارت میں کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں اور جیکال اب پھر تمہاری باری ہے۔ اس عمارت کے تمام دروازے مائیکرو چپ کمپیوٹر سے کھول دو اور کروشر تم اس عمارت کا چکر لگاؤ۔ تمہیں یہاں جو بھی ملے اس کو اٹھا کر کسی کمرے میں بند کر دو۔ دوسرے انتظامات تو ہم نے منجمد کر دیئے ہیں مگر گولی چلانے کی آواز ہمارے لئے سودمند نہ رہے گی اس لئے فی الوقت سب کو ایک جگہ جمع کر دو"۔ مادام نے کہا اور وہ دونوں اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے اور جیکال کے کیلکولیٹر نما سپر مائیکرو چپ کمپیوٹر کی مدد سے نہایت آسانی کے ساتھ کمروں کے دروازے کھلتے چلے گئے اور پھر جونہی وہ آپریشن روم میں داخل ہوئے چونک اٹھے۔ وہاں عمران اور ایک خوبصورت نوجوان لیٹے پڑے تھے۔ وہاں نصب عجیب و غریب مشینریز اور کمپیوٹر دیکھ کر وہ دنگ رہ گئے۔

"حیرت ہے۔ اس جیسے پسماندہ ملک میں ایک شخص کے پاس اتنی بڑی بڑی اور سپر مشینیں موجود ہیں اور یہ کمپیوٹر۔ اف واقعی اس عمارت میں زبردست حفاظتی نظام موجود ہے۔ اگر ہمارے پاس ایل سی ٹی مشین نہ ہوتی تو ہم اس عمارت میں یقیناً کسی خارش زدہ کتے کی طرح مارے جاتے۔ اب تو ان مشینوں اور سپر کمپیوٹر کو دیکھ کر مجھے سو فیصد یقین ہو گیا ہے کہ یہی ایکسٹو کا اصل ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہ تو عمران ہے اور اس کے ساتھ جو نوجوان پڑا ہے کیا یہ ایکسٹو ہے۔ لیکن جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے کہ عمران بھی ایکسٹو کو نہیں

جانتا اور یہ شخص اس کے قریب بے نقاب موجود ہے۔ یہ شاید اس آپریشن روم کا انچارج ہوگا اور ایکسٹو کو بھی یقیناً یہیں کہیں ہونا چاہئے جیکال تم دوسرے دروازے کھول کر چیک کرو۔ جب تک میں ان حفاظتی سسٹم کو جامد کرتی ہوں اور ان دونوں کو بھی یہاں باندھنا ہے"۔ مادام سلکی کہتی چلی گئی اور مادام سلکی کا حکم سن کر جیکال دوسرے کمروں کے دروازے کھولنے لگا۔ مادام سلکی نے نہایت ماہرانہ انداز میں ان مشینوں اور سپر کمپیوٹر کو آف کیا اور عمران اور اس کے ساتھ پڑے ہوئے نوجوان کو اٹھا کر کرسیوں پر بٹھا دیا۔ وہاں ان دونوں کو باندھنے کے لئے رسی بھی مل گئی اور مادام سلکی نے ان دونوں کو الگ الگ کرسیوں پر نہایت مضبوطی سے باندھ دیا اور خود ایک مشین کے سامنے بیٹھ گئی جس پر ایک ٹی وی سکرین لگی ہوئی تھی۔ اس مشین کے سامنے ایک کی بورڈ پڑا تھا۔ مادام سلکی نے مشین آن کی اور پھر اس کی انگلیاں اس کی بورڈ پر اچھلنے لگیں۔ وہ شاید ان مشینوں اور کمپیوٹر کو آپریٹ کرنا جانتی تھی۔ اسی لمحے کروشر اور جیکال واپس آگئے۔

" مادام اس عمارت میں ایک سیاہ فام حبشی اور ایک عام سا آدمی تھا جس کو میں نے رسیوں میں جکڑ کر ایک کمرے میں ڈال دیا ہے۔ ان کے علاوہ عمارت میں کوئی اور موجود نہیں ہے"۔ کروشر نے مادام سلکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اور مادام میں نے بھی اس عمارت کے تمام کمرے اور تہہ خانے

دیکھ لئے ہیں۔ وہاں نہ ایکسٹو ہے اور نہ کوئی اور۔ البتہ تہہ خانوں اور مختلف کمروں میں ایسی ایسی مشینری فٹ ہے جن کو دیکھ کر میں دنگ رہ گیا ہوں۔ بلاشبہ یہ عمارت کسی قلعے سے کم نہیں ہے۔ میں حیران ہوں اتنی بڑی اور اہم مشینیں یہاں آئی کیسے اور ان کو یہاں نصب کس طرح کر دیا گیا۔ ایسی مشینیں اور جدید کمپیوٹر تو بڑے بڑے سپر پاورز ممالک میں ہوتے ہیں"۔ جیکال نے کہا۔

" ایسے ہی نہیں ایکسٹو سب کے لئے ہوا بنا ہوا ہے۔ وہ ان مشینوں اور سپر کمپیوٹر کی مدد سے آج تک دنیا کی نظروں سے روپوش ہے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اس قدر بھاری مشینری کے باوجود ہم یہاں تک پہنچ گئے اور حفاظتی سسٹم کے لئے کمپیوٹر آن نہ تھے ورنہ شاید ہماری ایل سی ٹی مشین بھی ان کمپیوٹروں کے سامنے بے کار ہو جاتی یا شاید ان کو حفاظتی سسٹم آن کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔ لیکن بہر حال جو ہوا ہمارے حق میں اچھا ہی ہوا ہے۔ اب سمجھ میں نہیں آتا کہ ایکسٹو کہاں ہے۔ ٹھہرو میں اس ٹی تھرٹی نائن مشن میں چیک کرتی ہوں۔ ایکسٹو اس عمارت کے جس حصے میں بھی چھپا ہوگا تو یہ مشین اس کو ڈھونڈ نکالے گی"۔ مادام سلکی نے کہا۔ کی بورڈ پر اس کی انگلیاں بدستور تھرک رہی تھیں اور چند ہی لمحوں بعد مشین پر لگی ٹی وی سکرین روشن ہو گئی اور اس میں اس عمارت کا منظر نظر آنے لگا جس میں وہ اس وقت موجود تھے۔ مادام جوں جوں انگلیاں چلاتی رہتی عمارت کے مختلف حصے اور کمرے اس سکرین پر دکھائی دیتے چلے گئے

" حیرت ہے۔اس مشین سے ساری عمارت کا ایک ایک حصہ دیکھ لیا ہے لیکن واقعی ایکسٹو کہیں دکھائی نہیں دیا۔یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔مادام سلکی نے قدرے حیران اور پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" کہیں ایسا تو نہیں کہ ایکسٹو کہیں اور رہتا ہو اور یہ عمارت وہ صرف آپریشن کے لئے استعمال کرتا ہو"۔کروشر نے کہا۔

" بظاہر تو ایسا نہیں لگتا۔اوہ، کہیں۔کہیں........" کہتے کہتے مادام کی زبان اٹک گئی اور وہ مڑ کر عمران کے ساتھ بندھے ہوئے دوسرے نوجوان کی جانب دیکھنے لگی۔

" مادام، آپ کا مطلب ہے کہ ایکسٹو یہی نوجوان ہے۔لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔جیکال نے اس کی نظروں کا مطلب سمجھتے ہوئے پوچھا۔

" کیوں، یہ ایکسٹو کیوں نہیں ہو سکتا۔تمہارا کیا خیال ہے کہ ایکسٹو کسی جن کا نام ہے یا کوئی بھیانک شکل والا قوی ہیکل اور لحیم و شحیم دیو ہوگا"۔مادام سلکی نے کرخت لہجے میں کہا۔

" نن، نہیں مادام۔مم، میرا یہ مطلب نہیں تھا۔بہرحال اگر واقعی یہ ایکسٹو ہے تو اس کا یوں بے نقاب عمران کے سامنے موجود ہونا کیا معنی رکھ سکتا ہے"۔جیکال نے جلدی سے کہا۔

" ہاں، یہ سوچنے کی بات ہے اور اس بات کا جواب یا تو یہ دے سکتا ہے یا پھر عمران۔بہرحال اس سے پہلے کہ ان دونوں کو ہوش آئے ہمیں اس عمارت کا مکمل جائزہ لینا ہے اور میں نے سکرین پر

یہاں ایک لائبریری بھی دیکھی ہے جو مختلف کتابوں، اخباروں اور فائلوں سے بھری ہوئی ہے اور وہ فائلیں یقیناً مجرم تنظیموں سے متعلق ہوں گی۔ہو سکتا ہے وہاں ہمیں ایکسٹو کی فائل بھی مل جائے اور ہم پر اصل ایکسٹو کی حقیقت آشکار ہو جائے"۔مادام سلکی نے اٹھتے ہوئے کہا اور دونوں سر ہلا کر اس کے ساتھ ہو لئے۔دو تین گھنٹوں بعد جب مادام سلکی وہاں آئی تو اس کا چہرہ جوش اور مسرت سے تمتا رہا تھا۔اس کے ہاتھ میں ایک ضخیم سرخ کور والی فائل تھی جس پر واضح ایکسٹو لکھا ہوا تھا۔جیکال اور کروشر بھی اس کے ساتھ تھے مگر ان کے چہروں پر سوائے تجسس کے اور کچھ نہ تھا۔

" جانتے ہو ایکسٹو کی اصل حقیقت کیا ہے اور وہ کون ہے"۔مادام سلکی نے ایک کرسی پر بیٹھ کر ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" فائل آپ نے دیکھی ہے اور اس کی حقیقت جاننے کے لئے ہمیں بے حد اشتیاق اور تجسس ہو رہا ہے"۔کروشر نے اس کی طرف تجسس آمیز نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" ایکسٹو اصل میں کوئی اور نہیں عمران ہے۔یہی عمران"۔مادام سلکی نے بے ہوش اور بندھے ہوئے عمران کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر وہ دونوں بری طرح سے اچھل پڑے اور پھر وہ مڑ کر عمران کی جانب یوں پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھنے لگے جیسے ان کے سامنے عمران نہیں کسی اور دنیا کی مخلوق ہو۔

" مس جولیا ہمیں دانش منزل جانے سے پہلے اپنے دوسرے ساتھیوں کی بھی خبر لینی چاہئے آیا وہ خیریت سے بھی ہیں یا نہیں "۔ صفدر نے جولیا کی کار کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ ہوٹل سن ڈے کے عقبی دروازے سے الفریڈ کو نکال کر نہایت خاموشی سے باہر آیا تھا اور جولیا نے کار کو ایک خالی اور سنسان سی جگہ پر روک رکھا تھا۔ صفدر اس الفریڈ کو وہاں لایا اور اس نے الفریڈ کو جولیا کی مدد سے کار کی ڈگی میں ٹھونس دیا تھا اور ڈگی کو لاک کر دیا تھا۔ ان کی کاروں کی ڈگیاں ایک خاص طرز پر بنی ہوئی تھیں اور انہوں نے ان ڈگیوں کو اپنی سہولت کے لئے اس انداز میں بنوایا ہوا تھا کہ اگر وہ لاک بھی کر دی جاتیں تو ان کو اندر سے ایک خاص طریقے سے کھولا جا سکتا تھا اور سانس لینے کے لئے وہاں ایسی جھریاں اور سوراخ بنے ہوئے تھے جن سے ڈگی میں تازہ ہوا کی

آمدورفت باآسانی جاری رہتی تھی اس لئے انہیں الفریڈ کے ڈگی میں دم گھٹنے کا کوئی فکر نہیں تھا۔ وہ سیکرٹ ایجنٹ تھے اس لئے انہیں ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑتا تھا۔

" تم ٹھیک کہتے ہو صفدر، چوہان اور خاور اور اس کے علاوہ صدیقی تو اس وقت ہسپتالوں میں پڑے ہیں اب رہ گئے تنویر اور نعمانی تو ہمیں ان کو بھی دیکھ لینا چاہئے کہیں وہ لوگ بھی کسی مصیبت میں نہ گرفتار ہوں "۔ جولیا نے سرہلاتے ہوئے صفدر کی تائید کی اور صفدر نے اثبات میں سرہلا کر کار سٹارٹ کی اور اسے موڑ کر ایک طرف دوڑانے لگا اور پھر وہ جیسے ہی ایک سڑک پر مڑے ایک چھوٹی سی سفید کار تیزی سے ان کے سامنے سے گزرتی چلی گئی۔ اگر ایک لمحہ قبل صفدر کار کی بریک پر پاؤں نہ رکھ دیتا تو یقیناً ایک خوفناک حادثہ ناگزیر ہو چکا تھا۔ اسی وقت سفید کار کے عقب میں آتی ہوئی ایک موٹر سائیکل اچھلی اور صفدر کی کار کے اوپر سے اڑتی ہوئی دوسری طرف سڑک پر جا اتری اور نہایت تیز رفتاری سے اس تیز رفتار کار کے پیچھے بھاگتی چلی گئی۔

" خدا کی پناہ، اس قدر تیز رفتاری "۔ جولیا نے کہا۔

" موٹر سائیکل پر کوئی اور نہیں نعمانی تھا مس جولیا "۔ صفدر نے کہا اور اس کی بات سن کر جولیا بری طرح سے چونک اٹھی۔

" نعمانی ۔ مگر وہ کس کے پیچھے جا رہا تھا اور اس قدر تیز رفتاری سے "۔ جولیا نے تحیر زدہ لہجے میں کہا۔

"لگتا ہے وہ کسی مجرم کے پیچھے جا رہا ہے اور اس کار میں میں نے ایک سیاہ فام کی جھلک دیکھی تھی۔ غالباً وہ اسی الفریڈ کا ہی ہم نسل اور ساتھی معلوم ہوتا ہے اور اس نے یقیناً نعمانی پر حملہ کیا ہوگا اور وہاں سے بھاگ نکلا ہوگا اور نعمانی اس کے پیچھے لگ گیا ہوگا"۔ صفدر نے اپنا خیال پیش کیا اور جولیا اثبات میں سر ہلانے لگی۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اس کی مدد کرنی چاہئے۔ مجرم بے حد خطرناک اور تیز رفتار فائٹر ہیں۔ الفریڈ کے ساتھ ساتھ اگر اس کو بھی قابو کر لیا جائے تو چیف یقیناً بے حد خوش ہوں گے"۔ صفدر نے کہا اور کار یکدم اس طرف موڑ لی جس طرف سفید کار اور نعمانی موٹر سائیکل پر گیا تھا۔ صفدر کار کے ایکسیلیٹر پر دباؤ بڑھاتا چلا گیا اور کار دوسرے ہی لمحے توپ سے نکلے ہوئے گولے کی طرح انتہائی برق رفتار سے سڑک پر دوڑنے لگی۔ اس قدر تیز رفتار سے ڈرائیونگ کرنا ان کے لئے معمولی بات تھی۔ صفدر سڑک پر دوڑنے والی دوسری کاروں کو نہایت تیزی سے اوور ٹیک کرتا ہوا آگے جا رہا تھا اور اس کی کار کے ٹائر سڑک پر بری طرح سے چیخ رہے تھے۔ اس کار کی رفتار دیکھ کر دوسری کاروں کے اور فٹ پاتھ پر چلنے والے لوگ نہایت خوفزدہ انداز میں ان کی طرف دیکھ رہے تھے جیسے وہ اس کار کے ڈرائیور کو پاگل سمجھ رہے ہوں جو وہ اس بھری پری سڑکوں پر کار کو اس قدر تیزی سے دوڑا رہا تھا۔ چند ہی لمحوں بعد انہیں اپنے عقب سے پولیس گاڑیوں کے سائرن کا شور سنائی دینے لگا۔ شاید اس طرح سڑکوں پر

غیر ذمہ دارانہ انداز میں انہیں ڈرائیونگ کرتے دیکھ کر ٹریفک پولیس ان کے پیچھے لگ گئی تھی۔ لیکن انہیں ان پولیس والوں سے نپٹنا خوب آتا تھا اس لئے صفدر کار کی رفتار کم کرنے کی بجائے اس کی رفتار اور تیز کرتا چلا گیا۔ وہ سڑک ساحلی علاقے کی طرف جاتی تھی۔ کچھ ہی دیر بعد انہیں موٹر سائیکل پر نعمانی اور اس کے آگے سفید رنگ کی کار جاتی ہوئی دکھائی دے گئی۔ اسی وقت جولیا نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کا ونڈ بٹن دبا دیا۔

"نعمانی۔ نعمانی۔ میں جولیا بول رہی ہوں۔ تم کس کے پیچھے جا رہے ہو۔ اوور"۔ اس نے گھڑی کے ڈائل پر چمکنے والا ہندسہ دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔

"یس مس جولیا۔ نعمانی بول رہا ہوں۔ میں اس وقت ایک خطرناک مجرم کے پیچھے جا رہا ہوں۔ اس نے ایک بازار میں اچانک مجھ پر حملہ کر دیا تھا اور مجھ پر نہایت ماہرانہ انداز میں خنجر پھینکے تھے۔ میں اس کے خوفناک حملے سے بال بال بچا تھا لیکن اس کے پھینکے ہوئے خنجر وہاں موجود کئی دوسرے لوگوں کو جا لگے اور یہ کار میں بیٹھ کر بھاگ نکلا۔ اب میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں۔ آپ کہاں سے بول رہی ہیں۔ اوور"۔ نعمانی کی چیختی ہوئی آواز آئی گو کہ تیز رفتار موٹر سائیکل کے شور میں اس کی آواز بے حد کم آ رہی تھی مگر ان کی سمجھ میں باآسانی آ رہی تھی۔

"ہم تمہارے پیچھے ہیں نعمانی۔ اس کے ایک ساتھی نے ہم پر بھی

حملہ کیا تھا جو اس وقت ہمارے قبضے میں ہے اور انہوں نے صدیقی، چوہان اور خاور کو بھی اپنا شکار بنانے کی کوشش کی تھی جس کی وجہ سے وہ اس وقت انتہائی تشویشناک حالت میں ہسپتال میں پڑے ہیں۔ اس لئے اس کو پکڑنا بے حد ضروری ہے۔ تم کسی طرح اپنی موٹر سائیکل آگے لے جاؤ ہم اس کو پیچھے سے گھیرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اوور"۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"۔ نعمانی کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے اس کی موٹر سائیکل کو اور زیادہ تیز رفتار ہوتے دیکھا اور اس بات کا اندازہ شاید مجرم کو بھی ہو گیا تھا۔ وہ کار چلاتے ہوئے اس کو سڑک پر بری طرح سے لہرا رہا تھا جیسے وہ موٹر سائیکل سوار کو کسی صورت میں آگے نہ جانے دینا چاہتا ہو کہ اچانک آگے جاتی ہوئی کار یکدم سیدھی ہو گئی اور اس نے یکدم بریک لگا دیئے اس کی کار کے ٹائر بری طرح سے چیخے اور کار ایک جھٹکے سے رک گئی۔ اس افتاد کے لئے نعمانی تیار نہ تھا اور اس سے پہلے کہ وہ موٹر سائیکل روکتا۔ اس رکی ہوئی کار کے بمپر سے اس کا موٹر سائیکل پوری قوت سے ٹکرایا اور پھر صفدر اور جولیا نے ایک خوفناک منظر دیکھا۔ جونہی نعمانی کا موٹر سائیکل اس کار کے بمپر سے ٹکرایا ایک زوردار دھماکہ ہوا اور موٹر سائیکل سے نعمانی بری طرح سے اچھلا مگر پھر فضا میں پیراٹروپنگ کے انداز میں قلابازیاں کھاتا ہوا اس کار کے آگے دور سڑک پر جا کھڑا ہوا۔ یہ دیکھ کر جولیا کے منہ سے اطمینان بھرا سانس نکلا اور اسی وقت

وہ کار حرکت میں آئی اور نہایت تیزی سے نعمانی کی طرف چڑھتی چلی گئی۔ یہ دیکھ کر صفدر اور جولیا نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔ مگر اسی لمحے انہوں نے سڑک پر کھڑے نعمانی کو حرکت کرتے دیکھا اور جونہی سفید کار اسے کچلنے کے لئے اس کے قریب آئی نعمانی تیزی سے اچھلا اور اس سفید کار کے عین اوپر سے نکلتا چلا گیا۔ اس دوران صفدر کی کار بھی اس تک پہنچ چکی تھی یہ دیکھ کر صفدر نے پوری قوت سے بریک پر دباؤ ڈال کر سٹیئرنگ گھما دیا۔ جس کی وجہ سے کار کے ٹائر بری طرح سے چرچرائے اور اس کی کار لٹو کی طرح گھومتی ہوئی بمشکل الٹتے الٹتے بچی اور ایک زوردار جھٹکا کھا کر رک گئی۔ زوردار جھٹکا کھانے کی وجہ سے جولیا کا سر زور سے ڈیش بورڈ سے ٹکرا گیا اور اس کی آنکھوں کے سامنے رنگ برنگے ستارے ناچ گئے۔ صفدر کار کے رکتے ہی بجلی کی سی تیزی سے نکلا اور سڑک پر گرے ہوئے نعمانی کی طرف دوڑا جو اب کراہتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"نعمانی۔ تم ٹھیک تو ہو"۔ اس نے جلدی سے اس کو سنبھالتے ہوئے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

"ہاں، معمولی سی چوٹ آئی ہے۔ جلدی سے کار میں چلو ہمیں اس سیاہ فام کو ہر صورت میں پکڑنا ہے"۔ نعمانی نے کراہتے ہوئے کہا اور صفدر کا سہارا لے کر لنگڑاتا ہوا اس کی کار میں آ گیا۔ صفدر نے اس کو پچھلی سیٹ پر بٹھا دیا اور خود جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔

"آپ ٹھیک تو ہیں ناں مس جولیا"۔ صفدر نے جولیا کو سر پکڑے

دیکھ کر اس سے پوچھا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب دیکھتا ہوں وہ مجھ سے بچ کر کہاں جا سکتا ہے"۔ صفدر غصیلے انداز میں غرایا۔ اس نے گیئر بدلا اور کار کو ایک بار پھر فل رفتار پر چھوڑ دیا۔ یہ کار ڈبل سلنڈر تھی صفدر نے دوسرا انجن بھی اسٹارٹ کر لیا تھا اور اب کار سڑک پر گولی سے بھی تیز رفتار سے دوڑ رہی تھی۔ جلد ہی وہ اس سفید کار تک پہنچ گیا۔ اس نے ان کی کار کو پیچھے آتے دیکھ کر ایک بار پھر اپنی کار کو سڑک پر لہرانا شروع کر دیا تھا۔ صفدر جبڑے بھینچے نہایت خوفناک انداز میں کار ڈرائیو کر رہا تھا۔

"ہونہہ، اس طرح یہ ہمارے قابو میں نہیں آئے گا"۔ پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہوا نعمانی غرایا اور پھر اس نے اپنے پہلو سے ریوالور نکالا اور اٹھ کر اپنا جسم سکوڑ کر کھڑکی سے اپنا آدھا دھڑ باہر نکال لیا۔

"احتیاط سے نعمانی"۔ صفدر نے چیخ کر کہا اور نعمانی نے دونوں ہاتھوں سے ریوالور تھاما اور آگے جاتی اور لہراتی ہوئی کار کے ٹائر کا نشانہ لینے لگا۔ ایک تو کار بے حد تیز رفتار تھی دوسرے جس طرح وہ زگ زیگ انداز میں سڑک پر دوڑ رہی تھی اس وجہ سے اسے ٹائر کا نشانہ لینے میں بے پناہ دقت پیش آ رہی تھی۔ اس نے ایک فائر کیا لیکن اس کا نشانہ خطا گیا۔ وہ فائر پر فائر کرتا چلا گیا اور پھر جونہی اس نے آخری گولی چلائی اگلی کار کا پچھلا ٹائر ایک دھماکے سے پھٹ گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ کار بری طرح لہرا گئی۔ سیاہ فام نے اسے سنبھالنے کی کوشش کی مگر کار بری طرح سے ڈگمگاتی ہوئی سڑک پر گھومی اور الٹ

گئی اور پھر سڑک پر بری طرح سے لڑھکنیاں کھاتی ہوئی دور تک گھسٹتی چلی گئی۔ اسی وقت صفدر نے کار روک دی اور وہ اور جولیا کار سے نکل کر تیزی سے اس الٹی ہوئی کار کی جانب دوڑتے چلے گئے۔ کار بری طرح سے پچک گئی تھی اور اس کے ایک حصے میں رگڑ لگنے کی وجہ سے آگ لگ گئی تھی۔ انہوں نے دیکھا ڈرائیونگ سیٹ پر ایک قوی ہیکل سیاہ فام بری طرح سے پھنسا ہوا تھا۔ اس کا سر اور چہرہ بری طرح سے لہولہان ہو رہا تھا اور وہ الٹی ہوئی کار کی کھڑکی سے نکلنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ جولیا اور صفدر تیزی سے آگے بڑھے اور وہ اس کو پکڑ کر باہر کھینچنے لگے۔ کار پر آگ تیزی سے پھیلتی جا رہی تھی۔

"جلدی کیجئے مس جولیا۔ اگر کار کے پٹرول ٹینک نے آگ پکڑ لی تو اس کے ساتھ ساتھ ہمارے بھی پرخچے اڑ جائیں گے"۔ صفدر نے جولیا سے کہا۔ سیاہ فام بے حد وزنی اور ڈیل ڈول والا تھا اس لئے اسے کھڑکی سے نکالنا ان کے لئے بے حد مشکل ہو رہا تھا مگر کسی نہ کسی طرح انہوں نے اس کو کار سے نکال لیا اور پھر صفدر اور جولیا نے اس کے دائیں بائیں ایک ایک بازو کو اپنے اپنے کاندھوں پر ڈالا اور اسے گھسیٹنے والے انداز میں اپنی کار کی طرف لے جانے لگے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ اس جلتی ہوئی کار کے پٹرول ٹینک نے آگ پکڑ لی۔ اسی وقت ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور وہ کار پرزے پرزے ہو کر فضا میں بکھرتی چلی گئی۔ دھماکے کی وجہ سے زمین بری طرح سے لرز اٹھی تھی اور صفدر اور جولیا اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکے تھے وہ اس سیاہ فام

سمیت الٹ کر زمین پر آگرے۔ انہوں نے پلٹ کر دیکھا۔ کار کے ٹکڑے دور دور تک بکھرے ہوئے تھے اور اس کا بچا ہوا ڈھانچہ بری طرح سے جل رہا تھا۔ یہ دیکھ کر ان کی پیشانیوں پر پسینہ ابھر آیا۔ اگر انہیں ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو ان کا کیا حشر ہوتا یہ سوچ کر وہ یکبارگی بری طرح سے لرز اٹھے۔ پھر انہوں نے اس سیاہ فام کو جیسے تیسے اٹھایا اور اسے لا کر نعمانی کے ساتھ پچھلی سیٹ پر ڈال دیا۔ اس اثناء میں سیاہ فام بے ہوش ہو چکا تھا اور اسی وقت انہیں اچانک دور سے پولیس موبائل کا سائرن سنائی دینے لگا جنہیں وہ بہت پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ صفدر نے ایک بار پھر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اور جولیا اس کے ساتھ آ بیٹھی۔ صفدر نے کار کو دائیں طرف موڑا اور اسے سڑک کے نشیب میں اتارتا چلا گیا۔ اس طرف خاصا بڑا میدان نظر آ رہا تھا۔ کار میدان میں اچھلتی اور بری طرح ڈگمگاتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ صفدر پولیس موبائل کے وہاں پہنچنے سے پہلے وہاں سے نکل جانا چاہتا تھا۔ دور سڑک پر آتی ہوئی گاڑیوں کو دیکھ کر اس نے کار کی رفتار اور تیز کر دی اور کار کے ٹائر گڑھوں اور وہاں بکھرے پتھروں پر بری طرح سے اچھلنے لگے مگر صفدر نہایت مہارت سے اسے کنٹرول کئے ہوئے تھا۔ ایک لمبا چکر کاٹ کر وہ کار کو دوبارہ سڑک پر لے آیا اور پھر اس نے کار کا رخ شہر کی جانب کر کے اسے پوری رفتار پر چھوڑ دیا۔ پولیس گاڑیاں ایک بار پھر بہت پیچھے رہ گئی تھیں۔

"مس جولیا چیف سے رابطہ کرنے کی کوشش کریں۔ ہو سکتا ہے

اس بار ان سے رابطہ ہو جائے"۔ صفدر نے کہا اور جولیا نے سر ہلا کر کار میں لگا ہوا موبائل فون نکالا اور اس پر ایکسٹو کے نمبر ڈائل کرنے لگی۔ چند لمحوں تک اس پر بیل جاتی رہی پھر دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

"ایکسٹو بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے پھاڑ کھانے والی آواز سنائی دی اور جولیا بری طرح سے بوکھلا گئی۔

"یس، چیف میں جولیا بول رہی ہوں۔ مم، میرے ساتھ صفدر اور نعمانی بھی ہے"۔ جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ایکسٹو کی آواز سنتے ہی نجانے کیوں اس پر لرزہ طاری ہو جاتا تھا۔

"کس لئے کال کی ہے"۔ ایکسٹو نے اسی انداز میں پوچھا۔ ایکسٹو کا انداز اور اس کا لہجہ سن کر ایک لمحے کے لئے جولیا چونکی پھر وہ اس کو جلدی جلدی ساری تفصیل بتانے لگی۔

"ہونہہ، تم اس وقت کہاں ہو"۔ ساری تفصیل سن کر ایکسٹو نے ہنکارہ بھر کر پوچھا اور جولیا ایک بار پھر چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر قدرے پریشانی ابھر آئی۔

"ہم اس وقت مجاہد روڈ پر ہیں چیف۔ لیکن آپ اتنی دیر سے کہاں تھے ہم واچ ٹرانسمیٹر اور ٹیلی فون پر آپ کو بار بار کال کر رہے تھے لیکن آپ کی طرف سے کوئی جواب ہی نہیں مل رہا تھا اور نہ ہی کسی طرح عمران سے رابطہ ہو رہا تھا۔ نجانے وہ کہاں ہے"۔ جولیا نے پوچھا۔

"عمران کو میں نے ایک ضروری کام سے بھیجا ہے۔ تم ایسا کرو کہ ان دونوں کو لے کر اور اپنے تمام ساتھیوں کو لے کر فوراً دانش منزل پہنچ جاؤ"۔ دوسری طرف سے چند لمحوں کے بعد کہا گیا اور ساتھ ہی رابطہ منقطع ہو گیا اور جولیا پریشانی کے عالم میں ہونٹ کاٹتی ہوئی فون کو دیکھنے لگی۔

"کیا بات ہے مس جولیا آپ کچھ پریشان دکھائی دے رہی ہیں کیا کہا ہے چیف نے"۔ صفدر نے اس سے پوچھا۔

"چیف نے ان دونوں اور سارے ممبروں کو دانش منزل پہنچنے کی ہدایت کی ہے۔ لیکن......" جولیا کہتے کہتے رک گئی۔

"لیکن۔ لیکن کیا"۔ نعمانی نے حیرانی سے پوچھا۔

"لیکن ایسا لگتا ہے دوسری طرف ایکسٹو نہیں تھا بلکہ۔ بلکہ ان کی جگہ کوئی اور بول رہا تھا"۔ جولیا نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر نعمانی اور صفدر بری طرح سے چونک اٹھے اور صفدر نے ایک جھٹکے سے کار روک دی۔

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں مس جولیا۔ ایکسٹو کی بجائے دوسری طرف سے کوئی اور بول رہا تھا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ صفدر نے حیرت اور پریشانی سے ملے جلے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں صفدر، دانش منزل میں ایکسٹو نہیں تھا۔ چیف کو جب بھی کال کی جاتی ہے وہ صرف لفظ ایکسٹو استعمال کرتے ہیں۔ جبکہ بولنے والے نے کہا تھا کہ ایکسٹو بول رہا ہوں اور چیف کی آواز کرخت ہوتی

ہے پھاڑ کھانے والی نہیں۔ اس کے علاوہ اس نے جس انداز میں ہنکارہ بھرا تھا اور ہمیں دانش منزل پہنچنے کے لئے حکم دیا تھا اس وقت میں نے ان کے لہجے میں پریشانی محسوس کی تھی اور وہ چند لمحوں کے لئے خاموش ہو گئے تھے اس کے علاوہ میں نے کسی لڑکی کی ہلکی سی آواز بھی سنی تھی۔ اوہ، اوہ مجھ سے غلطی ہوئی بہت بڑی غلطی ہوئی۔ مجھے یکدم ساری تفصیل اور اپنے بارے میں انہیں کچھ نہیں بتانا چاہئے تھا"۔ جولیا نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر صفدر اور نعمانی دونوں کے چہروں پر بے پناہ سنجیدگی اور پریشانی کے آثار نظر آنے لگے۔

"ایکسٹو کی پھاڑ کھانے والی آواز اور لڑکی کی آواز۔ اس کا مطلب ہے کہ اس وقت وہاں ان بلیک ینوں کی کوئی تنظیم آئی ہوئی ہے اور وہ ساری کی ساری سیکرٹ سروس کے پیچھے پڑی ہوئی ہے اور اس وقت دانش منزل بھی ان کے قبضے میں ہے۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ لوگ دانش منزل پر کس طرح قبضہ کر سکتے ہیں اور چیف۔ وہ کہاں ہے"۔ صفدر نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

"جو شخص ایکسٹو کے لہجے کی نقل کر رہا تھا اس کی وہاں موجودگی تو یہی ظاہر کرتی ہے کہ نہ صرف دانش منزل ان کے قبضے میں ہے بلکہ ایکسٹو کو بھی انہوں نے اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔ یہ تو نہایت خطرناک اور انتہائی خوفناک صورتحال ہے"۔ نعمانی نے بھی پریشانی سے کہا۔

"ہونہہ، فون مجھے دیں ذرا"۔ صفدر نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا اور جولیا نے فون اس کو دے دیا۔ صفدر نے جلدی جلدی ایکسٹو کے نمبر ملائے۔ فوراً ہی دوسری طرف سے رسیور اٹھالیا گیا۔

"یس"۔ دوسری طرف سے پھر پھاڑ کھانے والی تیز آواز سنائی دی اور صفدر کے اعصاب تن گئے۔

"چیف، نادر بول رہا ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ چوہان اور دوسرے سیکرٹ سروس کے ممبروں کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی ہے"۔ صفدر نے جان بوجھ کر اپنا غلط نام بتاتے ہوئے کہا۔

"ہاں، میں نے بھی سنا ہے۔ بہرحال میں نے جولیا کو ہدایات دے دی ہیں تم سب لوگ فوراً دانش منزل میں آجاؤ۔ مجھے تم سے ایک ضروری میٹنگ کرنی ہے۔ گڈ بائی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی دوسری طرف سے رسیور پٹخ دیا گیا اور یہ بات سن کر صفدر جیسے سن ہو کر رہ گیا۔ اب شک وشبے کی کوئی گنجائش باقی نہ رہ گئی تھی۔ نادر نام کا کوئی شخص سیکرٹ سروس میں سرے سے ہی موجود نہ تھا پھر ایکسٹو اس کے نام پر چونکا کیوں نہیں اور اس نے اس کو بھی دانش منزل پہنچنے کی ہدایات کی تھی۔

"آپ ٹھیک کہتی ہیں مس جولیا۔ دانش منزل پر واقعی دشمنوں کا قبضہ ہے اور اس کا مطلب ہے کہ نہ صرف سیکرٹ سروس بلکہ خود ایکسٹو بھی اس وقت سخت خطرے میں ہے"۔ صفدر نے کہا اور وہ یوں خاموش ہو گئے جیسے ان کو سانپ سونگھ گیا ہو۔ خوف کی وجہ سے ان

کے چہرے سفید پڑ گئے تھے۔

"یہ تو برا ہوا بہت برا۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ ایکسٹو جیسا عظیم انسان بھی دشمنوں کے چنگل میں پھنس سکتا ہے۔ کک، کیا یہ حقیقت ہے یا میں کوئی خواب دیکھ رہی ہوں"۔ جولیا نے لرزتے ہوئے کہا۔

"یہ خواب نہیں حقیقت ہے مس جولیا۔ ایکسٹو بھی آخر انسان ہے اور اس سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔ بہرحال اس وقت معاملہ بے حد گھمبیر ہے۔ اس لئے ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ چیف ایکسٹو اس وقت سخت خطرے میں ہے اور ہمیں ان کی مدد کرنی چاہئے اس وقت چیف کے بعد آپ ہماری چیف ہیں اس لئے آپ بتایئے کہ اس نازک موقع پر ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ کیا ہمیں اس کی ہدایات کے مطابق دانش منزل میں جانا چاہئے یا........" صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں ان سے دوبارہ بات کرنی چاہئے اور ان کو بتا دینا چاہئے کہ ہم جان چکے ہیں کہ وہ ایکسٹو نہیں کوئی اور ہے۔ ہم اس کے دونوں ساتھیوں کا حوالہ دے کر اسے دھمکی بھی تو دے سکتے ہیں کہ اگر اس نے ایکسٹو کو نہ چھوڑا اور دانش منزل کو خالی نہ کیا تو ہم ان کے ساتھیوں کو مار دیں گے"۔ نعمانی نے مشورہ دیا۔

"اور اگر یہی دھمکی اس نے ہمیں دی تو"۔ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جو بھی ہو بہرحال ان حالات میں نعمانی کا مشورہ ٹھیک معلوم

ہوتا ہے۔ ہمیں ان پر حقیقت کھول دینی چاہئے پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا"۔ جولیا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"جیسے آپ مناسب سمجھیں"۔ صفدر نے کندھے اچکائے اور جولیا ایک بار پھر ایکسٹو کے نمبر ملانے لگی۔

"اب کیا ہے۔ کون ہے"۔ دوسری طرف سے وہی تیز آواز سنائی دی۔ آواز میں بے حد کرختگی اور جھنجھلاہٹ تھی۔

"میں جولیا بول رہی ہوں مسٹر اور تمہاری اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ہم یہ جان چکے ہیں کہ تم ہمارے چیف ایکسٹو نہیں بلکہ کوئی اور ہو۔ تم کون ہو اس بارے میں تم خود ہی بتا دو ورنہ تمہارے حق میں اچھا نہیں ہوگا"۔ جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کیا بکواس کر رہی ہو جولیا۔ کیا تم اپنے چیف کی آواز نہیں پہچانتی"۔ دوسری طرف سے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اچھی طرح پہچانتی ہوں۔ اسی لئے تو کہہ رہی ہوں کہ اپنی اصلیت اگل دو اور یہ تو تم جان ہی چکے ہو کہ تمہارے دو ساتھی اس وقت ہمارے قبضے میں ہے۔ اگر تم نے اپنے بارے میں اور یہ نہیں بتایا کہ ایکسٹو کہاں ہے تو ہم تمہارے ان دونوں ساتھیوں کو جان سے مار دیں گے"۔ جولیا نے بے حد سخت لہجے میں کہا اور دوسری طرف چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔ پھر رسیور میں کسی لڑکی کی آواز سن کر جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور اس کی پیشانی پر لاتعداد سلوٹیں پھیلتی چلی گئیں۔

"ہیلو مس جولیا، میں مادام سلکی تم سے مخاطب ہوں۔ تم لوگ واقعی بے حد ذہین ہو اسی لئے تو تم ہر بار کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے رہتے ہو۔ سیکرٹ سروس کو واقعی بے حد ہوشیار اور باخبر ہونا چاہئے۔ بہرحال تمہارا اندازہ بالکل درست ہے۔ اس وقت نہ صرف تمہارا چیف ایکسٹو بلکہ اس کا ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر ہمارے قبضے میں ہے اور اس وقت وہ ہمارے سامنے ایک بے بس جانور کی طرح بندھا ہوا ہے اور تم نے ہمارے جن دو ساتھیوں کو پکڑ رکھا ہے ان کی زندگیاں یقیناً تمہارے لئے اپنے چیف کی زندگی سے اہم نہ ہوگی۔ اس لئے تم اگر اپنے چیف کو زندہ سلامت دیکھنا چاہتی ہو تو ہمارا حکم مانو اور تم سب فوراً دانش منزل پہنچ جاؤ۔ تمہاری سیکرٹ سروس کی مکمل فائل اس وقت میرے سامنے پڑی ہے اور اس وقت صدیقی، چوہان اور خاور یہ تینوں موت و زیست کی کشمکش میں مبتلا ہسپتال میں پڑے ہیں۔ باقی رہے صفدر، نعمانی اور تنویر۔ تم ان تینوں کو کال کرو اور یہاں آ جاؤ۔ میں یہاں تمہیں ایک سرپرائز دینا چاہتی ہوں۔ ایک سپریم سرپرائز اور اس کے لئے میں زیادہ سے زیادہ تمہیں دس منٹ دوں گی اور اگر ان دس منٹوں میں تم اپنے ساتھیوں سمیت یہاں نہ پہنچی تو میں تمہارے چیف اور...... ارے نہیں ابھی نہیں اگر تمہیں اس کا نام ابھی بتا دیا تو تمہارے لئے کیا سرپرائز رہ جائے گا۔ بہرحال جیسا تمہیں کہا گیا ہے اس پر فوراً عمل کرو ورنہ........" یہ کہہ کر مادام سلکی نے فون بند کر دیا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ شوخی، فخر

اور طنز نمایاں تھا اور اس کی باتیں سن کر جولیا کے جسم میں سردی کی لہر دوڑتی چلی گئی اور خوف اور پریشانی کے مارے اس پر لرزہ طاری ہو گیا اور اس نے جب نعمانی اور صفدر کو مادام سلکی کی باتیں بتائیں تو ان کا بھی وہی حال ہوا۔

"پھر اب کیا کرنا چاہیئے"۔صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"اس وقت چیف سخت خطرے میں ہیں اور مادام سلکی کی باتوں سے اندازہ ہوتا ہے جیسے وہ چیف کی حقیقت جان چکی ہے کہ وہ کون ہے اور شاید اس نے ان کا اصل چہرہ بھی دیکھ لیا ہے اور یہ ہم سب کے لئے انتہائی پریشان کن بات ہے۔جس شخص کو دیکھنے کی حسرت لئے سینکڑوں مجرم اپنے انجام کو پہنچ چکے ہیں۔اس ایکسٹو جس کی حقیقت اور اصلیت جاننے کے لئے ہم بھی کئی بار ناکامی کا منہ دیکھ چکے ہیں اور مادام سلکی اس ایکسٹو تک نہ صرف پہنچ چکی ہے بلکہ اس نے اس کو بے نقاب بھی کر دیا ہے اور اس وقت دانش منزل پر بھی ان مجرموں کا قبضہ ہے جن کے بارے میں کوئی علم نہیں کہ وہ کون ہیں اور اب ہمیں مادام سلکی مجبور کر رہی ہے کہ ہم سب فوراً دانش منزل پہنچ جائیں کہ وہ ہمیں کوئی سرپرائز دینا چاہتی ہے اور اس کا سرپرائز یہی ہو گا کہ وہ ہمیں بھی ایکسٹو کی اصلیت کے بارے میں بتا دے گی۔یہ سب باتیں ایسی ہیں صفدر کہ جسے ہم کسی صورت میں قبول نہیں کر سکتے۔ہم اپنے چیف کی بے پناہ عزت کرتے ہیں اور ان کے لئے اپنی جانیں تک قربان کر سکتے ہیں مگر یہ کبھی نہیں برداشت کر سکتے کہ ان

کی حقیقت کسی طور پر کسی کے سامنے عیاں ہو اور وہ بھی کوئی مجرم ہو۔ایسا کر کے مادام سلکی نے اپنی بھیانک موت کے پروانے پر خود ہی دستخط کر دیئے ہیں۔صفدر اگر تم میرا حکم ماننا چاہتے ہو تو سنو۔ان دونوں کو یہیں ختم کر دو اور دانش منزل چلو وہاں ہم سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے اور ہر ممکن طریقے سے مادام سلکی اور اس کے ساتھیوں کو ختم کر کے ان سے اپنے چیف کو آزاد کرائیں گے"۔جولیا نے بے حد سخت لہجے میں کہا۔

"مس جولیا، ان دونوں کو مارنے سے کیا فائدہ۔وہ دونوں تو تقریباً بے کار ہو چکے ہیں اور آدھے مرے ہوئے ہیں انہیں مارنا نہ مارنا ایک برابر ہے اور پھر ویسے بھی ہم نہتے اور زخمی دشمنوں پر ہاتھ نہیں اٹھاتے۔اس لئے ہمیں فی الوقت مادام سلکی کی بات مان لینی چاہیئے۔وہاں پہنچ کر ہی ہم کچھ کر سکیں گے۔لیکن کاش عمران صاحب کا کوئی پتہ ہوتا تو اس وقت یہ صورتحال نہ ہوتی وہ کوئی نہ کوئی راستہ نکال لیتے بلکہ وہ کوئی ایسا حل نکالتے کہ سانپ بھی مرجاتا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹتی"۔صفدر نے کہا۔

"جب اس کی ضرورت ہوتی ہے تو نجانے وہ کہاں جا کر مر جاتا ہے۔ٹھہرو میں ایک بار پھر ٹرائی کرتی ہوں۔تم کار ڈرائیو کرو۔مادام نے ہمیں صرف دس منٹ کا وقت دیا ہے۔جس میں سے ہماری باتوں میں پانچ منٹ گزر بھی گئے ہیں۔کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ سچ مچ چیف کو کوئی نقصان پہنچا دیں"۔جولیا نے کہا اور صفدر نے اثبات

میں سر ہلا دیا۔ صفدر کار چلانے لگا اور جولیا نے پہلے واچ ٹرانسمیٹر پر عمران کو کال کرنے کی کوشش کی لیکن جب وہ نہ ملا تو اس نے پہلے عمران کے فلیٹ میں اپنے موبائل سے فون کیا وہاں سلیمان نے بتایا کہ صاحب صبح سے کہیں گئے ہوئے ہیں ابھی تک واپس نہیں آئے۔ پھر اس نے سر عبدالرحمان صاحب کے گھر پر فون کیا وہاں کے ملازم نے بھی اسے یہی جواب دیا کہ عمران وہاں نہیں ہے۔ تب جولیا نے غصے سے فون بند کر دیا۔

"مس جولیا ہم دانش منزل پہنچ چکے ہیں"۔ صفدر نے دانش منزل کے گیٹ کے پاس کار روکتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ جولیا کچھ کہتی اسی وقت گیٹ کھل گیا۔ گیٹ کھلتے دیکھ کر صفدر نے جولیا کی طرف دیکھا اور جولیا نے ہونٹ بھینچ کر سر ہلا دیا اور صفدر کار گیٹ کے اندر لیتا چلا گیا اور اندر داخل ہوتے ہی دانش منزل کا گیٹ خود بخود بند ہوتا چلا گیا۔

صفدر، نعمانی اور جولیا ابھی کار سے نکلنے بھی نہ پائے تھے کہ اسی وقت کار پر زرد رنگ کی روشنی پڑنے لگی اور ان کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے یکلخت ان کی جانیں سلب کر لی ہوں اور پھر ان کے ذہنوں پر دھند چھانے لگی اور پھر وہ چند ہی لمحوں میں اپنے ہوش و حواس سے بیگانے ہوتے چلے گئے۔ ان کے ذہنوں میں اندھیرے کی چادریں تن گئی تھیں۔

عمران کے جسم نے ایک جھرجھری لی اور اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ مگر ابھی تک اس کے ذہن میں دھند چھائی ہوئی تھی اور آنکھیں کھولنے کے باوجود ابھی تک اسے کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔

"مادام، عمران کو ہوش آ رہا ہے"۔ کروشر نے عمران کو کراہتے اور آنکھیں کھولتے دیکھ کر جلدی سے کہا اور مادام سلکی مڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"گڈ، خاصے سخت اعصاب کا مالک معلوم ہوتا ہے اور کیوں نہ ہو۔ یونہی تو دوہری شخصیت کا مالک نہیں ہے۔ ایک طرف یہ انتہائی معصوم اور لاابالی اور مسخرہ بنتا ہے اور دوسری طرف ایکسٹو بن کر اپنے ساتھیوں اور دوسروں پر رعب جھاڑتا پھرتا ہے"۔ مادام سلکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کی آواز عمران کے کانوں میں پڑ گئی اور اسے ایک زوردار جھٹکا لگا اور نہ صرف اس کی آنکھیں پوری طرح سے

کھل گئیں بلکہ اس کے ذہن پر چھائی ہوئی دھند بھی یکلخت دور ہو گئی اور پھر جیسے ہی اس کی نظران سیاہ فاموں پر پڑی اسے ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ پھٹی پھٹی نظروں سے ان کی طرف دیکھنے لگا اور اپنے قریب دوسری کرسی پر بلیک زیرو کو بندھا دیکھ کر اس کا دل دھک سے رہ گیا۔

" اس طرح حیران ہو کر کیا کیہ دیکھ رہے ہو مسٹر عمران عرف ایکسٹو"۔ مادام سلکی نے آگے بڑھ کر اس کی حیرت سے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا اور اس کے منہ سے اپنے لئے لفظ ایکسٹو سن کر عمران کو جیسے زبردست شاک لگا تھا۔ وہ جھرجھری لے کر رہ گیا اور سردی کی ایک تیز لہر جیسے اس کے رگ وپے میں سرایت کرتی چلی گئی۔

" ایکسٹو، کک کون ایکسٹو"۔ عمران نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے قدرے حیرت اور غصے سے ملے جلے لہجے میں کہا اور مادام سلکی ایک زوردار قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔

" تم، عمران تم۔ میں تم سے مخاطب ہو۔ میں تمہاری دوہری شخصیت کے بارے میں جان چکی ہوں۔ وہ شخص جو آج تک پوری دنیا کے لئے معمہ بنا ہوا تھا اور جس کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے نہ صرف تمہارے ساتھی اور تمہارے دشمن اپنا ہر حربہ استعمال کرنے کے بعد بھی ناکام ہو چکے تھے میں نے اس راز سے پردہ اٹھا دیا ہے۔ ایکسٹو کوئی اور نہیں تم ہو۔ تم ہو عمران ایکسٹو"۔ مادام سلکی نے بے حد سنجیدہ اور تضحیک آمیز لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر عمران کو ایسے لگا

جیسے اس کے سر پر کوئی بم آپھٹا ہو یا کمرے کی پوری کی پوری چھت اس پر آگری ہو۔ اس کے ذہن میں جیسے بھونچال سا آگیا۔ دوسرے ہی لمحے اس کا چہرہ چٹان کی طرح سخت ہوتا چلا گیا اور اس کی آنکھیں یوں سرخ ہو گئیں جیسے ان میں سے ابھی خون ابل پڑے گا۔

" میں تمہاری ذہانت اور عقل کی داد دیتی ہوں عمران کہ تم نے کس قدر خوبصورتی سے اپنے آپ کو دوہری شخصیت کے لبادے میں ڈھانپ رکھا ہے۔ ایک طرف ایک احمق اور بھولا بھالا سا انسان ہے اور دوسری طرف سیکرٹ سروس کا وہ چیف جس کی آواز سن کر ہی تمہارے ساتھیوں پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے اور وہ خواب میں بھی نہیں سوچ سکتے کہ ایک احمق انسان ان کا چیف ایکسٹو ہو سکتا ہے۔ اب جب ان پر تمہاری حقیقت کھلے گی تو ان کا کیا حال ہوگا۔ اس کا اندازہ تم بخوبی لگا سکتے ہو"۔ مادام نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر مگر انتہائی زہریلے لہجے میں کہا اور عمران کے ذہن میں دھماکے ہونے لگے۔ اس کا بدن بری طرح سے تن گیا تھا۔

" یہ تمہارا خیال ہے مادام سلکی۔ ایکسٹو میں نہیں ہوں۔ وہ کون ہے اور کہاں ہے اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ میں تو اس کا ایک معمولی سا کارندہ ہوں"۔ عمران نے اپنے لہجے کی تلخی کو کنٹرول کرتے ہوئے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

" اگر مجھے ایکسٹو کی یہ فائل نہ ملی ہوتی تو شاید میں تمہاری بات کا یقین کر لیتی لیکن افسوس اس فائل نے تمہارا بھانڈا پھوڑ دیا ہے

عمران۔ اب تم اس حقیقت کو نہیں جھٹلا سکتے کہ سیکرٹ سروس کا نقاب پوش ایکسٹو کوئی اور نہیں تم ہو صرف تم اور تمہارے ساتھ بندھا ہوا یہ شخص جس کا نام طاہر ہے جسے تم عرف عام میں بلیک زیرو کہتے ہو تمہارا ایک معمولی کارندہ ہے جو تمہاری غیر موجودگی میں تمہارے ساتھیوں کو بے وقوف بناتا ہے یعنی دوسرا اور نام نہاد ایکسٹو"۔ مادام سلکی نے تمسخرانہ انداز میں کہا اور اس کے ہاتھ میں ایکسٹو کی فائل دیکھ کر عمران کے جسم میں سنسناہٹ کی لہر سی دوڑتی چلی گئی اور اس نے غصے کے عالم میں جبڑے بھینچ لئے اور وہ نہایت غضبناک نگاہوں سے مادام سلکی کی طرف دیکھنے لگی۔

"اب تمہارے چہرے پر پڑا ہوا نقاب اتر چکا ہے عمران عرف ایکسٹو۔ اس وقت تمہارے ہیڈ کوارٹر پر مکمل طور پر میرا ہولڈ ہے۔ تم اور تمہارا یہ نام نہاد ایکسٹو بے بس جانوروں کی طرح بندھے ہوئے ہو۔ جنہیں میں جب چاہوں اس دنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رخصت کر سکتی ہوں اور ہمارا مشن بھی یہی ہے۔ جسے ہم ضرور پورا کریں گے۔ میں نے تمہارے ساتھیوں کو یہاں آنے کا حکم دیا ہے۔ میں چاہتی ہوں تمہیں اور ان کو ہلاک کرنے سے پہلے ان پر ایکسٹو کی اصل حقیقت اور اس کا اصلی چہرہ دکھا دیا جائے تاکہ مرتے وقت ان کے دلوں میں حسرت نہ رہے کہ وہ اپنے چیف کا راز جانے بغیر اس دنیا سے رخصت ہو گئے"۔ مادام سلکی نے بے حد تلخ لہجے میں کہا۔

"تمہاری یہ حسرت کبھی پوری نہیں ہو گی مادام سلکی۔ تم نے اور

تمہارے ساتھیوں نے ایکسٹو کا بھید جان کر اپنی اٹل موت کا خود ہی فیصلہ کر لیا ہے۔ ایکسٹو کی اصلیت کا راز جاننے والے اس دنیا میں زیادہ دیر تک سانس نہیں لے سکتے"۔ عمران کے حلق سے زخمی سانپ کی سی پھنکار نکلی اور اس کی بات سن کر مادام سلکی زوردار قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔ کروشر اور جیکال کے ہونٹوں پر بھی اس کی بات سن کر مسکراہٹ آ گئی۔

"اس بات کا فیصلہ کہ کون اس دنیا میں سانس لیتا ہے اور کون نہیں بہت جلد ہو جائے گا ڈیئر عمران۔ بس تمہارے ساتھی آیا ہی چاہتے ہیں۔ ان کو تمہارا اصلی چہرہ دکھاؤں گی پھر نہ تم رہو گے اور نہ تمہارے وہ ساتھی۔ یہ لو وہ لوگ آ گئے"۔ مادام سلکی نے زہریلے لہجے میں کہا اور ٹی وی سکرین کی طرف دیکھنے لگی جس پر دانش منزل کے باہر کا منظر نظر آ رہا تھا اور گیٹ پر ایک کار رکی ہوئی تھی۔ جس میں جولیا، صفدر اور نعمانی نظر آ رہے تھے۔ مادام سلکی نے ایک طرف مشین پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا دوسرے ہی لمحے عمارت کا مین گیٹ خود بخود کھلتا چلا گیا اور اسی وقت صفدر کار کو اندر لے آیا۔ مادام سلکی نے وہی بٹن دبایا تو گیٹ دوبارہ بند ہوتا نظر آیا اور پھر مادام سلکی نے اس مشین پر لگے ایک اور بٹن کو پریس کیا تو اچانک ان کی کار پر زرد روشنی سی پڑنے لگی اور دوسرے ہی لمحے کار میں بیٹھے ہوئے ان تینوں کے سر ڈھلکتے چلے گئے۔ یہ دیکھ کر عمران خون کے گھونٹ بھر کر رہ گیا۔ مادام سلکی صرف کلر وومن ہی نہیں تھی بلکہ وہ ان تمام مشینوں

اور کمپیوٹروں کو آپریٹ کرنا بھی جانتی تھی۔ شاید اسی وجہ سے وہ یہاں نظر آرہی تھی۔ مگر اس نے حفاظتی سسٹم سے اپنا تحفظ کس طرح سے کیا اور وہ آپریشن روم میں کیسے داخل ہو گئی۔ ان سسٹمز کو تو صرف آپریشن روم سے ہی کنٹرول کیا جاسکتا تھا"۔ عمران نے سوچا۔ پھر ایک مشین پر ایل سی ٹی اور کیلکولیٹر جیسا چھوٹا سا آلہ دیکھ کر جیسے اس کو اپنے ہر سوال کا جواب مل گیا اور وہ ایک گہرا سانس لے کر یوں منہ چلانے لگا جیسے چیونگم چبا رہا ہو۔ اس نے گردن گھما کر بلیک زیرو کی طرف دیکھا اور اسے بے ہوش دیکھ کر برا سا منہ بنا کر رہ گیا۔ جیسے دل ہی دل میں کہہ رہا ہو پیارے تم یونہی پڑے رہو ادھر دشمن ہماری شہ رگ تک پہنچ گیا ہے اور کسی بھی لمحے وہ ان کے ساتھ کچھ بھی کر سکتے تھے۔ عمران نے زور لگایا مگر اس کو کرسی کے ساتھ بری طرح سے کس کر باندھا گیا تھا۔ البتہ اس کے پاؤں آزاد تھے اور یہ دیکھ کر عمران کو کسی قدر تسلی ہوئی کہ دشمنوں نے اس کے بچاؤ کا ایک راستہ خود ہی کھلا چھوڑ دیا تھا۔

" کروشر اور جیکال تم باہر جاؤ اور ان تینوں کو اندر لے آؤ۔ لیکن نہیں، ابھی تم ان کو اس کمرے کے ساتھ ملحقہ کانفرنس روم میں لے جاؤ اور جس سیاہ فام افریقی کو تم نے پہلے کسی کمرے میں بند کیا تھا ان کو بھی وہاں پہنچا دو اور ان سب کو باندھ دو۔ میں عمران کو وہیں ان کے سامنے بے نقاب کروں گی اور کار میں ایلڈی بھی بے ہوش پڑا ہے غالباً الفریڈ اس کار کی ڈگی میں ہو گا ان دونوں کو بھی یہاں لے آؤ"۔

مادام سلکی نے کروشر اور جیکال کی طرف دیکھتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا اور کروشر اور جیکال مؤدبانہ انداز میں سر ہلا کر وہاں سے نکل گئے۔

"کالی حسینہ کیا تم نے میرے ساتھیوں پر بھی ایکسٹو کا راز آشکار کر دیا ہے یا یہ بے چارے ابھی تک ایکسٹو کی اصلیت جاننے سے محروم ہیں۔ ارے ہاں تم تو مجھے ان کے سامنے بے نقاب کرنا چاہتی ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کو ابھی حقیقت کا کچھ نہیں علم۔ لیکن میرا خیال ہے تم نے انہیں یہ تو بتا ہی دیا ہو گا کہ دانش منزل اور ان کا چیف اس وقت کس پوزیشن میں ہے"۔ عمران نے سوال کر کے جلدی سے خود ہی اس کی تردید کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں، میں نے ان کو یہ بتا دیا ہے کہ ان کا چیف اس وقت میرے قدموں میں پڑا ہے۔ ویسے عمران تمہاری طرح تمہارے ساتھی بھی کم ذہین نہیں ہیں۔ جب جولیا نے یہاں فون کیا تو میں نے جیکال سے کہا تھا کہ وہ سخت لہجے میں ایکسٹو کہہ کر فون اٹنڈ کرے۔ پہلے تو جولیا نے شاید یہ سمجھا کہ ایکسٹو بول رہا ہے یا پھر شاید وہ ایکسٹو کا نام سنتے ہی بوکھلا گئی تھی اس لئے اس نے جلدی جلدی اپنے پر ہونے والے حملوں کے بارے میں اور ہمارے جن دو ساتھیوں کو انہوں نے پکڑا تھا ان کے بارے میں تفصیل بتاتی چلی گئی۔ لیکن پھر نجانے اس کو کیسے شبہ ہو گیا کہ بولنے والا ان کا باس ایکسٹو نہیں کوئی اور ہے اور پھر ہمارا مقصد تو ان کو یہیں بلانے کا تھا اس لئے میں نے پھر خود ہی اس سے بات کی اور انہیں دھمکی دی کہ اگر وہ دس منٹ تک یہاں نہ

پہنچے تو میں ایکسٹو کو ہلاک کر دوں گی اور وہ سچ مچ تمہارے بے حد وفادار ساتھی ہیں جو یہ جانتے ہوئے بھی کہ تم اور تمہارا ہیڈ کوارٹر اس وقت ہمارے قبضے میں ہے پھر بھی موت کے منہ میں چلے آئے ۔ تمہارے تین ساتھی تو خیر ہسپتال میں پڑے ہیں جن کے بچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور تین ساتھی یہاں پہنچ چکے ہیں اب صرف تنویر باقی بچا ہے۔ خیر اس کو بھی ہم جلد ہی ٹریس کر لیں گے۔ اگر ہم ان کے چیف کو ختم کر سکتے ہیں تو وہ بے چارہ ہمارے سامنے کیا حیثیت رکھتا ہے"۔ مادام سلکی نے بڑے لاپرواہ انداز میں کہا اور عمران سر ہلا کر رہ گیا۔ واقعی یہ مادام سلکی کا عظیم کارنامہ تھا جس نے اس کے اس راز کو طشت از بام کر دیا تھا اور یہ کوئی معمولی بات نہ تھی۔ سینکڑوں بڑے بڑے مجرم آج تک اس کی گرد تک کو نہ پا سکے تھے اور مادام سلکی جس انداز میں یہاں تک آ گئی تھی اس میں عمران کی کوتاہی اور غفلت کا ہی نتیجہ نہیں بلکہ مادام سلکی کی بے پناہ ذہانت کا بھی منہ بولتا ثبوت تھا۔

" اچھا مادام سلکی صاحبہ۔ اس وقت ایکسٹو اور اس کے ساتھی تمہارے رحم و کرم پر ہیں اس لئے یقیناً تمہیں ان سے اور مجھ سے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہ ہو گا اور تم ہم سب کو مارنے کا فیصلہ بھی کر چکی ہو مگر مرنے سے پہلے تم ہماری آخری خواہش نہیں پوچھو گی"۔ عمران نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

" ضرور، ضرور۔ مادام سلکی بے رحم ضرور ہے مگر تم جیسے بہادر اور

ذہین انسانوں کی قدر بھی کرتی ہے۔ اگر تمہاری کوئی آخری خواہش ہے تو ضرور بتاؤ اگر میرے بس میں ہوئی تو ضرور پوری کروں گی"۔ مادام سلکی نے پر خلوص لہجے میں کہا۔ جیسے یہ بات کہہ کر وہ عمران کی سات نسلوں پر احسان کر رہی ہو۔

" تو کالی چندا یہ بتاؤ کہ تمہارا بلیک فائٹر گروپ کیا واقعی یہاں صرف سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے آیا ہے یا اس کے پیچھے تمہارا کوئی اور خاص مقصد پنہاں ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

" سیکرٹ سروس کے خاتمے کے علاوہ ہمارا کوئی دوسرا مشن نہیں ہے"۔ اس نے کہا اور عمران پر خیال انداز میں سر ہلانے لگا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تمہیں ہمارے لئے کسی دوسری تنظیم نے ہائر کیا ہے اور اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سیکرٹ سروس کو مکمل طور پر سپیشل کلرز کے ساتھ اٹھانا چاہتی تھی۔ جس میں وہ پوری طرح سے کامیاب رہی ہے اور تمہارے ساتھ ساتھ اس تنظیم کا کوئی دوسرا گروپ بھی یہاں آیا ہوا ہے جو کسی اور مشن پر کام کر رہا ہے"۔ عمران نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

" تمہاری ذہانت پر داد دینے کو دل چاہتا ہے۔ تم واقعی بہت دور تک سوچتے ہو۔ بہرحال تمہارا انداز یہاں تک تو درست ہے کہ ہمیں واقعی گاسال کی سپر پاور تنظیم ریڈ سٹارز نے تمہارے لئے خصوصی طور پر ہائر کیا تھا مگر اس کے پیچھے ان کا کیا مقصد تھا اور وہ ایسا کیوں چاہتے تھے اس کے بارے میں میں کچھ نہیں جانتی اور نہ جاننے کی

ضرورت تھی۔ ہم فری لانسر کلرز ہیں اور اپنے مقصد کے لئے ہمیں کوئی بھی ہائر کر سکتا ہے"۔ مادام سلکی نے کندھے اچکا کر کہا۔ اس وقت کروشر اور جیکال ایلڈی اور الفریڈ کو اٹھائے ہوئے وہاں لے آئے اور انہوں نے ان کو زمین پر ڈال دیا۔

" اوہ، ان دونوں کی حالت تو بے حد خراب ہے۔ ہونہہ، ایلڈی اپنے آپ کو بڑا طاقتور سمجھتا تھا اور کہہ رہا تھا کہ یہ اکیلا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر سکتا ہے مگر سیکرٹ سروس کے ان لوگوں نے اس کی کیا حالت بنا دی ہے اور ان کی یہ حالت یقیناً جولیا، صفدر اور نعمانی نے کی ہو گی۔ جیکال یہ دونوں ہمارے لئے بے کار ہو چکے ہیں اور تم جانتے ہو کہ سپیشل کلرز کے گروپ میں بے کار لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس لئے ان کو ختم کر دو"۔ مادام سلکی نے ان کی حالت دیکھ کر جیکال سے سفاکانہ لہجے میں کہا۔

" یس مادام"۔ جیکال نے مؤدبانہ انداز میں کہا اور اس نے اپنی پیٹی میں اڑسا ہوا مشین پسٹل نکال لیا۔ جس کے آگے سائیلنسر فٹ تھا۔ اس نے پسٹل کا رخ ان کی طرف کیا اور پھر مشین پسٹل سے شعلے نکلنے لگے جو باری باری ایلڈی اور الفریڈ کے جسموں میں گم ہوتے چلے گئے۔ ان کے جسم بری طرح سے اچھلے اور مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے ساکت ہو گئے اور ان کے جسموں سے خون نکل نکل کر وہاں پھیلتا چلا گیا۔

" مسٹر جیکال، جس طرح تم نے ان دونوں کو مارا ہے اسی طرح

مادام سلکی اور اپنے دوسرے ساتھی کو بھی مار کر خود کو گولی مار لو"۔ عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" کیا مطلب"۔ اس کی بات سن کر مادام سلکی اور اس کے ساتھی چونکے۔

" مطلب یہ کہ اب تمہارا کھیل ختم ہو گیا ہے۔ تم لوگوں سے جو ہو سکتا تھا وہ تم نے کر لیا اب میری باری ہے"۔ عمران نے درشت لہجے میں کہا اور کرسی سمیت یکدم اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ گو کہ بندھا ہوا ہونے کی وجہ سے وہ رکوع کے انداز میں جھکا ہوا تھا لیکن اس سے پہلے کہ مادام سلکی اور اس کے ساتھی کچھ سمجھتے عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور فضا میں کرسی سمیت قلابازی کھاتا ہوا ان کے قریب آ گیا اور پھر وہ کسی پھرکی کی طرح گھومنے لگا۔ اسے یوں اچانک کرسی سمیت اٹھتے دیکھ کر اور کرسی سمیت یوں گھومتے دیکھ کر کروشر اور جیکال تیزی سے اس طرف بڑھے اور پھر جیسے ان کی شامت آ گئی۔ عمران کرسی سمیت کسی پھرکی کی طرح سے گھوم رہا تھا اور اس نے اس انداز میں گھومتے ہوئے کرسی کے پائے زور سے جیکال کے سینے پر مارے اور جیکال بری طرح سے ٹکراتا ہوا ایک طرف جا پڑا۔ اسی وقت عمران فضا میں قلابازی کھا کر گھومتا ہوا کروشر کے پاس آیا۔ دوسرے ہی لمحے وہ بھی بری طرح سے چیختا ہوا نیچے جا پڑا۔ لیکن ان دونوں نے اٹھنے میں ذرا بھی دیر نہ کی۔

" پکڑو اس کو اور اس کے ٹکڑے اڑا دو"۔ مادام سلکی نے چیختے

ہوئے کہا اور ان دونوں کے جسموں میں جیسے بجلی سی بھر گئی۔ انہوں نے دائیں بائیں چھلانگیں لگائیں اور اڑتے ہوئے عمران کی جانب آئے مگر عمران پہلے ہی چھلاوہ بنا ہوا تھا۔ وہ فضا میں قلابازی کھاتے ہوئے یکلخت ترچھا ہو کر پھرکی کی طرح گھوم گیا اور اس انداز میں گھومتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا اور دھب سے نیچے آگرا۔ اس اثناء میں کروشر کی ٹانگیں عمران کی کرسی سے ٹکرائی تھیں اور عمران نے بایاں پیر زمین پر رکھتے ہوئے خود کو ایک زوردار جھکولا دیا جس کے نتیجے میں کروشر کی ایک ٹانگ کرسی کے دو پایوں میں پھنس گئی اور وہ الٹ کر منہ کے بل زمین پر گر پڑا اور پھر عمران نے ترچھے انداز میں کھڑے ہوتے ہوئے اپنی ٹانگیں مشینی انداز میں چلانا شروع کر دیں اور کمرہ کروشر کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا۔

مادام سلکی ایک طرف کھڑی نہایت دلچسپ نگاہوں سے یہ عجیب و غریب لڑائی دیکھ رہی تھی۔ اس نے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا وہ چاہتی تو نہایت آسانی سے عمران کو گولیوں کا نشانہ بنا سکتی تھی لیکن شاید وہ اپنے ساتھی فائٹروں کے ساتھ اس کی لڑائی دیکھنا چاہتی تھی۔

جیکال تکلیف سے کراہتے ہوئے اٹھا اور نہایت خونخوار نگاہوں سے عمران کی جانب دیکھنے لگا۔ اس نے خوفناک انداز میں جبڑے بھینچتے ہوئے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لیں اور پھر اس نے کسی باکسر کی طرح مکے مارتے ہوئے اچھلنا شروع کر دیا اور عمران کسی

چھلاوے کی طرح کروشر کی مرمت کر رہا تھا اور کروشر بار بار اچھل اچھل کر گر رہا تھا اور عمران اسے سنبھلنے کا موقع ہی نہ دے رہا تھا۔ کروشر کا چہرہ جیسے خون سے تر ہو گیا تھا اور وہ اور زیادہ بھیانک اور خوفناک ہو گیا تھا۔ اس وقت اچانک جیکال نے چھلانگ لگائی اور وہ کسی عقاب کی طرح اڑتا ہوا عمران کی جانب آیا۔ عمران کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی اس نے اپنے جسم کو دائیں جانب موڑا اور اپنی دونوں ٹانگیں جوڑ کر اس نے عمران کی پشت پر موجود کرسی پر ماریں۔ عمران نے اس حملے سے بچنے کی بے حد کوشش کی مگر اس بار جیکال نے ایسی تکنیک استعمال کی تھی کہ عمران کوشش کے باوجود نہ بچ سکا اور یکبارگی اس کا جسم کرسی سمیت ہوا میں گھوم گیا اور وہ اڑتا ہوا عین اس جگہ جا گرا جہاں بلیک زیرو کرسی پر بندھا پڑا تھا۔ اسی وقت وہ دونوں دھاڑتے ہوئے عمران کی طرف بڑھے۔ یہ دیکھ کر عمران نے اپنے جسم کو موڑا اور پھر اس نے اپنی دونوں ٹانگیں پورے زور سے بلیک زیرو کی کرسی پر دے ماریں۔ بلیک زیرو کی کرسی زمین پر گھسٹتی ہوئی ایک دیوار سے جا ٹکرائی اور پھر ایک عجیب بات ہوئی جسے دیکھ کر نہ صرف مادام سلکی چونک پڑی بلکہ وہ دونوں فائٹر بھی ٹھٹھک گئے بلیک زیرو کی کرسی جونہی دیوار سے ٹکرائی کھٹاک کی آواز کے ساتھ دیوار کا وہ حصہ کھلا اور نہایت تیزی سے گھوم گیا۔

دیوار کے اس حصے کے گھومنے کے ساتھ ہی بلیک زیرو کرسی سمیت اس کے ساتھ گھوم گیا تھا اور دوسرے ہی لمحے دیوار ایک بار پھر

آپس میں مل گئی اور بلیک زیرو دیوار کے دوسرے حصے میں کہیں غائب ہو گیا۔

"ارے یہ کیا ہوا۔ پکڑو اسے کہاں گیا وہ"۔ مادام سلکی جیسے اچانک ہوش میں آ گئی اور تیزی سے اس دیوار کی طرف بڑھی اور زور زور سے اس پر ہاتھ مارنے لگی۔ جیکال اور کروشر بھی آگے بڑھ کر دیوار پر ہاتھ مارنے لگے۔ انہیں یوں دیوانگی کے عالم میں دیوار پر ہاتھ مارتے دیکھ کر عمران کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ اس کے ناک اور باچھوں سے خون کی لکیریں بہہ رہی تھیں۔

"اب تم ایکسٹو تک کبھی نہ پہنچ سکو گے"۔ عمران نے زہریلے انداز میں کہا اور وہ مڑ کر اس کی جانب دیکھنے لگے۔ خاص طور پر مادام سلکی کا چہرہ غصے اور پریشانی کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا۔ وہ غصے سے عمران کو گھورتی ہوئی آگے بڑھی اور اس نے زور سے عمران کے پہلو میں لات ماری۔ عمران کا جیسے دل اچھل کر حلق میں آ پھنسا اس نے سختی سے اپنے ہونٹ بھینچ لئے۔ تکلیف کی وجہ سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"دیکھتی ہوں کہ وہ مجھ سے بچ کر کہاں جاتا ہے"۔ مادام سلکی غرائی اور تیزی سے ٹی وی سکرین والی مشین کی جانب بڑھ گئی اور کی بورڈ سنبھال کر اس پر تیز تیز انگلیاں چلانے لگی۔ دوسرے ہی لمحے سکرین پر عمارت کے مختلف حصے ابھرتے چلے گئے۔ کروشر اور جیکال کی نظریں بھی سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران زمین پر گرا ہوا تھا۔ اچھل کود کی

وجہ سے اس کی رسیوں کی گرفت کسی حد تک ہلکی ہو گئی تھی۔ اس نے ریسٹ واچ والے ہاتھ کو ایک زوردار جھٹکا دیا۔ فوراً ہی اس واچ کی چین کے مختلف حصوں پر ترچھے بلیڈ باہر نکل آئے۔ عمران نے ہاتھ موڑے اور وہ ان بلیڈوں کو کلائیوں پر بندھی ہوئی رسی پر پھیرنے لگا۔ گو ایسا کرتے ہوئے رسی تو کٹ رہی تھی مگر بلیڈ کے سرے اس کے کلائیوں کو بھی چھیل رہے تھے مگر عمران کو اس تکلیف سے زیادہ اس مادام اور ان بلیک فائٹروں کی فکر تھی جو اس کا راز جان چکے تھے۔ وہ کم از کم ایسے لوگوں کو ہرگز زندہ نہ چھوڑتا تھا جو اس کے راز سے واقف ہو جائیں۔ آخر کار اس کی محنت رنگ لائی اور اس کے ہاتھ جلد ہی رسیوں سے آزاد ہو گئے۔ ان تینوں کی نظریں بدستور سکرین پر جمی ہوئی تھیں اور اس موقع کا فائدہ اٹھا کر عمران نے جلدی جلدی اپنے جسم سے رسیاں کھول ڈالیں اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا ان کے پیچھے جا کھڑا ہوا۔ مادام سلکی کی انگلیاں کی بورڈ پر تیزی سے چل رہی تھی پھر اچانک اس کے ہاتھ رک گئے۔

"اوہ، وہ رہا"۔ اس کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ سکرین پر ایک تہہ خانے کا منظر دکھائی دے رہا تھا جہاں بلیک زیرو کرسی سمیت بندھا اور الٹا پڑا تھا۔

"وہ تو وہ رہا۔ مگر میں یہاں ہوں"۔ عمران نے اچانک کہا اور اس کی آواز سن کر وہ تینوں اس بری طرح سے اچھلے جیسے انہیں یکلخت زبردست کرنٹ لگا ہو اور وہ انتہائی تیزی سے اس کی طرف مڑے اور

عمران کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر ان کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔ انہیں شاید گمان بھی نہ تھا کہ اس قدر زخمی عمران یوں رسیاں کاٹ لے گا اور اس انداز میں ان کے پیچھے آ کھڑا ہو گا۔

"اس طرح میری طرف بٹر بٹر کیا دیکھ رہے ہو۔ اپنی آنکھیں ٹھیک کرو ورنہ ابھی حلقے توڑ کر باہر آ گریں گی۔ ایک تو تم تینوں کی شکلیں ویسے ہی بے حد بھیانک ہیں اوپر سے تم یوں آنکھیں نکال رہے ہو جنہیں دیکھ کر میرا دل دھڑکنا بھی بھول گیا ہے۔ اگر تم اسی طرح میری طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے رہے تو میں تڑ سے گروں گا اور پٹ سے مر جاؤں گا"۔ عمران نے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔

"جیکال اس کا خاتمہ کر دو ابھی اور اسی وقت"۔ مادام سلکی نے عمران کی طرف بدستور دیکھتے ہوئے جیکال سے مخاطب ہو کر سرسراتے ہوئے لہجے میں حکم دیا۔

جیکال گینڈے کو کیوں حکم دیتی ہو ڈیئر۔ ارے میں تو ایک انتہائی بے ضرر اور نازک سا انسان ہوں۔ تم ایک آنکھ کا اشارہ کر دو تو میں ویسے ہی مر جاؤں گا"۔ عمران نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ اسی وقت جیکال اور کروشر آگے بڑھے اور پھر آگے بڑھتے ہوئے کروشر اچانک اپنی ایک ٹانگ پر گھوما اور دوسری ٹانگ اس نے گھوم کر عمران کے سینے پر ماری۔ عمران دھکے کی وجہ سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اسی وقت کروشر عمران پر جھپٹ پڑا اور وہ دونوں ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو گئے۔ کروشر نے کھڑی ہتھیلی کا وار عمران کی گردن پر کرنے کی

کوشش کی لیکن عمران نے ایک ہاتھ سے اس کا وار روکا اور دوسرے ہاتھ کا مکہ اس کے پیٹ میں مارا۔ کروشر کے منہ سے ادغ کی آواز نکلی اور وہ یکدم دوہرا ہو گیا۔ اسی وقت عمران کا گھٹنا اس کے چہرے پر پڑا اور وہ یکلخت اچھل کر الٹ کر گر پڑا۔ اس اثناء میں جیکال نے عمران کو پیچھے سے پکڑ لیا مگر عمران نے جب دونوں کہنیاں اس کی پسلیوں پر ماریں تو اس کے منہ سے بھی چیخ نکل گئی اور وہ عمران کو چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا۔ کروشر نے اچھل کر فلائنگ کک عمران کے سینے پر مارنے کی کوشش کی لیکن عمران پھرتی سے ایک طرف ہٹ گیا اور جونہی کروشر اپنے زور سے نیچے گرا۔ عمران کی ٹانگیں بجلی کی سی تیزی سے چلنے لگیں اور کروشر کے حلق سے خوفناک چیخیں نکلنے لگیں۔ اسی وقت جیکال نے عمران پر چھلانگ لگائی۔ عمران تیزی سے پیچھے ہٹ گیا اور جیکال اڑتا ہوا کروشر پر آ پڑا۔ اس سے پہلے کہ وہ دونوں اٹھتے عمران نے ان پر حملہ کر دیا پہلے تو وہ مار کھاتے رہے پھر یکلخت اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے چہرے لہولہان ہو رہے تھے۔ عمران ان پر جھپٹ پڑا اور اس نے ایک زوردار مکا جیکال کی کنپٹی پر مارا لیکن جیکال کو اس کا شاید کوئی خاص اثر نہ ہوا۔ وہ دونوں کسی بھینسے کی طرح پلے ہوئے اور طاقتور تھے اور لڑائی کے ہر داؤ پیچ میں طاق تھے۔ عمران نے اس پر دوسرا وار کرنے کی کوشش کی مگر اسی وقت کروشر نے لیٹے لیٹے عمران کے سینے میں ٹانگ مار دی اور عمران پیچھے کی طرف الٹ گیا۔ ضرب کافی زوردار تھی ایک لمحے کے لئے تو اس کے پیٹ میں زبردست

اینٹھن پیدا ہوئی۔ اسے یوں لگا جیسے اس کے پیٹ کی کوئی انتڑی پھٹ گئی ہو مگر پھر اس نے زور سے سر جھٹک دیا۔ شدید غصے اور جھلاہٹ کی وجہ سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور پھر وہ اچھل کر ایک بار پھر ان کے مقابل آ گیا۔ اس نے دائیں طرف جھکائی دیتے ہوئے اچانک جیکال کا گردن میں ہاتھ ڈال دیا۔ دوسرے ہی لمحے عمران نے ایک زوردار جھٹکا دیا اور جیکال سر کے بل فرش پر جا گرا۔ عمران بھی اس کے ساتھ گرا تھا لیکن وہ اچانک تڑپ کر اٹھا اور پھر اس نے زمین پر گرے کروشر اور جیکال کے سروں پر بوٹ سے ٹھوکریں لگانا شروع کر دیں۔

مادام سلکی غصے سے ہونٹ کاٹتی ہوئی ان کی جانب دیکھ رہی تھی ابھی تک اس نے اس لڑائی میں کوئی حصہ نہ لیا تھا۔ اچانک جیکال نے عمران کا پیر پکڑ کر اس کی ٹانگ زور سے مروڑ دی۔ عمران ٹانگ کے ساتھ ساتھ مڑ گیا اور پھر وہ پیٹھ کے بل فرش پر جا گرا۔ اسی وقت کروشر تڑپ کر اٹھا اور تیزی سے کروٹ بدل کر عمران پر آ گرا اور اس نے زور زور سے عمران کی ناک پر ٹکریں مارنا شروع کر دیں اور جس لمحے عمران کی زبان نے اپنے ہی خون کا ذائقہ چکھا تو اس پر جیسے جنون سوار ہو گیا۔ اس نے تیزی سے اوپر اٹھتے ہوئے جیکال کے پہلو پر مکا مارا اور ٹانگ گھما کر کروشر کی گردن پر ماری۔ کروشر زمین پر گرا مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگا جبکہ مکا لگنے کی وجہ سے جیکال ہوا میں جھول گیا۔ اس سے قبل کہ وہ سنبھلتا عمران نے اس کو دونوں ہاتھوں پر

سنبھالتے ہوئے اسے ایک زوردار جھٹکا دیا اور اس کے جسم کو جھٹکے سے گھما کر اس کا سر اپنی طرف کر لیا اور پھر عمران نے جیکال کے سر کے بال پکڑ کر اسے اپنے دائیں پہلو میں گرا لیا اور اس کا سر زور زور سے زمین پر مارنے لگا۔ جیکال کے حلق سے کربناک اور طویل چیخیں نکلنے لگیں اور فرش اس کے خون سے سرخ ہوتا چلا گیا۔ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے چل رہا تھا اور پھر جیکال کا سر یوں پھٹ پڑا جیسے ناریل پھٹتا ہے۔ عمران نے اس کو چھوڑا اور سانپ کی طرح بل کھاتا ہوا نہایت تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے دیکھا کروشر کے دونوں ہاتھ اپنی گردن پر جمے ہوئے تھے اور وہ ابھی تک اسی انداز میں تڑپ رہا تھا۔ شاید زوردار ٹھوکر نے اس کی گردن کی ہڈی توڑ دی تھی وہ چند لمحے تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا۔ جیکال پہلے ہی ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ عمران کا چہرہ خون سے لتھڑا ہوا تھا اور وہ نہایت خوفناک درندہ دکھائی دے رہا تھا جس کی آنکھوں سے آگ برس رہی تھی۔ اس کی شکل دیکھ کر ایک لمحے کے لئے تو مادام سلکی بھی سہم گئی۔ اس نے جلدی سے مشین پسٹل کا رخ عمران کی جانب کر دیا۔ عمران کی نظریں اس کے چہرے پر گڑی ہوئی تھیں۔ اس نے قدم اٹھایا اور مادام سلکی کی طرف بڑھنے لگا۔

"خ، خبردار رک جاؤ۔ مم، میں کہتی ہوں رک جاؤ۔ ورنہ میں تمہیں گولی مار دوں گی"۔ مادام سلکی نے شدید خوف بھری نگاہوں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا مگر عمران نے دوسرا قدم بھی اس کی

طرف بڑھا دیا۔

"مم، میں کہتی ہوں رک جاؤ۔ رک جاؤ"۔ وہ خوف سے تھوک نگل کر ہکلائی۔ اس کی انگلی ٹریگر پر دباؤ بڑھانے لگی مگر عمران نے جیسے اس کی بات سنی ہی نہیں وہ آگے بڑھتا رہا اور اسی وقت مادام سلکی نے اس پر فائر کھول دیا لیکن عمران شاید اس کے لئے پہلے ہی تیار تھا جونہی مادام سلکی نے ٹریگر پر دباؤ ڈالا عمران اپنی جگہ سے اچھلا اور کسی عقاب کی طرح اڑتا ہوا مادام پر آپڑا۔ گولیاں اس کے نیچے سے نکل گئی تھیں۔ اس سے پہلے کہ مادام سلکی ایک بار پھر اس پر گولیاں چلاتی۔ عمران نے یکدم اس کے پسٹل پر ہاتھ ڈال دیا اور دوسرے ہی لمحے مادام سلکی کے ہاتھ سے پسٹل نکل کر دور جا گرا اور عمران نے اچانک اس کے چہرے پر الٹے ہاتھ ایک زوردار تھپڑ جڑ دیا۔

مادام کے منہ سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ دوسری طرف الٹ کر جا گری۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی عمران اس کے سر پر پہنچ گیا۔ اس نے مادام سلکی کے بال پکڑے اور اسے ایک جھٹکے سے اٹھا لیا۔ تکلیف کی وجہ سے مادام سلکی کا چہرہ بری طرح سے بگڑ گیا تھا۔

"تو تم نے ایکسٹو کا راز جان لیا ہے۔ بتاؤ کون ہے ایکسٹو"۔ عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے غرا کر پوچھا۔

"تت، تم۔ نن، نہیں۔ نہیں، میں نہیں جانتی۔ میں نہیں جانتی"۔ تکلیف کی شدت سے وہ چلائی اور عمران نے اس کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش کر دی۔ اس کے منہ اور ناک سے خون کی دھاریں

بہہ نکلیں۔ عمران نے اس کی گردن پکڑی اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"تم نے میرے ساتھیوں کو بتایا ہے کہ تم نے ایکسٹو کی اصلیت جان لی ہے اور تم نے ان کو یہاں اس لئے بلوایا تھا کہ تم ان کے سامنے ایکسٹو کے چہرے سے نقاب اتار سکو۔ اب تمہیں ان کے سامنے جانا ہو گا اور انہیں بتانا ہو گا کہ ایکسٹو کون ہے"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"نن، نہیں۔ نہیں میں نہیں بتاؤں گی۔ مم، میں کسی کو نہیں بتاؤں گی عمران۔ مجھے چھوڑ دو۔ مم، میں آج ہی یہاں سے واپس چلی جاؤں گی۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گی۔ تمہارا یہ راز میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے سینے میں دفن کر لوں گی۔ مجھے چھوڑ دو۔ مجھے چھوڑ دو عمران"۔ وہ بری طرح سے لرز رہی تھی۔ وہ مادام سلکی جو بلیک فائٹرز کے گروپ کی سربراہ تھی۔ جس کے انجام دیئے ہوئے کارناموں کی پوری دنیا میں دھوم تھی۔ جس کی دہشت پورے کاسال پر چھائی ہوئی تھی جس کے نام سے بڑے بڑے خوفناک لوگ تھرا اٹھتے تھے وہی مادام سلکی اس وقت عمران کے سامنے اس سے اپنی زندگی کی بھیک مانگ رہی تھی اور وہ یوں لرز رہی تھی جیسے اسے جاڑے کا بخار ہو۔

"اب یہ ناممکن ہے مادام سلکی۔ اگر تم ایکسٹو کے راز سے واقف نہ ہوتی تو شاید میں تمہاری جان بخش دیتا۔ لیکن اب یہ ناممکن ہے۔

عمران اپنے دشمن کو تو معاف کر سکتا ہے مگر ایکسٹو کے دشمن کو معاف کرنا اس کے بس سے باہر ہے"۔ عمران غرایا اور مادام سلکی کے حلق سے جیسے چیخوں کا طوفان امڈ پڑا۔

شام کے سائے آہستہ آہستہ ڈھل رہے تھے اور اندھیرا پھیلتا جا رہا تھا۔ تنویر ابھی ابھی غازی آباد سے لوٹا تھا۔ ان دنوں چونکہ سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہ تھا اس لئے وہ اپنے ایک دوست سے ملنے صبح غازی آباد چلا گیا تھا۔ غازی آباد ایک چھوٹا سا شہر تھا جو دارالحکومت سے ستر کلومیٹر دور تھا۔ چیف نے تمام ممبروں کو سختی سے ہدایات دے رکھی تھیں کہ وہ جہاں جائیں اس بارے میں جولیا کو ضرور مطلع کریں اور اب وہ سوچ رہا تھا کہ واقعی اس کو چاہئے تھا کہ جانے سے پہلے اسے جولیا کو بتا دینا چاہئے تھا۔

اس لئے اس نے اب فلیٹ جانے سے پہلے جولیا سے بات کر لینا مناسب سمجھا۔ چنانچہ اس نے ایک پبلک بوتھ پر کار روکی اور جولیا کے فلیٹ کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔ دوسری طرف بیل جانے لگی۔ کافی دیر تک گھنٹی بجتی رہی مگر دوسری طرف سے کوئی رسپانس نہ ملا۔ اس نے

سوچا ہو سکتا ہے جولیا صفدر وغیرہ سے ملنے گئی ہو کیونکہ وہ سب آجکل اکٹھے ہی سیروتفریح کا پروگرام بنا رہے تھے۔ اس نے کریڈل دبا کر صفدر کے فلیٹ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے مگر دوسری طرف بھی گھنٹی بجتی رہی۔

"ہو سکتا ہے یہ لوگ سیروتفریح کے لئے کہیں باہر نکلے ہوں"۔ اس نے سوچا۔ پھر فون بند کیا اور دوبارہ کار میں آ بیٹھا۔ سڑکوں پر اس وقت اچھا خاصا اژدہام تھا اس لئے اس نے واچ ٹرانسمیٹر پر کسی سے رابطہ کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اس نے کار ایک ہوٹل کی پارکنگ کی طرف موڑ دی۔ ہوٹل کے نیون سائن پر مون سٹار بڑے بڑے لفظوں سے جگمگا رہا تھا۔

وہ کار لاک کر کے ہوٹل کے ہال کی طرف بڑھ گیا۔ ہال میں خاصی میزیں آباد تھیں۔ ہوٹل چھ منزلہ تھا۔ وہ ہال کی ایک خالی میز کے قریب بیٹھ گیا۔ اس وقت اسے بھوک بھی لگ رہی تھی۔ اس نے ویٹر کو اشارہ کیا وہ جیسے ہی اس کے قریب آیا۔ تنویر نے اسے کھانا سرو کرنے کا آرڈر دیا اور خود اٹھ کر اس طرف بڑھتا چلا گیا جس طرف ٹوائلٹ تھے۔ ایک ٹوائلٹ میں آ کر اس نے اس کا نل کھول دیا اور پھر گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچ کر اس کی سوئیاں آپس میں ایڈجسٹ کرنے لگا۔ دوسرے ہی لمحے اس پر تین کا ہندسہ چمکنے لگا۔

"ہیلو، ہیلو مس جولیا۔ مس جولیا کہاں ہیں آپ۔ میں تنویر بول رہا ہوں مس جولیا۔ اوور"۔ اس نے گھڑی منہ کے قریب کر کے

آہستہ آواز میں کہا لیکن دوسری طرف سے اسے کوئی جواب نہ ملا۔ اس نے بار بار جولیا کو پکارا مگر جواب ندارد۔ اب تو اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار دکھائی دینے لگے۔ اس نے صفدر اور پھر باری باری دوسرے ممبروں کو کال کرنے کی کوشش کی مگر اسے کہیں سے کوئی جواب نہ ملا۔ حتیٰ کہ اس نے چیف ایکسٹو کو بھی کال کیا لیکن یوں لگتا تھا جیسے یا تو وہ سب اس کے واچ ٹرانسمیٹر کی رینج سے باہر ہوں یا پھر شاید اس کا واچ ٹرانسمیٹر خراب ہو گیا ہو۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ چیف اور دوسرے سارے ممبر کہاں چلے گئے۔ کسی ایک ممبر سے بھی رابطہ نہیں ہو رہا اور نہ ہی چیف کال رسیو کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا۔ پھر یہ اچانک۔ اوہ کہیں سب کے سب کسی مصیبت میں تو گرفتار نہیں ہو گئے۔ لیکن یہ بات ممبروں کی حد تک تو سوچی جا سکتی تھی کم از کم چیف کو تو کال رسیو کرنی چاہیئے"۔ وہ پریشانی کے عالم میں بڑبڑایا۔

اس نے کچھ سوچ کر عمران کو کال کرنے کا سوچا۔ گو کہ عمران اس کا رقیب تھا اور اسے اس کے ساتھ بات کرنا بھی گوارا نہ تھا مگر اس وقت پوزیشن ہی ایسی تھی کہ نہ سیکرٹ سروس کے ممبر کال رسیو کر رہے تھے اور نہ ہی چیف۔ اس لئے اس کا اس سے بات کرنا از حد ضروری تھا۔ یہ سوچ کر وہ عمران کی فریکونسی ملانے لگا۔ اسی وقت اسے واچ ٹرانسمیٹر سے ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔ اس کے ہاتھ یکدم رک گئے۔ آواز گو کہ بے حد ہلکی تھی لیکن بہرحال سنائی ضرور دے

رہی تھی۔ تنویر نے سنا کوئی عجیب سی زبان میں کسی سے کچھ کہہ رہا تھا۔ اس زبان کو سن کر ہی تنویر چونکا تھا اور وہ چونکہ ملٹری انٹیلی جنس سے منسلک رہ چکا تھا اس لئے وہ اس زبان کو کافی حد تک سمجھتا تھا۔ ایسی زبان عموماً ان کے ہی شعبے میں کوڈ ورڈ کے طور پر استعمال کی جاتی تھی۔ ایسے لگتا تھا جیسے دو اشخاص مختلف ٹرانسمیٹروں پر ایک دوسرے سے بات کر رہے ہوں۔

"یس باس، کام تقریباً آخری مراحل میں ہے۔ شیفرڈ کو اپنے ہدف تک پہنچنے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ ایئرچیف انجینیئر کا نام عبدالقیوم ناز ہے۔ ہم نے اس کو ٹھکانے لگا دیا ہے اور شیفرڈ نے باآسانی اس کی جگہ سنبھال لی ہے۔ بلیک چپ اس کے پاس ہے اور اس کو سپیشل واچ ٹرانسمیٹر دے دیا گیا ہے۔ صبح کام ہوتے ہی وہ آپ کو اس کی اطلاع دے دے گا اور پھر ہم اپنا کام کر سکیں گے۔ اوور"۔

"ویری گڈ، مجھے تم لوگوں سے یہی توقع تھی آسکر۔ شیفرڈ کو وہاں پہنچا کر تم لوگوں کو چاہئے تھا کہ تم سب ایک دوسرے سے الگ الگ ہو جاؤ اور ایک دوسرے سے قطعی لاتعلق ہو کر رہو۔ کیونکہ ابھی ہمارے لئے بے حد خطرہ ہے۔ گو کہ اس بار سیکرٹ سروس ہمارے آڑے نہیں آسکتی لیکن یہاں کی انٹیلی جنس اور دوسری ایجنسیاں بھی بے حد فعال ہیں۔ ہمیں کسی قسم کا رسک لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ شیفرڈ اگر کام مکمل کر لے تو ہم صبح ہی واپس چل پڑیں گے۔ اس بار ہم نے پاکیشیا کو ایسی کاری ضرب لگائی ہے کہ یہ برسوں تک

اپنے زخم چاٹتے رہ جائیں گے۔ اوور"۔ باس کی آواز ابھری اور اس کی بات سن کر تنویر کی رگوں میں خون کی گردش تیز ہو گئی اور پاکیشیا پر کاری ضرب لگانے اور زخم چاٹتے رہ جانے کے الفاظ سن کر اس کے تن بدن میں جیسے آگ بھڑک اٹھی تھی۔

"یس باس، یہ سب آپ کی ذہانت اور پلاننگ کا نتیجہ ہے جو اب تک ہم کامیاب جا رہے ہیں۔ اگر آپ سپیشل کلرز کو ہائر کر کے یہاں کی سیکرٹ سروس کو الجھا نہ دیتے تو یقیناً ان کو ہماری آمد کی خبر ہو جاتی اور ہمارے لئے کام کرنا مشکل ہو جاتا اور سنا ہے کہ سپیشل کلرز کے بلیک فائٹروں نے سیکرٹ سروس کے چار پانچ ممبر مار بھی دیئے ہیں اور باقی ممبران سے بچنے کے لئے چوہوں کی طرح بلوں میں گھسنے کے لئے جائے پناہ تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ اوور"۔ آسکر نامی شخص نے کہا اور تنویر کو یوں لگا جیسے کسی نے اس کو اٹھا کر پوری قوت سے زمین پر پٹخ دیا ہو۔ غصے اور پریشانی کے مارے اس کے جسم میں خون پارے کی طرح دوڑنے لگا اور ایک لمحے کے لئے اس کی آنکھوں کے آگے جیسے اندھیرا سا آ گیا۔ تو کیا واقعی اس کے چار پانچ ساتھی کسی سپیشل کلرز کے بلیک فائٹروں کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں۔ اوہ یہاں یہ سب کچھ ہو گیا اور اسے کچھ علم ہی نہیں۔ اس نے سوچا اور پھر اس نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے واچ ٹرانسمیٹر پر اپنے کان لگا دیئے جہاں آسکر کہہ رہا تھا۔

"یس باس شیفرڈ کا دیا ہوا ریموٹ میرے پاس ہے۔ اس نے

بلیک چپ کو آپریٹ کرنے کا مجھے طریقہ بتا دیا ہے۔ اگر آپ کہیں تو وہ آپ کو پہنچا دوں۔ اوور"۔

"نہیں آسکر، میرا اس وقت کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔ تم میرے کام کے طریقے سے بخوبی واقف ہو۔ میں جانتا ہوں کہ تم اس وقت کہاں ہو۔ اس لئے ریموٹ کنٹرول میں تم سے لینے خود آرہا ہوں۔ بس دعا کرو کہ بلیک چپ کسی طرح ٹی ایس تک پہنچ جائیں۔ اس کے بعد ان کو ہٹ کرنا ہمارے ہاتھ میں ہوگا۔ اوور اینڈ آل"۔ اس کے ساتھ ہی تنویر کی ریسٹ واچ سے ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دینے لگی۔ گویا رابطہ منقطع کر دیا گیا تھا۔ لیکن تنویر یوں ساکت و صامت کھڑا رہ گیا جیسے وہ پتھر کا بت بن گیا ہو۔ سیکرٹ سروس کا خاتمہ، ٹی ایس، ریموٹ کنٹرول اور بلیک چپ اس کے ذہن میں بار بار کسی ہتھوڑے کی طرح ضربیں لگا رہے تھے۔

نجانے وہ کون لوگ تھے۔ کس ٹی ایس، بلیک چپ اور ریموٹ کنٹرول کا ذکر کر رہے تھے۔ گو کہ ان کی باتوں میں کوئی خاص وضاحتیں نہ تھیں لیکن تنویر ایک منجھا ہوا سیکرٹ ایجنٹ تھا کم از کم وہ اتنی بات تو اچھی طرح سے سمجھ سکتا تھا کہ وہ جو کوئی بھی ہیں ان کے ارادے ہرگز ٹھیک نہیں ہیں اور وہ کسی ٹی ایس نامی ٹارگٹ کو ہٹ کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں اور ٹی ایس جس چیز یا جگہ کا مخفف ہے اس کو کسی بلیک چپ اور ریموٹ کنٹرول سے ہٹ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ کس قدر خاموشی اور تیزی سے کام کر رہے ہیں۔ اس کے

بارے میں کوئی بھی نہیں جانتا اور انہوں نے دوہری چال چلتے ہوئے سیکرٹ سروس کو کسی سپیشل کلرز کے بلیک فائٹروں میں الجھا دیا تھا اور خود بڑے آرام سے دوسرے مشن پر کام کر رہے ہیں اور آسکر کے مطابق ان کا کام آخری مراحل میں ہے اور شیفرڈ نامی کسی شخص نے ایئر چیف انجینئر عبدالقیوم ناز پر بھی ہاتھ صاف کر دیا تھا اور وہ اس وقت اس کے روپ میں اس کی جگہ موجود تھا اور ایئر چیف انجینئر عبدالقیوم ناز کے عہدے سے ظاہر ہو رہا تھا کہ ان کا مشن لامحالہ ایئر فورس یا طیاروں کے متعلق تھا اور یہ سب باتیں اس کے دل کو دہلانے کے لئے کافی تھیں۔ مگر آسکر کون ہے۔ باس کون ہے یہ وہ نہیں جانتا تھا۔ نہ ہی آسکر نامی شخص اور نہ باس نے اپنے ٹھکانے کی طرف کوئی اشارہ کیا تھا۔ نجانے باس اس آسکر نامی شخص سے ریموٹ کنٹرول حاصل کرنے کہاں آرہا تھا اور تنویر کی سوچ کا محور وہ ریموٹ کنٹرول ہی بنا ہوا تھا۔ جس کی مدد سے وہ بلیک چپ یا ٹی ایس کو ہٹ کرنے کا پروگرام بنا رہے تھے اور اب ریموٹ کنٹرول خاص اہمیت کا حامل تھا اور اگر اس ریموٹ کنٹرول کو کسی طرح حاصل کر لیا جائے تو اس نامعلوم تنظیم کا سارا پروگرام کھٹائی میں پڑ سکتا تھا"۔ تنویر سوچتا چلا گیا۔ لیکن اب وہ اس باس یا آسکر نامی شخص کو کہاں تلاش کرے۔ اچانک جیسے اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔ اسے خیال آیا کہ اس نے ان کی باتیں اپنی واچ ٹرانسمیٹر پر سنی تھیں اور واچ ٹرانسمیٹروں کو ایک خاص انداز میں بنایا جاتا تھا جس کو کم از کم کوئی

دوسرا ٹرانسمیٹر کچھ نہیں کر سکتا اور نہ ہی کسی دوسرے ٹرانسمیٹر کی آواز واچ ٹرانسمیٹر کیچ کر سکتا تھا۔ اس کا صاف مطلب تھا کہ دوسری طرف سے بولنے والے افراد بھی واچ ٹرانسمیٹروں پر ہی بات کر رہے تھے اور واچ ٹرانسمیٹروں پر خاص فریکونسیاں فکسڈ ہوتی ہیں۔ جن کو ایڈجسٹ کرنے کے بعد ہی کسی واچ ٹرانسمیٹر پر رابطہ ممکن تھا اور جب دو واچ ٹرانسمیٹر ایک دوسرے کے قریب یا کم از کم بیس پچیس فٹ کے فاصلے پر ہوں تو ان کی فریکونسیاں ایک دوسرے کے ساتھ ایڈجسٹ ہو جاتی ہیں اور ان کی ایڈجسٹمنٹ کلو سائیکل پر سیٹ کی جاتی تھیں اور جب تک کلو سائیکل ایک دوسرے کے قریب نہ ہوں۔ تیسرا واچ ٹرانسمیٹر آواز کیچ کر ہی نہیں سکتا تھا۔ اس خیال کے آتے ہی تنویر کی آنکھوں میں عجیب سی چمک آ گئی۔

"اس کا مطلب ہے کہ آسکر یا اس کا باس کہیں کسی ٹوائلٹ میں گھسا بیٹھا ہے"۔ اس نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا پھر جلدی سے اس نے گھڑی کا ونڈ بٹن دبایا اور ٹوائلٹ میں لگے ٹشو پیپر سے ہاتھ صاف کرتا ہوا باہر آ گیا جونہی وہ ٹوائلٹ سے باہر نکلا اسی وقت اس کے قریب سے ایک شخص گزر گیا۔ تنویر نے اس کی طرف غور سے دیکھا دوسرے ہی لمحے اس کے اعصاب تن گئے۔ اس کا اندازہ درست تھا واقعی ان دونوں دشمنوں میں سے ایک اسی ہوٹل کے ٹوائلٹ سے بات کر رہا تھا۔ تنویر نے ایک لمحہ اس کے چہرے کا جائزہ لے لیا تھا جس پر میک اپ کے واضح نشانات نظر آ رہے تھے۔ اس شخص نے ہلکے

بلیو کلر کا سوٹ پہن رکھا تھا۔ اس کا جسم خاصا مضبوط تھا اور وہ قد کا بھی کافی اونچا تھا۔

تنویر کے رگ و پے میں بجلیاں دوڑ رہی تھیں۔ وہ چاہتا تو اس شخص کو یہیں قابو کر سکتا تھا۔ لیکن اس نے اپنی فطرت اور غصے پر قابو رکھا کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ شخص آسکر ہے یا اس کا باس اور اسے باس سے زیادہ اس وقت آسکر کی فکر تھی جس کے پاس ریموٹ کنٹرول تھا اور اسے وہ ریموٹ کنٹرول حاصل کرنا تھا اگر یہ شخص آسکر نہ ہوا تو شاید وہ اس قدر آسانی سے اس تک نہ پہنچ سکے۔ اس شخص کا مضبوط جسم اور چہرے کی بناوٹ بتا رہی تھی کہ وہ بے حد خطرناک اور سخت اعصاب کا مالک ہے اور اس جیسے شخص پر تشدد کر کے کچھ اگلوانا بے حد مشکل ہوتا ہے اس لئے تنویر نے فی الوقت اس کا تعاقب کرنا ہی مناسب خیال کیا۔ اگر یہ باس ہے تو بھی وہ آسکر تک آسانی سے اس کے پیچھے پہنچ سکتا تھا۔ ورنہ ظاہر ہے جس طرح یہ اس ہوٹل کا ٹوائلٹ استعمال کر رہا تھا وہ اس ہوٹل میں ہی مقیم ہو گا۔ اگر یہ ہوٹل میں رہ کر ہی کسی کا انتظار کرے گا تو یقیناً یہی آسکر ہے ورنہ یہ لامحالہ باہر جائے گا۔

وہ شخص بے حد مطمئن انداز میں باہر آیا اور ہال میں طائرانہ نظر ڈال کر لفٹ کی جانب قدم بڑھانے لگا۔ یہ دیکھ کر تنویر کے چہرے پر سرخی ابھر آئی۔ اس کا ہوٹل میں ہی رہنے کا مطلب تھا کہ اس کا مطلوبہ شخص آسکر یہی ہے اور اس سے بہتر موقع شاید تنویر کو نہ ملتا کہ وہ اس

شخص کو یہیں اسی ہوٹل میں پکڑ لے اور اس سے ریموٹ کنٹرول حاصل کر لے۔وہ تیزی سے اس کے پیچھے ہو لیا۔اسی وقت ایک ویٹر اس کی طرف بڑھا۔

" سر وہ آپ کا کھانا آپ کی میز پر پہنچ چکا ہے"۔اس نے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

" اوہ ہاں، ابھی کھانا لے جاؤ۔میرا ایک دوست یہاں رہائش پذیر ہے میں اس سے مل لوں پھر ہم اکٹھے ہی کھانا کھائیں گے"۔تنویر نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اسے تھماتے ہوئے کہا اور ویٹر نے اثبات میں سرہلا دیا۔اس وقت وہ شخص لفٹ میں داخل ہو رہا تھا۔ تنویر بھی بھاگ کر لفٹ میں آگیا اور لفٹ بند ہو کر اوپر اٹھنے لگی۔ تنویر نے اپنا چہرہ دوسری جانب کر لیا۔مبادا وہ اس کو پہچانتا نہ ہو اور اسے دیکھ کر وہ کوئی حرکت کر بیٹھے۔لفٹ میں اور لوگ بھی موجود تھے جو مختلف فلوروں پر اترتے رہے پھر پانچویں فلور پر وہ بھی لفٹ سے باہر نکل گیا۔تنویر اور اس کے ساتھ دو افراد اور بھی باہر آگئے۔تنویر لفٹ سے باہر آکر نیچے جھک کر اپنے بوٹ کا تسمہ ٹھیک کرنے لگا۔وہ ترچھی نگاہوں سے بلیو سوٹ والے کو ہی دیکھ رہا تھا۔جو نہایت اطمینان سے چلتا ہوا ایک کمرے کے دروازے پر رک گیا۔اس نے دروازے پر رک کر دستک دی اور دروازہ کھلتے ہی وہ اندر چلا گیا۔

" ہونہہ، تو وہ اکیلا نہیں ہے"۔تنویر نے ہنکارہ بھرا۔پھر اٹھ کر اس نے اپنی جیب کو تھپتھپا کر اپنے ریوالور کی موجودگی کا اطمینان کیا

اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے اس دروازے کی جانب بڑھنے لگا۔ اب وہ مکمل طور اپنے فارم میں آگیا تھا اور فاسٹ ایکشن کے لئے وہ پوری طرح تیار ہو گیا تھا۔اسے وہاں سے وہ ریموٹ کنٹرول ہر صورت میں حاصل کرنا تھا اور ظاہر ہے تنویر اپنی فطرت کے مطابق کسی پلاننگ سے کام لینے کا عادی نہ تھا وہ ڈائریکٹ ایکشن کا قائل تھا۔ اس لئے اس کے اعصاب بری طرح سے تنے ہوئے تھے۔چہرے پر سختی اور آنکھوں میں جیسے خون امڈ آیا تھا۔وہ دروازے کے قریب رکا اور اس نے اپنا ایک ہاتھ جیب میں ڈال کر اپنے ریوالور کے دستے پر رکھ لیا اور دوسرے ہاتھ سے دروازے پر دستک دینے لگا۔

" یس، کم ان"۔اندر سے آواز آئی لہجہ خالصتاً غیر ملکی تھا اور تنویر نے دروازے پر دباؤ ڈالا اور دروازہ کھل گیا اور وہ کمرے میں داخل ہو گیا۔کمرے میں دو افراد تھے۔ایک وہی بلیو سوٹ والا اور دوسرا ایک غیر ملکی تھا جس نے عام سا لباس پہنا ہوا تھا۔اسے دیکھ کر وہ دونوں چونک پڑے۔

" کون ہو تم"۔ان میں سے ایک نے کہا اور جیب سے اپنا پستول نکالنے لگا۔اسی وقت تنویر نے پھرتی سے اپنا ریوالور نکال لیا۔

" خبردار، اپنا اپنا اسلحہ نکال کر زمین پر ڈال دو ورنہ"۔تنویر نے ریوالور کا رخ ان کی طرف کرتے ہوئے کہا۔اس کا لہجہ بے حد سخت تھا۔وہ دونوں غصے اور پریشانی کے عالم میں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔پھر انہوں نے اپنی اپنی جیبوں سے پستول نکال کر زمین پر پھینک

دیئے۔

"تم آخر ہو کون اور ہم سے کیا چاہتے ہو"۔ بلیو سوٹ والے نے تنویر کی طرف دیکھ کر غصے اور قدرے پریشانی سے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"ٹی ایس پر استعمال ہونے والی بلیک چپ کا ریموٹ کنٹرول"۔ تنویر نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر وہ دونوں یوں اچھلے جیسے انہیں زبردست الیکٹرک شاک لگا ہو۔ ان کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔ تنویر ایک ایک قدم بڑھاتا ہوا ان کے قریب آگیا۔ اسی وقت بلیو سوٹ والے نے کوئی حرکت کی اور تنویر کو ایک چمک سی اپنی طرف بڑھتی ہوئی محسوس ہوئی۔ ایک لمحے میں اس نے ترچھے انداز میں خود کو موڑتے ہوئے قلابازی کھائی دوسرے ہی لمحے زن سے کوئی چیز اس کے قریب سے گزرتی چلی گئی۔ وہ ایک چاقو تھا۔ اگر تنویر اس ایک لمحے کی دیر کر دیتا۔ تو بلیو سوٹ والے شخص کا پھینکا ہوا چاقو یقیناً اس کے جسم میں اتر گیا ہوتا۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اسی وقت بلیو سوٹ والے کا ساتھی اپنی جگہ سے اچھلا اور تقریباً ہوا میں اڑتا ہوا اس کے قریب آگیا۔ اس نے فضا میں ہی پلٹا کھاتے ہوئے اپنی ایک ٹانگ گھمائی اور تنویر کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا۔ اس سے قبل کہ تنویر سنبھلتا نیلے سوٹ والے کے ساتھی نے ماہر جمناسٹک کا مظاہرہ کرتے ہوئے زمین پر قلابازیاں کھائیں اور اس نے دونوں ہاتھ زمین پر رکھتے ہوئے اپنی

ٹانگیں تنویر کے سینے پر ماریں اور تنویر کو ایک زوردار دھکا لگا اور وہ اچھل کر پشت کے بل زمین پر جا گرا۔

"گڈ جونی، اس کو ختم کر دو۔ باس یہاں پہنچنے ہی والے ہیں اور ان کی آمد سے پہلے پہلے اس کو ختم کر کے اس کی لاش کو کہیں غائب کر دو۔ ہمیں یہ جاننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ یہ کون ہے اور اسے ریموٹ کنٹرول کا علم کیسے اور کہاں سے ہوا"۔ بلیو سوٹ والے نے کہا اور جونی جو قلابازی کھا کر سیدھا ہو گیا تھا سرہلاتے ہوئے تنویر کی جانب بڑھا۔ اس کی لڑائی کا انداز دیکھ کر تنویر نے جان لیا تھا کہ اس کے مقابل کوئی عام لوگ نہیں ماہر فائٹر کھڑے ہیں اور ان سے اسے سوچ سمجھ کر ہی مقابلہ کرنا ہوگا۔ وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ دونوں خالی ہاتھ تھے اور ان دونوں کی نظریں ایک دوسرے کے چہروں پر مرکوز تھیں۔

اس سے پہلے کہ جونی تنویر پر حملہ کرتا اچانک تنویر بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور وہ جھک کر نہایت تیزی سے جونی کے قریب آ گیا۔ اس سے پہلے کہ جونی کچھ سمجھتا تنویر کے دونوں ہاتھ حرکت میں آئے اور وہ چیختا ہوا فضا میں اٹھا اور پھر ایک دھماکے سے نیچے جا گرا۔ یہ دیکھ کر بلیو سوٹ والے نے تیزی سے اس کی طرف بڑھنے کی کوشش کی لیکن تنویر نے اچانک اس پر چھلانگ لگا دی اور وہ اس کو گھسیٹتا ہوا سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرایا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیو سوٹ والا اپنا کوئی بچاؤ کرتا تنویر نے پوری قوت سے اس کی ناک پر

ٹکر ماری اور آسکر کے منہ سے یکلخت انتہائی کربناک چیخ نکلی اور اس کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ اس کی ناک سے خون کے فوارے چھوٹ پڑے تھے ۔ تنویر اسے چھوڑ کر تیزی سے جونی کی طرف بڑھا جو اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح سے اٹھتا تنویر نے ایک زوردار ٹھوکر اس کے پہلو میں مار دی ۔ جونی کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ فضا میں گھوم کر ایک مرتبہ پھر گر پڑا اور پھر جیسے تنویر کی ٹانگیں مشینی انداز میں حرکت کرنے لگیں ۔ کچھ ہی دیر میں جونی نے اپنے ہاتھ پاؤں ڈھیلے چھوڑ دیئے ۔ تنویر کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا ۔ اس نے جونی کو چھوڑا اور مڑ کر بلیو سوٹ والے کی طرف دیکھنے لگا جو ابھی تک دیوار کے پاس الٹا پڑا تھا ۔ اس کی ناک سے خون بہنا بند ہو گیا تھا ۔ تنویر نے اس کے قریب جا کر جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور پھر گھسیٹتا ہوا ایک کرسی کے پاس لے آیا ۔ پھر اس نے کمرے کے بیڈ کی چادر پھاڑ کر اسے رسی کی طرح بل دیا اور بلیو سوٹ والے کو کرسی پر بٹھا کر پردے کی اس رسی سے جکڑ دیا ۔ یہی کام اس نے جونی کے ساتھ بھی کیا ۔ وہ دونوں مکمل طور پر بے ہوش تھے ۔ تنویر نے بلیو سوٹ والے کے گالوں پر اچانک تھپڑوں کی بارش کر دی ۔ چوتھے یا پانچویں تھپڑ پر اس نے چیخ مارتے ہوئے آنکھیں کھول دیں ۔

تنویر نے ایک طرف پڑا ہوا اپنا ریوالور اٹھایا اور جیب سے سائیلنسر نکال کر پر اس فٹ کرنے لگا ۔ آسکر سراسیمہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا ۔ چہرے پر خون لگنے کی وجہ سے تنویر کا چہرہ بے حد

بھیانک ہو رہا تھا ۔

" ہاں تو مسٹر آسکر ، ریموٹ کنٹرول کہاں ہے " ۔ تنویر نے اس کا نام لیتے ہوئے سرد لہجے میں پوچھا ۔ اس نے جب جونی کو تنویر کو ہلاک کرنے اور باس کے آنے کا کہا تھا تو تنویر اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ یہ بلیو سوٹ والا آسکر ہے ۔ اس کے منہ سے اپنا نام سن کر وہ چونک پڑا ۔

" تم ، تم میرے بارے میں ۔ مم ، میرا نام کیسے جانتے ہو " ۔ اس نے زبان سے ہونٹوں پر لگے خون کا ذائقہ چکھتے ہوئے حیرت اور خوف کے ملے جلے لہجے میں پوچھا ۔

" میں تمہارے نام اور تمہارے بارے میں کیا جانتا ہوں اس کو چھوڑو اور مجھے سب سے پہلے بلیک چپ والا ریموٹ کنٹرول دو ۔ اس کے بعد میں تم سے مزید کوئی بات کروں گا " ۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا ۔

" بلیک چپ ، ریموٹ کنٹرول ۔ یہ کیا ہیں ۔ مم ، میں ان کے بارے میں نہیں جانتا " ۔ اس نے جلدی سے کہا اور تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے ۔ وہ چند لمحے اس کی جانب دیکھتا رہا پھر اس نے اچانک ریوالور کا رخ جونی کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا ۔ ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی یکلخت جونی کے سر کے پرخچے اڑ گئے ۔ یہ دیکھ کر آسکر کا چہرہ خوف و دہشت سے سیاہ پڑ گیا ۔

" میرا خیال ہے کہ اب تم جھوٹ بولنے کی کوشش نہیں کرو گے " ۔ تنویر نے ریوالور کا رخ اس کی جانب کر کے سرد لہجے میں کہا ۔

آسکر کا جسم بری طرح سے لرز رہا تھا۔ خوف کے ساتھ ساتھ اس کے چہرے پر پسینہ بھی ابھر آیا تھا۔ وہ چند لمحے پھٹی پھٹی نگاہوں سے تنویر کی طرف دیکھتا رہا پھر جیسے اس کا چہرہ یکلخت نارمل ہوتا چلا گیا۔

" مجھے کچھ معلوم ہوگا تو بتاؤں گا۔ میں تو یہاں کا ایک عام سا شہری ہوں۔ تم ایک ظالم اور سفاک انسان ہو۔ تم نے جس طرح میرے ساتھی کو مارا ہے میں تمہیں پولیس کے حوالے کر دوں گا"۔ اس نے کہا لیکن دوسرے ہی لمحے تنویر کا وہ ہاتھ گھوما جس میں اس نے ریوالور پکڑ رکھا تھا اور کمرہ آسکر کے حلق سے نکلنے والی تیز چیخ سے گونج اٹھا۔ اس نے ریوالور کا دستہ انتہائی بے دردی سے آسکر کے جبڑے پر مار دیا تھا۔ کڑک کی آواز کے ساتھ ہی آسکر کا جبڑا ٹوٹنے کی آواز ابھری تھی۔

" بتاؤ، ورنہ تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا۔ بتاؤ کہاں ہے ریموٹ کنٹرول اور تمہارا پلان کیا ہے۔ اس کے علاوہ تم کس تنظیم سے تعلق رکھتے ہو۔ بولو"۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

" مم، میں نہیں جانتا"۔ اس نے اٹک اٹک کر کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ ابل پڑی۔ پھر تو کمرے میں جیسے چیخوں کا طوفان آگیا۔ تنویر نے ریوالور کی نال پکڑ کر اس کے دستے سے اس کو بری طرح سے مارنا شروع کر دیا تھا۔ اس کی چیخوں کی آواز سن کر باہر شاید بہت سے لوگ جمع ہو گئے تھے اور ان کی باتیں کرنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ مگر شاید ان میں کسی کو دروازہ کھولنے یا کھٹکھٹانے کی ہمت نہ پڑ رہی تھی۔ تنویر کو اس چیز کا احساس تھا اس

لئے وہ جلد سے جلد اس سے اس ریموٹ کنٹرول کے بارے میں اگلوا لینا چاہتا تھا۔

" ٹھہرو مت مارو۔ مت مارو مجھے۔ مم، میں بتاتا ہوں"۔ مار کھاتے ہوئے اس نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور تنویر کے ہاتھ رک گئے۔

" جلدی بتاؤ"۔ تنویر نے غراتے ہوئے پوچھا۔ اسی وقت دروازے پر دستک کی آواز ابھری۔

" اندر کیا ہو رہا ہے۔ کون ہے اندر۔ میں ہوٹل کا مینجر ہوں۔ دروازہ کھولیئے پلیز"۔ باہر سے پریشانی میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

" بتاؤ، ریموٹ کنٹرول کہاں ہے۔ جلدی کرو ورنہ میں تمہیں گولی مار دوں گا"۔ تنویر نے حلق کے بل غراتے ہوئے کہا۔

" وہ، وہ سامنے بریف کیس۔ اس میں۔ اس میں پڑا ہے"۔ اس نے ہکلاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس کا سر ایک طرف ڈھلک گیا۔ شدید تکلیف کی وجہ سے اس کے اعصاب اس کا ساتھ چھوڑ گئے تھے۔ تنویر نے اس کو چھوڑا اور اس الماری کی طرف بڑھا جس طرف اس نے اشارہ کیا تھا۔ الماری کھلی ہوئی تھی۔ اس نے اس کے پٹ کھولے سامنے ہی اسے بریف کیس نظر آگیا۔ اس نے جلدی سے اس کو اٹھایا اور کھڑکی کی طرف بڑھا۔ دروازے پر اب زور زور سے ہاتھ مارے جا رہے تھے اور کوئی چیخ چیخ کر دھمکیاں دے رہا تھا۔ مگر اب تنویر کسی قسم کا خطرہ مول نہیں لینا چاہتا تھا اس کے لئے یہی کافی تھا کہ اس نے

ریموٹ کنٹرول حاصل کر لیا ہے اور ان کا جو بھی مشن ہے اس کا دارو مدار اسی ریموٹ کنٹرول پر ہے اور جب ان کے پاس ریموٹ کنٹرول ہی نہ ہوگا تو وہ اپنا مشن کیسے مکمل کر سکیں گے۔ تنویر نے ریوالور کی گولی آسکر کے عین دل کے مقام میں اتار دی اور کھڑکی کی طرف آ گیا۔ اس نے کھڑکی سے نیچے جھانک کر دیکھا۔ کھڑکی سے کچھ فاصلے پر پتلی سی کارنس بنی ہوئی تھی اور وہ ہوٹل کا پچھلا حصہ تھا۔ اس وقت تک اب خاصا اندھیرا ہو گیا تھا۔ اس لئے تنویر جلدی سے کھڑکی سے باہر آیا اور پھر اس کارنس پر آ گیا اور دیوار کے ساتھ لگ کر آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ کارنس پر چلتا ہوا وہ ایک اور کھڑکی کے پاس آ گیا۔ اس نے کھڑکی میں جھانک کر دیکھا۔ اتفاق سے کھڑکی کھلی ہوئی تھی اور کمرہ خالی نظر آ رہا تھا۔ تنویر نے نہایت آہستگی سے کھڑکی کا پٹ کھولا اور نہایت احتیاط سے کمرے میں آ گیا۔ کمرہ واقعی خالی تھا البتہ اس کمرے کے ملحقہ باتھ روم سے کسی کے گنگنانے اور پانی کی آواز ضرور سنائی دے رہی تھی۔ گویا اس کمرے میں جو رہائش پذیر تھا وہ اس وقت غسل میں مصروف تھا۔ یہ موقع تنویر کے لئے کافی تھا وہ دبے قدموں دروازے کی طرف بڑھ گیا اور دروازہ کھول کر کمرے سے باہر نکل آیا۔ اس نے دیکھا جس کمرے میں وہ پہلے موجود تھا اس کے دروازے پر اچھا خاصا ہجوم اکٹھا تھا اور کچھ لوگ کمرے کا دروازہ کھولنے میں مصروف تھے۔ وہ مسکرایا اور نہایت اطمینان سے قدم اٹھاتا ہوا لفٹ کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ ہوٹل سے نکلنے میں اسے کوئی دشواری پیش نہ

آئی۔ اس نے بریف کیس کار کی سائیڈ والی سیٹ پر ڈال دیا تھا اور کار کو نہایت تیزی سے دوڑائے جا رہا تھا تاکہ وہ جلد سے جلد جولیا اور دوسرے ساتھیوں کی خیریت کا پتہ کرے اور ان لوگوں کے بارے میں اپنے چیف کو آگاہ کرے۔ اسے یہ ریموٹ کنٹرول لامحالہ اپنے چیف تک پہنچانا تھا۔ وہ انہی خیالوں میں گم تھا کہ اس کی کار کا ٹائر ایک دھماکے سے پنکچر ہو گیا۔ اس اچانک افتاد کے لئے وہ ہرگز تیار نہ تھا۔ اس کی کار بری طرح سے لڑکھڑا گئی۔ اس نے کار سنبھالنے کی بے حد کوشش کی۔ لیکن کار سنبھلتے سنبھلتے بھی نشیب میں اتر کر ایک زوردار دھماکے سے ایک درخت سے ٹکرا گئی اور تنویر کا سر پوری قوت سے سٹیئرنگ وہیل سے ٹکرا گیا اور تنویر کے پھٹے ہوئے سر سے خون کے قطرے نکل نکل کر اس کے پیروں پر گرنے لگے۔

کانفرنس ہال میں اس وقت عمران کے ساتھ جولیا، صفدر اور نعمانی موجود تھے۔ جبکہ الیکٹرک چیئر پر مادام سلکی بے ہوشی کے عالم میں جکڑی ہوئی تھی۔ عمران کے چہرے پر اور ہاتھوں پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ جس کرسی پر مادام سلکی جکڑی ہوئی تھی اس کے قریب جوزف کھڑا تھا۔

"عمران صاحب، آپ کہاں تھے۔ ہم نے آپ کو فون بھی کیا تھا اور واچ ٹرانسمیٹر پر بھی آپ سے بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن آپ کی طرف سے کوئی جواب ہی نہیں مل رہا تھا۔ کیا آپ بھی ہماری طرح ان بلیک فائٹروں کا شکار ہو گئے تھے اور آپ کی حالت دیکھ کر تو یہی اندازہ ہو رہا ہے"۔ صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یہ ایک حسینہ عالم کی مرہون منت ہے ڈیئر۔ اگر وہ میرے ساتھ وہ کرنے کے لئے راضی ہو جاتی تو شاید ان پٹیوں کی جگہ تم

میرے سر پر سہرا اور جسم پر پھولوں کے ہار دیکھتے۔ مگر افسوس، میرے مقدر میں تو یہی زخم، یہی پٹیاں ہی باقی رہ گئی ہیں"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ اس کا اشارہ جولیا کی طرف ہی تھا۔ اس کی بات سن کر جولیا کے سوا سب مسکرا دیئے۔

اس سے پہلے کہ جولیا کوئی جواب دیتی سامنے میز پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور وہ سب یکدم سنجیدہ ہو گئے۔ ٹرانسمیٹر کے جاگنے کا مطلب تھا کہ ایکسٹو ان سے مخاطب ہونے والا تھا۔ جولیا نے جلدی سے اٹھ کر اس ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ممبرز، اس سے پہلے کہ میں آپ لوگوں کو کیس کی تفصیلات بتاؤں۔ میں آپ کو نئی زندگی کی مبارکباد دیتا ہوں۔ اس بار جس انداز میں ان دشمنوں نے وار کئے تھے وہ واقعی بے حد خوفناک اور سخت تھے جن سے نہ آپ محفوظ رہ سکے اور نہ میں۔ آپ کے سامنے جو سیاہ فام عورت بیٹھی ہے اس کا نام مادام سلکی ہے۔ یہ سپیشل کلرز یعنی بلیک فائٹرز گروپ کی سربراہ ہے۔ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے پاکیشیا پہنچ کر جس قدر تیز رفتاری سے سیکرٹ سروس کے ارکان کو چن چن کر ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی وہ واقعی ان کی بہترین کارکردگی اور تیز رفتاری کا ایک بے مثال نمونہ تھا۔ اس بار واقعی قدرت نے آپ لوگوں کی حفاظت کی تھی ورنہ شاید ان کے تیز رفتار ایکشن اور خوفناک حملوں سے آپ کبھی نہ بچ پاتے۔ اسی طرح انہوں نے عمران پر بھی بے حد جارحانہ حملے کئے اور آپ اپنی

ذہانت اور صلاحیتوں کی وجہ سے اس وقت یہاں موجود ہیں ورنہ شاید اس وقت آپ کسی ہسپتال میں پڑے ہوتے۔ میں اس بات کا برملا اعتراف کروں گا کہ مادام سلکی اور اس کے ساتھیوں نے مل کر نہ صرف دانش منزل کو اپنے کنٹرول میں کر لیا تھا بلکہ ایک موقع پر انہوں نے مجھے بھی قطعی طور پر بے بس کر دیا تھا۔ بہرحال جو کچھ ہوا اور جو ہونے والا ہے اس کی تفصیلات کچھ یوں ہے۔

مادام سلکی جس کا تعلق گاسال کی ایک کلرز تنظیم سے ہے اور جو سپیشل طور پر بھاری معاوضے لے کر لوگوں کو قتل کرتی ہے۔ اس تنظیم کو کسی ریڈ سٹارز نامی بڑی تنظیم نے اس بار ہمارے لئے یعنی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کی۔ سپیشل کلرز جو عرف عام میں بلیک فائٹرز کہلاتے ہیں اس تنظیم میں کل پانچ افراد تھے۔ جن میں چار مرد اور ایک خود مادام سلکی تھی۔ انہوں نے خفیہ طور پر پاکیشیا پہنچ کر نہایت تیزی سے ورک کرنا شروع کر دیا۔ مادام سلکی نے اپنے مشن کا آغاز عمران سے کیا اور اس کو اس کی کار میں ہی ایک خاص میکنزم کی مدد سے قید کر دیا جو صدیقی کی مدد سے اس کار سے آزاد ہوا۔ ادھر بلیک فائٹرز کے ایک رکن نے ایک ہوٹل کے ہال میں موجود کھانا کھاتے ہوئے خاور اور چوہان پر اچانک فائرنگ کھول دی۔ جس کی وجہ سے وہاں بہت سے لوگ موت کے منہ میں پہنچ گئے اور وہ تینوں شدید زخمی ہو گئے جن کو پولیس نے فوری طور پر ہسپتال پہنچا دیا۔ میری ہدایات پر صفدر اور

جولیا ان کی مدد کے لئے وہاں پہنچے تو بلیک فائٹرز کے ایک رکن نے ان کو بھی گھیر لیا۔ لیکن یہ ان کی خوش قسمتی تھی کہ وہ ان سے بچ نکلے۔ صدیقی کو بھی جاتے ہوئے ایک بلیک فائٹر نے اپنا نشانہ بنایا اور اسے بھی ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ اس دوران نعمانی پر بھی حملہ ہوا مگر خوش قسمتی سے وہ بچ نکلا اور تم تینوں نے ان بلیک فائٹروں کو پکڑ لیا۔ ادھر مادام سلکی اور اس کے دوسرے دو ساتھیوں نے مجھ پر حملہ کرنے کا پروگرام بنایا۔ انہوں نے چالاکی سے کام لیتے ہوئے عمران کے ساتھ ایک اور چال چلی اور اسے ایک بار پھر ایک ٹیکسی میں اپنا قیدی بنا لیا۔ اس بار عمران سے سخت حماقت سرزد ہوئی جو اپنی مدد کے لئے میرے پاس یہاں ٹیکسی سمیت پہنچ گیا۔ مادام سلکی نے ٹیکسی میں خطرناک بم کے علاوہ ایک ایسا آلہ بھی فٹ کر رکھا تھا جس سے دور بیٹھے وہ اس عمارت یعنی دانش منزل کے متعلق ساری تفصیل جان گئی۔ اس سے پہلے کہ میں اس آلے کو بے کار کرتا وہ تیز رفتاری سے کام لیتی ہوئی یہاں آن پہنچی اور اس نے دانش منزل پر ایسے میزائل نما چھوٹے چھوٹے ریز بم داغ دیئے جس سے نہ صرف میں بلکہ یہاں موجود سب لوگ بے ہوش ہو گئے اور مادام سلکی اپنے دو ساتھیوں سمیت سپیشل کمپیوٹرائزڈ آلات کے ساتھ دانش منزل میں داخل ہو گئی اور اس نے دانش منزل کا سارا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ یہاں تک کہ اس نے آپ لوگوں کو بھی یہاں بلوا لیا کہ وہ ایکسٹو کی حقیقت سے آگاہ ہو گئی ہے اور وہ آپ کے سامنے ایکسٹو کو بے نقاب کرنا چاہتی ہے

اور جب آپ یہاں پہنچے تو اس نے آپ کو بھی بے بس کر دیا۔ اس دوران مجھے ہوش آگیا اور میں نے بڑی تگ و دو کے بعد نہ صرف مادام سلکی کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا بلکہ اس کو بھی قابو کر لیا اور یہی وجہ ہے کہ مادام سلکی اس وقت آپ کے سامنے انتہائی بے بسی کے عالم میں بندھی ہوئی ہے۔ اب اس سے پہلے کہ اس کو ہوش آئے اور اس کو اس بات کی سزا دی جائے کہ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نقصان پہنچایا ہے اور ایکسٹو کو بے نقاب کرنے کی کوشش کی تھی میں آپ کو اس کیس کے اصل پس منظر سے آگاہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

جیسا کہ میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ ان سپیشل کلرز کو ہائر کرنے والی تنظیم ریڈ سٹارز ہے جو گاسال میں انتہائی فعال اور طاقتور ترین تنظیم سمجھی جاتی ہے۔ اس تنظیم میں بڑے بڑے مجرم، دہشت گرد اور سیکرٹ ایجنٹ موجود ہیں۔ جو قتل وغارت، دہشت گردی، حکومتوں کے تختے الٹنے، اغوا، ڈکیتی اور بڑے بڑے جرائم کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ اس تنظیم نے ان سپیشل کلرز کو ہائر کر کے پاکیشیا صرف اس لئے بھیجا کہ وہ مکمل طور پر یا تو سیکرٹ سروس کو اپنے جال میں پھانس کر اٹھا لے یا ان کا خاتمہ کر ڈالے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ سیکرٹ سروس کو الجھا کر اپنا ایک مشن بھی مکمل کرنا چاہتی تھی۔ آپ لوگوں کو معلوم ہی ہو گا کہ ہمارا شوگران سے ٹی سکسٹی طیاروں کا معاہدہ طے پایا تھا۔ اس سلسلے میں انہوں نے پاکیشیا میں سات

طیاروں کی پہلی کھیپ پہنچانے کا پروگرام بنایا۔ گو کہ ہمارے ماہرین اور ایئرفورس کے انجینئروں نے شوگران جا کر ان طیاروں کا خاص طور پر معائنہ کیا اور پھر پاکیشیا کے پائلٹوں کو وہاں جا کر خصوصی ٹریننگ دی گئی۔ عام طور پر جس ملک کو طیارے فروخت کئے جاتے ہیں اس ملک کے پائلٹ خود جا کر طیارے لاتے ہیں لیکن یہ طیارے چونکہ خصوصی اہمیت کے حامل ہیں اس لئے جب ان طیاروں کا پاکیشیا کے ساتھ معاہدہ طے پایا تو اسرائیل اور کافرستان نے بے حد شور مچایا۔ انہوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ کسی طرح شوگران سے پاکیشیا کا یہ معاہدہ منسوخ کرا دیا جائے۔ لیکن جب ان کی ایک نہ چلی تو انہوں نے واضح طور پر دھمکی دی کہ اگر ٹی سکسٹی طیارے پاکیشیا پہنچے تو وہ ان کو تباہ کر دیں گے۔ لہذا پاکیشیا کی درخواست پر شوگران نے یہ بات مان لی کہ ان کے پائلٹ خاص طور پر ان طیاروں کو لے کر پاکیشیا پہنچیں گے۔

ان طیاروں کی پہلی کھیپ کل کسی وقت پاکیشیا پہنچ رہی ہے۔ جہاں پاکیشیا کے صدر، چیف منسٹر اور ایئرفورس کے کمانڈر ان طیاروں کو رسیو کریں گے۔ ریڈ سٹارز نے دوہری چال چلنے کا پروگرام بنایا تھا ایک طرف اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مکمل طور پر سپیشل کلرز کے جال میں الجھا دیا دوسری طرف وہ اپنا مشن مکمل کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ وہ ٹی ایس یعنی ٹی سکسٹی بلاسٹ مشن پر کام کر رہے ہیں اور اس دوران وہ کیا کر چکے ہوں گے

اس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس قطعی طور پر لاعلم ہے۔ اس کی اصل وجہ پاکیشیا حکومت کی نااہلی ہے جس نے عین طیاروں کی آمد کے وقت مجھے آگاہ کیا ورنہ ایکسٹو اور اس کی ٹیم لامحالہ ان طیاروں کی حفاظت کا کوئی خاطر خواہ انتظام کرتی۔ اب ان طیاروں کی آمد میں زیادہ سے زیادہ دس پندرہ گھنٹوں کا وقت باقی رہ گیا ہے اور معاملہ چونکہ ملک کی سالمیت کا ہے اس لئے ہمیں لامحالہ عملی قدم بڑھانا ہی ہوگا اور اس قلیل سے وقت میں ہمیں ان طیاروں کو بحفاظت انڈر گراؤنڈ ایئر بیس تک پہنچانا ہے اور اب چونکہ سیکرٹ سروس کے زیادہ تر ارکان ہسپتال میں پڑے ہیں اس لئے ان طیاروں کی حفاظت کی مکمل ذمہ داری آپ تینوں اور عمران پر آن پڑی ہے۔ آپ کو ریڈ سٹارز کے مشن کو ہر صورت ختم کرنا ہے۔ یہ طیارے حفاظت کے پیش نظر خصوصی طور پر پرانے ایئر پورٹ پر لائے جا رہے ہیں گو کہ اس ایئر پورٹ کی حفاظت کا مکمل انتظام کیا گیا ہے لیکن دشمنوں سے کوئی بعید نہیں کہ وہ کس انداز اور کس رخ سے ان طیاروں پر حملہ کریں۔ اس لئے آپ نے ان کے حملوں کا نہ صرف دفاع کرنا ہے بلکہ ان کا بھرپور جواب بھی دینا ہے۔ اس کیس کی باقی ماندہ تفصیل آپ کو عمران سے معلوم ہو جائے گی"۔ یہ کہہ کر ایکسٹو خاموش ہو گیا۔

"لیکن چیف طیاروں کو تو ڈائریکٹ انڈر گراؤنڈ ایئر بیس پر لے جایا جانا چاہئے اور وہیں ان کی پڑتال اور چیکنگ کی جانی چاہئے۔ پھر اس قدر اہم طیاروں کو ایئر پورٹ پر کیوں لایا جا رہا ہے"۔ ایکسٹو کے

خاموش ہونے پر جولیا نے نکتہ اعتراض اٹھایا۔

"ان طیاروں کو لانے والے جیسا کہ میں بتا چکا ہوں شوگرانی پائلٹ ہیں۔ چونکہ وہ غیر ملکی پائلٹ ہیں اس لئے ان کو قطعی طور پر ایئر بیس میں نہیں لے جایا جا سکتا۔ اس لئے حفظ ماتقدم کے طور پر ان طیاروں کو پہلے ایئر پورٹ پر لایا جائے گا اور ان کی جانچ پڑتال اور تسلی کے بعد پھر ایئر بیس میں لے جایا جائے گا"۔ ایکسٹو نے جواب دیا اور وہ سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلانے لگے۔

"چیف، گو کہ ہمارے پاس واقعی وقت کم ہے اس وقت رات بھی خاصی ڈھل چکی ہے۔ لیکن پھر بھی ہم پوری کوشش کریں گے کہ ہم ان طیاروں کو دشمنوں کے وار سے بچا لیں اور ان مجرموں کو اپنی گرفت میں لے لیں۔ لیکن اس وقت یہ مادام سلکی یہاں بندھی ہوئی ہے۔ کیا یہ زندہ ہے یا مر چکی ہے"۔ نعمانی نے کہا۔

"مادام سلکی ابھی زندہ ہے۔ اس نے سیکرٹ سروس کو بے حد نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے اس کے علاوہ اس نے ایکسٹو پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی تھی اور اس کا یہ جرم ناقابل معافی ہے اس لئے اس کو اس کی سزا دی جائے گی۔ موت کی سزا۔ تاکہ آئندہ کسی کو ایکسٹو تک پہنچنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ اس کی موت دوسرے مجرموں کے لئے عبرتناک ہوگی"۔ ایکسٹو نے کرخت لہجے میں کہا۔

"لیکن چیف۔ ہماری بات تو اور ہے ان مجرموں نے جس انداز میں آپ پر حملہ کیا تھا اور بقول آپ کے کہ انہوں نے آپ کو بھی قابو

کر لیا تھا۔ کیا اس میں ان مجرموں کی ذہانت کا عنصر تھا یا آپ کے اپنے دفاعی نظام میں کوئی خرابی پیدا ہو گئی تھی۔ میرا کہنے کا مطلب ہے کہ یہ مجرم آپ پر اور آپ کے ہیڈ کوارٹر پر اس آسانی سے قبضہ کر لیں گے کیا یہ اس قدر آسان ہے"۔ اچانک عمران نے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا اور اس کی بات سن کر دوسرے ممبر بھی سر ہلانے لگے واقعی ان کے لئے بھی یہ حیران کن بات تھی کہ جس چیف کو دیکھنے کے لئے وہ ہمیشہ ترستے رہتے ہیں اور جنہوں نے دانش منزل کا آج تک پوری طرح محل وقوع بھی نہ دیکھا تھا اس دانش منزل میں مجرم اس آسانی سے پہنچ جائیں گے اور نہ صرف دانش منزل بلکہ ایکسٹو کو بھی اپنے قبضے میں کر لیں گے یہ واقعی ان کے لئے حیران کن بات تھی۔ وہ بھی عمران کے اس سوال کا جواب سننے کے لئے بے تاب ہو گئے کہ اس میں مجرموں کی ذہانت کا عمل دخل ہے یا کہ ان کے چیف کی کسی کوتاہی کا"۔ ایکسٹو چند لمحے خاموش رہا پھر اس کی آواز سنائی دی۔

" میں تمہاری بات کا مطلب بخوبی سمجھ رہا ہوں عمران۔ تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ کیا اس سلسلے میں مجھ سے کوئی کوتاہی ہوئی ہے۔ نہیں۔ اس میں میری کوتاہی نہیں ہے۔ اس سارے حالات کی ذمہ داری صرف تم پر عائد ہوتی ہے۔ جو تم ٹیکسی کو بغیر سوچے سمجھے یہاں لے آئے اور اس سے پہلے کہ میں حقیقت سمجھتا مادام سلکی اور اس کے ساتھیوں نے یہاں حملہ کر دیا۔ ان کے پاس طاقتور ترین ریز بم تھے اور وہ جدید ترین مشینری سے آراستہ تھے۔ جس کی وجہ سے وہ میرے

آپریشن روم تک آ گئے ورنہ کسی میں اتنی جرأت کہاں کہ وہ ایکسٹو کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے"۔ ایکسٹو کا لہجہ غراہٹ آمیز تھا اور اس کی غراہٹ سن کر عمران سمیت دوسرے ممبر بھی سہم گئے۔ اسی وقت مادام سلکی کے منہ سے کراہ نکلی اور اس نے یکدم آنکھیں کھول دیں۔ وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

" مم، میں۔ میں کہاں ہوں۔ تت، تم۔ تم کون ہو اور تم لوگوں نے مجھے باندھ کیوں رکھا ہے"۔ مادام سلکی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پریشانی کے عالم میں کہا۔

" مادام سلکی۔ میں ایکسٹو تم سے مخاطب ہوں۔ وہی ایکسٹو جس کو بے نقاب کرنے کے لئے تم نے دانش منزل پر قبضہ کیا تھا۔ پہچانتی ہو میری آواز"۔ ٹرانسمیٹر سے ایکسٹو کی کرخت آواز ابھری اور مادام سلکی چونک کر اس ٹرانسمیٹر کی جانب دیکھنے لگی۔

" ایکس ٹو۔ کون ایکس ٹو۔ میں کسی ایکسٹو کو نہیں جانتی۔ کون ہو تم"۔ اس نے ٹرانسمیٹر کی جانب دیکھتے ہوئے حیرت سے کہا۔

" وہی ایکسٹو جس کے بارے میں تم نے میرے ساتھیوں کے ساتھ دعویٰ کیا تھا کہ تم نے ایکسٹو کا راز جان لیا ہے اور اسے بے نقاب کر دیا ہے"۔

" ہاں، یاد آیا۔ مم، میں۔ میں........" مادام سلکی چونکی۔ اس کے انداز پر تینوں ممبر چونک پڑے اور اشتیاق بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔ جیسے وہ بھی دل ہی دل میں ایکسٹو کی اصل حقیقت

جاننے کے لئے بے تاب ہو رہے ہوں۔

"یاد آیا ہے تو بتاؤ کون ہے ایکسٹو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ان ممبروں کو بھی بتاؤ یہ بھی ایک عرصہ سے یہ جاننے کے لئے بے چین ہیں کہ ان کا باس کون ہے۔ اگر تم نے ایکسٹو کو دیکھا ہے تو آج ان کی پریشانی بھی دور کر دو"۔ ایکسٹو نے کہا اور وہ تینوں ایکسٹو کی بات سن کر چونک پڑے اور ان کے دل بری طرح سے دھڑکنے لگے کہ آج ایکسٹو کو کیا ہو گیا ہے جو وہ مادام سلکی سے خود کہہ رہا ہے کہ وہ ان کو اس کی اصلیت کے بارے میں بتا دے۔

"ایکسٹو"۔ مادام سلکی نے کہا اور پھر اس کی نظریں اچانک عمران پر جم گئیں اور ممبر چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے مگر عمران نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔ جیسے وہ سو رہا ہو۔ پھر خاموشی پا کر اس نے جلدی سے آنکھیں کھول دیں اور چونک کر شرمندہ سے انداز میں ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"ہاں، بتاؤ کون ہے ایکسٹو۔ عمران، نعمانی، صفدر یا کوئی اور"۔ ایکسٹو کی خوفناک آواز آئی۔

"ہاں میں جانتی ہوں ایکسٹو کو۔ وہ، وہ کون ہے۔ وہ نقاب پوش۔ ہاں وہ نقاب پوش ایکسٹو ہے۔ اس کی شکل اوہ، مم، مجھے یاد نہیں آ رہا۔ ایکسٹو، ایکسٹو کون ہے۔ ایکسٹو"۔ مادام سلکی نے بری طرح سے سر مارتے ہوئے کہا اور ممبر دوبارہ اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"بتا دو پیاری ریشمی بلکہ کالی ریشمی۔ ایکسٹو کو اگر ہم پر رحم آ ہی گیا

ہے اور وہ ہمیں اپنے بارے میں خود بتانا چاہ رہا ہے تو تم کیوں خاموش ہو گئی ہو۔ آج اس راز سے پردہ اٹھا ہی دو"۔ عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے التجائیہ لہجے میں کہا۔

"وہ نقاب پوش ہے۔ ہاں وہ نقاب پوش ایکسٹو ہے۔ میں نے اسے نقاب میں دیکھا تھا۔ لل، لیکن لیکن اس کا چہرہ۔ اس کا چہرہ میں نہیں دیکھ سکی۔ اوہ، مم، میرا ذہن۔ میرے ذہن کو نجانے کیا ہو گیا ہے۔ مم، مجھے کچھ یاد نہیں آ رہا"۔ اس نے بری طرح سر مارتے ہوئے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

"چلو چھٹی ہوئی۔ تم نے اسے نقاب میں دیکھا تھا تو کون سا بڑا تیر مار لیا تم نے۔ نقاب میں تو ہم ویسے بھی ان کو دیکھ لیتے ہیں۔ ارے خدا کی بندی جلدی سے بتا دو ایکسٹو کون ہے۔ یاد کرنے کی کوشش کرو۔ اگر چیف کا ارادہ بدل گیا تو ہمارے ذہن یونہی اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتے رہیں گے"۔ عمران نے جلدی سے کہا۔

"نن، نہیں۔ نہیں میں اسے نہیں جانتی۔ میں نے اسے سیاہ نقاب میں دیکھا تھا اور۔ اور مجھے کچھ یاد نہیں"۔ اس نے کہا اور عمران نے منہ بنا لیا۔ دوسرے ممبروں کے چہرے بھی لٹک گئے۔

"چیف آپ اگر آج ہم پر مہربان ہو ہی گئے ہیں تو پلیز اس کے بتانے سے پہلے آپ خود کیوں نہیں بتا دیتے کہ آپ کون ہیں۔ کہاں رہتے ہیں اور آپ کا حلیہ کیا ہے"۔ عمران نے ٹرانسمیٹر کی جانب دیکھتے ہوئے منت بھرے انداز میں کہا۔

"عمران، اپنی زبان کو قابو میں رکھو۔ ہر وقت کی بکواس اچھی نہیں ہوتی۔ میں مادام سلکی سے صرف اس لئے کہہ رہا ہوں کہ تم سب پر واضح ہو جائے کہ جس طرح تم ایکسٹو کے بارے میں نہیں جانتے اس طرح یہ بھی ایکسٹو کو نہیں جانتی۔ اس نے بھی صرف ایکسٹو کو نقاب میں دیکھا تھا۔ میں نے اسی وضاحت کے لئے اسے اب تک زندہ رکھا تھا اگر یہ ایکسٹو کے راز سے واقف ہو جاتی تو اب تک قبر میں اتر چکی ہوتی"۔ ایکسٹو نے انتہائی درشت لہجے میں کہا اور عمران اس کا لہجہ سن کر کانپ کر رہ گیا۔

"مادام سلکی تم سیکرٹ سروس کے دشمن کے روپ میں یہاں آئی تھی۔ تم نے بلاشبہ جدید مشینری سے مدد لے کر دانش منزل پر قابو پا لیا تھا۔ اس لئے تمہاری ہلاکت ضروری ہو گئی ہے۔ بے حد ضروری"۔ ایکسٹو نے سخت لہجے میں کہا اور اسی وقت اچانک مادام سلکی بری طرح سے چیخ اٹھی اور اس کا جسم یوں لرزنے لگا جیسے اسے زبردست کرنٹ لگ رہا ہو۔ بلاشبہ ایکسٹو نے الیکٹرک چیئر میں کرنٹ چھوڑ دیا تھا اور چند ہی لمحوں بعد مادام سلکی کا جسم بے جان ہو کر سیاہ پڑتا چلا گیا۔ یہ دیکھ کر عمران سمیت سب ممبروں نے نفرت سے منہ پھیر لئے۔

"جو ایکسٹو کی حقیقت جاننے کی کوشش کرتا ہے اس کا یہی انجام ہوتا ہے اور عمران یہ سب چونکہ تمہاری غلطی کی وجہ سے ہوا تھا اس لئے اس کی تمہیں بھی سزا ملنی چاہئے۔ تاکہ تم آئندہ ایسی غیر ذمہ دارانہ حرکت نہ کر سکو"۔ ایکسٹو کی گھمبیر اور سخت آواز ان کے کانوں

سے ٹکرائی اور انہوں نے عمران کے بدن میں واضح لرزش دیکھی۔

"بب۔ باس"۔ عمران نے خوف سے تھوک نگل کر کچھ کہنا چاہا۔

"تمہارے لئے معافی کی گنجائش نہیں ہے۔ اس لئے میں یہاں موجود سب ممبروں کو حکم دیتا ہوں کہ وہ عمران کے سر پر دو دو جوتے لگائیں تاکہ اسے اپنی غلطی کا احساس ہو اور وہ اور دوسرے ممبر دوبارہ ایسی حرکت کے مرتکب نہ ہو سکیں جس سے ایکسٹو کے وقار پر کوئی حرف آئے"۔ ایکسٹو نے کہا اور عمران کے ساتھ ساتھ دوسرے تینوں ممبروں کے چہروں پر بھی پریشانی عود کر آئی۔

"بب، باس مم میں اپنی غلطی تسلیم کرتا ہوں۔ کم از کم ان لوگوں سے ایسی حرکت نہ کروائیں۔ ان سے جوتے کھانے سے بہتر ہے کہ میں ویسے ہی ڈوب مروں۔ مم، میں یہ ذلت برداشت نہیں کر سکوں گا باس"۔ عمران نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب ممبر دو کے بجائے تین تین جوتے اس کو ماریں گے"۔ ایکسٹو نے غرا کر کہا۔

"باس، یہ زیادتی ہے"۔ عمران ہکلایا۔

"چار۔ چار جوتے"۔ ایکسٹو پھنکارا۔ جولیا، نعمانی اور صفدر بھی پریشانی اور ہمدرد نگاہوں سے عمران کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"بب باس، عمران نے اپنی غلطی تسلیم کر لی ہے۔ اگر آپ اسے سزا دینا ہی چاہتے ہیں تو پلیز اپنی سزا میں تھوڑی سی ترمیم کر لیں۔ یہ عمران کے ساتھ زیادتی ہو گی"۔ جولیا نے ڈرتے ڈرتے عمران کی تائید

کرتے ہوئے کہا۔

" مس جولیا ایکسٹو کی حکم عدولی کی سزا کیا ہوتی ہے یہ تم اچھی طرح سے جانتی ہو۔اب تم سب عمران کو پانچ پانچ جوتے مارو گے اور اب اگر کسی ممبر نے اس کی سائیڈ لینے کی کوشش کی یا عمران بولا تو میں جوتوں کی تعداد ڈبل کرتا جاؤں گا۔اٹھو اور سب سے پہلے اس کے سر پر جوتے تم مارو گی"۔ایکسٹو خوفناک انداز میں غزایا اور ان کی جیسے جان ہی نکل گئی اور عمران اپنی جگہ بیٹھا یوں لرز رہا تھا جیسے اسے جاڑے کا بخار ہو۔شرمندگی کے احساس سے اس کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔جولیا مریل سے انداز میں اٹھی اور آہستہ آہستہ چلتی ہوئی عمران کے قریب آ گئی۔اس کی آنکھوں میں بھی نمی تیر رہی تھی اور اس کا وجود بھی بری طرح سے کانپ رہا تھا۔عمران کو جوتے مارنے کے احساس سے اس کا ہی نہیں نعمانی اور صفدر کا بھی دل اندر سے کٹا جا رہا تھا لیکن وہ ایکسٹو کے حکم کے آگے مجبور تھے۔جولیا نے لرزتے ہاتھوں سے اپنے پاؤں سے سینڈل نکال لیا۔

" جولیا خود پر قابو رکھو ایکسٹو کے سامنے جذبات کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔یہ عمران کی ناقابل تلافی غلطی ہے اور اسے سزا ملنا ضروری ہے تاکہ تم سب کو احساس ہو اور تم آئندہ ایسی فاش غلطی کرتے وقت محتاط رہو۔اگر تمہارا ہاتھ ہلکا ہوا تب بھی میں عمران کی سزا میں مزید اضافہ کر دوں گا"۔ایکسٹو نے سفاک لہجے میں کہا اور عمران ترحم نگاہوں سے جولیا کی طرف دیکھنے لگا۔یہ دیکھ کر جولیا کا دل تڑپ اٹھا

اور اس کا دل چاہا کہ وہ شدت جذبات سے عمران سے لپٹ جائے اور ایکسٹو سے بغاوت کر دے لیکن یہ چاہنے کے باوجود وہ کچھ نہ کر سکی۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور زور زور سے عمران کے سر پر سینڈل مارنے لگی۔شدت جذبات سے اس کے ہونٹ لرز رہے تھے اور آنکھوں سے آنسو نکل کر گالوں پر لڑھک آئے تھے۔

" گڈ، صفدر اب تمہاری باری ہے"۔ایکسٹو نے کہا اور جولیا پیچھے ہٹ آئی اور تھکے تھکے انداز میں عمران کی جانب ترحم نگاہوں سے دیکھتی ہوئی اپنی جگہ آ بیٹھی اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔ایکسٹو کی بات سن کر صفدر بھی مرے مرے انداز میں اٹھا اور عمران کے قریب آ گیا۔جو سر جھکائے بالکل خاموش بیٹھا تھا جیسے اس میں جان نام کی کوئی چیز نہ ہو۔صفدر نے بھی آنکھیں بند کر کے عمران کو جوتے مارے اور اپنی کرسی پر آ بیٹھا اس کے بعد نعمانی اٹھا۔

" بس نعمانی تم بیٹھ جاؤ۔اس کے لئے اتنی ہی سزا ہی کافی ہے۔آئندہ یہ ایسی حرکت کبھی نہیں کرے گا۔اب تم تینوں ممبر جاؤ اور یہاں سے سیدھے پرانے ایئر پورٹ پہنچ جاؤ اور وہاں جا کر کمانڈر انچیف امجد علی سے ملو میں نے اس کو پیغام پہنچا دیا ہے۔وہ تمہیں ایئر پورٹ لے جائے گا۔وہاں تم نے ایئر پورٹ کے ایک ایک فرد کو چیک کرنا ہے اور تمہیں وہاں جس پر معمولی سا بھی شک ہو اسے گولی مار دینا"۔ ایکسٹو نے کہا اور وہ تینوں تھکے تھکے انداز میں اٹھ کھڑے ہوئے۔ان میں اتنا حوصلہ بھی باقی نہ رہا کہ وہ عمران کی طرف دیکھ لیتے۔جوزف

اپنی جگہ بالکل خاموش کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا۔ شاید عمران نے اس سچوئیشن کے لئے اسے پہلے ہی سمجھا دیا تھا۔ ورنہ کوئی اس کی طرف اگر انگلی بھی اٹھانے کی کوشش کرتا تو وہ اس کو چیر رکھ دیتا۔ وہ تینوں باری باری سست روی سے چلتے ہوئے کانفرنس روم سے باہر نکلتے چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد عمران اپنی جگہ سے اٹھا اور اپنا سر جھاڑنے لگا۔

"اس کی لاش اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈال دو"۔ عمران نے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر اگر آپ کا حکم نہ ہوتا تو آپ کی بے عزتی کرنے والوں کے میں ٹکڑے اڑا کر رکھ دیتا"۔ جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بے عزتی نہیں پیارے عزت افزائی تھی۔ تم فکر نہ کرو اس کا میں ان سے بھرپور بدلہ لوں گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کانفرنس روم سے نکل کر اس کے ملحقہ دروازے سے ہوتا ہوا آپریشن روم میں آگیا۔ اسے دیکھ کر طاہر جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر سخت شرمندگی کے آثار تھے۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب۔ اگر آپ کا حکم نہ ہوتا تو۔ تو ......" بلیک زیرو نے شدت جذبات سے کہا۔ اس کی آنکھیں بھی بھیگی بھیگی سی تھیں۔

"ارے، ارے یہ کیا تم بھی رو رہے ہو۔ کمال ہے بے عزتی میری

ہوئی ہے۔ سر پر دس جوتے کھا کر میری کھوپڑی ہل گئی ہے اور آنسو تم بہا رہے ہو۔ جولیا کی بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ وہ کیوں روئی۔ مگر تم۔ کہیں تمہیں بھی مجھ سے وہ تو نہیں ہو گیا۔ ارے مگر یہ کیسے ممکن ہے۔ میں بھی مرد ہوں اور تم بھی پھر بھلا تمہیں مجھ سے وہ کلفت، طلفت نہیں میرا مطلب ہے الفت وغیرہ کیسے ہو سکتی ہے"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پھر بھی عمران صاحب۔ آپ کو کوئی اور سزا سوچنی چاہئے تھی۔ آپ نہیں جانتے جوتے آپ کے سر پر پڑ رہے تھے اور تضحیک اور تکلیف مجھے ہو رہی تھی۔ میں کبھی خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا کہ جوتے اور آپ کو لگائے جائیں گے۔ آپ نے ممبروں کا حال نہیں دیکھا اگر نعمانی بھی آگے بڑھ آتا تو شاید جولیا پھٹ پڑتی"۔ بلیک زیرو نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"یہ بہت ضروری تھا پیارے۔ مادام سکلی کا ذہن ہم نے واش کر دیا تھا لیکن پھر بھی اس سے خطرہ لاحق تھا کہ وہ کچھ بک نہ پڑے اور تم نے دیکھا نہیں تھا کہ وہ کس طرح میری طرف گھور گھور کر دیکھ رہی تھی۔ اسے اس طرح گھورتا پا کر ایک لمحے کے لئے میں پریشان ہو گیا تھا۔ لیکن بہرحال خیر ہوئی اب اگر ممبروں کے دل میں میرے لئے معمولی سی بھی شک آیا ہوگا تو وہ نکل گیا ہوگا کیونکہ اتنا تو وہ بھی جانتے ہیں کہ جس کے سر پر جوتے پڑے ہوں وہ کم از کم ان کا چیف ایکسٹو نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور بلیک زیرو عمران کی اس

مضبوط دلیل میں اثبات میں سرہلانے لگا۔ جیسے وہ مطمئن ہو گیا ہو۔

"اس بار تو میں نے آپ کا حکم مان لیا تھا لیکن آئندہ خدارا مجھ سے ایسی کوئی حرکت نہ کرائیں جس سے میرا اور ممبروں کا دل دکھے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"حرکت میں ہی برکت ہے پیارے۔ بہرحال آئندہ اس کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔ اب تم اپنی شکل ٹھیک کرو ورنہ مجھے یہ سوچنا پڑے گا کہ تمہیں جنس بدل گئی ہے اور تم دل وجان سے مجھ پر مرمٹے ہو۔ جولیا کی حد تک ہی مجھے رہنے دو میں کم از کم دو دو بیویوں کے خرچے کا بار نہیں اٹھا سکتا"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو بھی شرمندہ شرمندہ سی ہنسی ہنس پڑا۔

عمران آگے بڑھا اور اس نے ٹیلی فون اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ پانچ چھ جگہ اس نے فون ملا کر بات کی پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر قدرے پریشانی نظر آ رہی تھی۔

"سب خیریت تو ہے ناں"۔ بلیک زیرو نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"خیریت فی الحال تو ہے۔ لیکن بعد کا پتہ نہیں۔ ہمارا خیال درست نکلا۔ پاکیشیا میں واقعی ڈبل مشن پر کام ہو رہا تھا۔ ایک تنظیم سیکرٹ سروس کے خاتمے میں مصروف تھی اور دوسری ان طیاروں کو تباہ کرنے کے لئے کام کر رہی تھی۔ اطلاعات کے مطابق ریڈ سٹارز کا ایک فاسٹ ایکشن گروپ یہاں آیا ہوا ہے۔ جو اس قسم کے ہی کام

کرتا ہے مثلاً طیاروں کی تباہی یا بڑے بڑے حساس اداروں کو تباہ کرنے میں وہ اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ ایک منٹ"۔ عمران نے پریشانی کے عالم میں کہا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے جلدی جلدی صدر مملکت کے نمبر ملانے شروع کر دیئے۔

"یس، سپیشل سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"۔ دوسری طرف سے نائٹ ڈیوٹی پر موجود صدر مملکت کے سپیشل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔ صدر صاحب سے بات کراؤ۔ جلدی"۔ عمران نے اپنی مخصوص آواز میں کہا۔

"اوہ، یس سر۔ جسٹ اے منٹ ہولڈ آن سر"۔ دوسری طرف سے ایکسٹو کا نام سن کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ پھر چند لمحوں کے لئے فون میں مترنم میوزک کی آواز سنائی دی۔

"یس"۔ دوسری طرف سے صدر مملکت کی باوقار مختصر سی آواز آئی۔

"ایکسٹو۔ جناب صدر میں نے اس وقت آپ کو ان ٹی سکسٹی طیاروں کے سلسلے میں زحمت دی ہے۔ آپ کا پیغام مجھے مل گیا تھا۔ لیکن اس سلسلے میں ہمیں بہت تاخیر سے اطلاع دی گئی۔ اس دوران ہم ایک اور مشن میں الجھے ہوئے تھے۔ جس کی وجہ سے ہم بروقت اس سلسلے میں کوئی اقدام نہ کر سکے۔ اب مجھے چند ایسے شواہد ملے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں ان طیاروں کو ہٹ کرنے کے لئے کچھ خطرناک لوگ آئے ہوئے ہیں۔ اب ہمارے پاس وقت بے حد کم

ہے اور اتنے بڑے ایئرپورٹ پر مکمل نگرانی اور اس کی دیکھ بھال کرنا خاصا دقت طلب مسئلہ ہے۔ اس لئے میری آپ سے گزارش ہے کہ یا تو آپ فی الحال اس پروگرام کو کینسل کرا دیں۔ میرا مطلب ہے صبح کے بجائے طیارے چند دن بعد منگوا لیں یا پھر پرانے ایئرپورٹ کی بجائے ان طیاروں کو کسی اور جگہ اتارنے کا حکم دے دیں تاکہ دشمن اپنی کارروائی نہ کر سکے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن مسٹر ایکسٹو اس کے لئے تو ہمیں بھی بے حد وقت درکار ہوگا۔ اول تو ان طیاروں کو روکنا بے حد مشکل ہے کیونکہ وہ شوگران سے پرواز کر چکے ہیں۔ دوسرے یہ کہ جس ایئرپورٹ پر ان طیاروں کو اتارنے کا انتظام کیا گیا ہے وہاں کی سیکورٹی اور سہولیات دوسرے ایئرپورٹ پر منتقل کرنے میں کافی پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی"۔ صدر صاحب نے پریشان انداز میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے جناب صدر لیکن اس وقت ہم مکمل اندھیرے میں ہیں۔ نجانے دشمن کس انداز اور کس رخ سے وار کرے۔ اس لئے ان طیاروں کی حفاظت کے پیش اب ایک ہی صورت رہ جاتی ہے کہ ان کو مذکورہ ایئرپورٹ پر نہ اتارا جائے۔ بلکہ ان کی لینڈنگ کسی دوسرے ایئرپورٹ پر کرائی جائے۔ ابھی ان طیاروں کے یہاں پہنچنے میں خاصا وقت ہے۔ اس دوران کسی بھی ایئرپورٹ پر ان کی لینڈنگ کا خاطر خواہ انتظام کیا جا سکتا ہے۔ ویسے پاکیشیا سیکرٹ سروس اس وقت متحرک ہے اور امید ہے کہ ہم جلد

ہی مجرموں کا سراغ لگا لیں گے لیکن پھر بھی حفاظت کے پیش نظر یہ بہت ضروری ہے"۔ عمران نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اگر آپ ایسا مناسب خیال کرتے ہیں تو ایسا ہی کر لیتے ہیں۔ میں ابھی کمانڈر انچیف سے بات کرتا ہوں اور ان طیاروں کے لئے کسی دوسرے ایئرپورٹ کا بندوبست کراتا ہوں"۔ چند ثانیوں بعد صدر مملکت نے کہا اور پھر عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"حفاظت کے پیش نظر واقعی اس سے بہتر کوئی صورت نہیں ہو سکتی تھی"۔ بلیک زیرو نے عمران کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ عمران نے سر ہلایا اور ایک اور نمبر ڈائل کرنے لگا۔ اس بار اس نے کمانڈر انچیف سے بات کی تھی اور اس کو ساری صورتحال بتا کر حکم دیا تھا کہ وہ اس بار جس سیکورٹی کو دوسرے ایئرپورٹ پر تعین کریں ان کو قطعی طور پر سیکرٹ رکھا جائے۔ اس کے علاوہ عمران نے ان سے کہا کہ وہ اس کو جلد سے جلد ان جہازوں کے پائلٹوں، انجنیئروں اور ماہرین کے نام و پتوں کی لسٹ فراہم کریں تاکہ وہ ممکنہ حد تک اپنی کارروائی مکمل کر سکے۔

اور پھر اسے سپیشل فیکس کے ذریعے ان تمام انجنیئروں، ماہرین اور دوسرے بہت سے اہم لوگوں کی لسٹ پہنچ گئی جو ان جہازوں کے سلسلے میں منسلک تھے۔ عمران نے لسٹ پڑھی اور پر خیال انداز میں سر ہلانے لگا۔

"میرا خیال ہے مجھے خاص طور پر ان انجنیئروں اور ماہرین کو چیک

کرنا پڑے گا کیونکہ مجرم طیارے پر اس وقت حملہ کریں گے جب طیارے پاکیشیا کے حوالے کر دیئے جائیں گے کیونکہ یہ تو وہ بھی جانتے ہوں گے کہ طیارے جب تک شوگرانی پائلٹس کے پاس ہیں اس وقت تک ان طیاروں کی مکمل ذمہ داری شوگران پر ہی عائد ہوتی ہے اور اس دوران طیاروں کو اگر نقصان پہنچا تو شوگران ان کے بدلے ہمیں نئے طیارے فراہم کرنے کا پابند ہے۔ ویسے بھی ان جہازوں کی سپیڈ اس قدر تیز ہوتی ہے کہ ان کو عام راکٹوں یا میزائلوں سے تباہ نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں وہ ایئرپورٹ کو ضرور اڑا سکتے ہیں اور ان کی کم از کم یہ سکیم میں نے فیل کر دی ہے۔ کیونکہ اب طیارے اس ایئرپورٹ پر نہیں اتریں گے۔ ہاں البتہ انجینئر اور ماہرین وغیرہ وہی ہوں گے اور دشمن ان لوگوں میں موجود ہو سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے عمران صاحب۔ لیکن ان ماہرین اور انجینئروں کی لسٹ بے حد لمبی ہے۔ آپ کس کس کو چیک کریں گے"۔ بلیک زیرو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی ہو۔ جہاں تک اور جس تک پہنچ سکا وہاں تک تو ضرور جاؤں گا۔ باقی ایئرپورٹ پر جا کر دیکھا جائے گا۔ جو اللہ کو منظور ہو گا وہی ہو گا۔ ہم تو اپنی سی کوشش ہی کر سکتے ہیں"۔ عمران نے کندھے اچکا کر کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے اسے کچھ لوگوں کے بارے میں ہدایات دیں اور دانش منزل سے نکل آیا۔

صدر مملکت کی ہدایات کے تحت ایک دوسرے ایئرپورٹ میں ان طیاروں کو اتارنے کا پروگرام بنایا گیا تھا اور اس وقت اس ایئرپورٹ پر ہر طرف فوجی اور کمانڈوز موجود تھے۔ ایئرپورٹ کی حفاظت کا ہر ممکن ذریعہ اختیار کیا گیا تھا اور اس وقت اس ایئرپورٹ پر صدر مملکت کے ساتھ ساتھ وہاں وزیراعظم، وزیر دفاع اور دوسری بہت سی اعلیٰ شخصیات نظر آ رہی تھیں۔ ان طیاروں کی آمد میں اب کچھ ہی دیر باقی رہ گئی تھی۔

شیفرڈ انجینئروں کے ہمراہ ایک الگ جگہ پر چیف انجینئر عبدالقیوم ناز کے روپ میں موجود تھا۔ وہ دل ہی دل میں بے حد خوش ہو رہا تھا کہ اس کو میک اپ میں ابھی تک کسی نے نہیں پہچانا تھا اور وہ کس آسانی سے چیف انجینئر کا روپ دھار کر وہاں چلا آیا تھا۔ اسے اس بات کی حیرانی ہو رہی تھی کہ حکومت نے یکدم طیاروں کو دوسرے

ایئرپورٹ پر اتارنے کا ارادہ کیوں کر لیا تھا۔ حالانکہ جس ایئرپورٹ پر پہلے ان طیاروں کو اتارا جانا تھا وہ بھی ہر طرح سے محفوظ تھا۔ لیکن شاید انہیں کسی پر شک ہو گیا ہو یا شاید اس کی طرح باس نے وہاں کچھ اور لوگوں کو بھی کمانڈوز کے روپ میں بھیج دیا ہو اور وہ ان لوگوں کی نظروں میں آ گئے ہوں۔ اس لئے حفاظت کے پیش نظر انہوں نے فوری طور پر ہوائی اڈا ہی بدل لیا تھا۔ لیکن اس طرح کیا یہ لوگ ان طیاروں کو بچا لیں گے۔ جبکہ وہ لوگ نہیں جانتے کہ شیفرڈ ان کے درمیان چیف انجینئر کے روپ میں وہاں موجود ہے۔ جو اپنے ساتھ سات مائیکرو چپ بم لے آیا تھا جن کو اس نے طیاروں کی چیکنگ کے دوران ان طیاروں میں لگانا تھا اور یہ اس کے لئے ذرا بھی مشکل نہ تھا۔

کچھ دیر بعد آسمان پر بہت دور سات دھبے سے دکھائی دیئے۔ سب لوگوں کی نگاہیں ان دھبوں پر جم گئیں اور پھر وہ دھبے واضح ہوتے چلے گئے۔ وہ وہی سات طیارے تھے جو شوگران سے یہاں لائے جا رہے تھے۔ ان طیاروں کو دیکھ کر شیفرڈ کا دل بے اختیار ہو کر دھڑکنے لگا۔ صدر مملکت اور دوسرے لوگوں کے چہروں پر مسرت کے آثار دیکھ کر وہ دل ہی دل میں مسکرانے لگا کہ کیسے بے وقوف لوگ ہیں جو ان طیاروں کو دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔ وہ بھلا کیا جانیں کہ ان کی خوشی عارضی ہے اور ان طیاروں کو وہ بس صرف چند گھنٹوں کے لئے ہی دیکھ کر خوش ہو سکیں گے۔ پھر یہاں ہر طرف ان طیاروں کے

پرخچے اڑتے نظر آئیں گے۔ اس خیال کے ساتھ ہی بے اختیار اس کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

چند لمحوں بعد ایئرپورٹ پر ان طیاروں کا تیز شور سنائی دینے لگا اور کچھ ہی دیر بعد وہ طیارے ایک ایک کر کے ایئرپورٹ پر اترتے چلے گئے پھر ان طیاروں میں سے شوگرانی پائلٹ نکلے جن کا صدر اور دوسرے لوگوں نے پرجوش خیر مقدم کیا اور چند رسمی کارروائیوں کے بعد آخرکار شیفرڈ کی باری آ گئی۔ وہ اپنے دوسرے انجینئروں کے ساتھ ان طیاروں کے پاس دھڑکتا دل لے کر پہنچ گیا اور پھر ماہرین اور انجینئر ان طیاروں کی جانچ پڑتال میں مصروف ہو گئے۔ شیفرڈ بھی اس انداز میں ان طیاروں کی چیکنگ میں مصروف ہو گیا جیسے واقعی وہ کوئی بہت بڑا انجینئر ہو اور یہ کام برسوں سے سرانجام دیتا آ رہا ہو۔ اس نے طیاروں کی چیکنگ کے دوران نہایت آسانی سے اپنی جیب سے مائیکرو چپ بم نکال کر ان طیاروں میں رکھنا شروع کر دیئے۔ جب وہ تمام بم ان طیاروں میں رکھ چکا تو اس کا چہرہ فرط جذبات اور فتح کے جوش سے سرخ ہوتا چلا گیا اور وہ ماہرین کو طیاروں کی چیکنگ کی خصوصی ہدایات دیتا ہوا وہاں سے ہٹ آیا۔ اسے عارضی رپورٹ اسی وقت ایئر چیف مارشل کو دینی تھی۔ جبکہ مفصل رپورٹ ان طیاروں کی مکمل چیکنگ اور تربیتی پروازوں کے بعد ہی دینی تھی اور اس کی بھلا وہاں اب نوبت ہی کہاں آنے والی تھی۔ اس کے یہاں سے نکلنے کی دیر تھی کہ ان طیاروں کے ٹکڑے اڑ کر وہاں بکھر جانے تھے۔

شیفرڈ نے ایئر چیف مارشل کو عارضی اوکے کی رپورٹ دی۔اسی وقت اچانک اس نے ایک نوجوان کو اپنی طرف آتے دیکھا۔اسے دیکھ کر شیفرڈ چونک پڑا۔وہ اسے اچھی طرح پہچانتا تھا وہ نوجوان کوئی اور نہیں یہاں کی سیکرٹ سروس کا شیطان علی عمران تھا اور اسے شیفرڈ ہزاروں لاکھوں میں پہچان سکتا تھا۔لیکن یہ اس کی طرف کیوں آرہا ہے۔اس نے دل میں سوچا۔عمران نے اس کے قریب آکر اس سے اور ایئر چیف مارشل سے ہاتھ ملایا۔

" کیا خیال ہے طیارے کس پوزیشن میں ہیں"۔ عمران نے ایئر چیف مارشل سے پوچھا۔اس وقت وہ بے انتہا سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔

"چیف انجینئر ناز صاحب کی عارضی رپورٹ کے مطابق ابھی تک تو طیارے اوکے اور اے ون پوزیشن میں ہیں۔لیکن جب تک ان کی باقاعدہ چیکنگ اور تربیتی پروازیں کر کے نہ دیکھا جائے گا تب تک ہم کچھ نہیں کہہ سکتے عمران صاحب"۔ایئر چیف مارشل نے کہا اور عمران اثبات میں سر ہلانے لگا۔

" کیوں ناز صاحب، آپ کیا فرماتے ہیں۔آپ نے تو باقاعدہ شوگران جا کر ان طیاروں کی جانچ پڑتال کی تھی۔آپ زیادہ بہتر جانتے ہوں گے کہ معاہدے کے تحت ہمیں بالکل وہی طیارے فراہم کئے گئے ہیں یا ان میں کوئی کمی بیشی باقی ہے"۔ عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" بظاہر تو وہی طیارے ہیں جن کی شوگران میں ہمیں چیکنگ کرائی گئی تھی اور جو ہمیں دکھائے گئے تھے لیکن چیف صاحب کا کہنا بجا ہے۔جب تک ان طیاروں کی باقاعدہ چیکنگ نہ کر لی جائے کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا"۔اس نے جلدی سے کہا۔

" ویسے عمران صاحب، یہاں تو سب خیریت ہے ناں۔میں نے سنا ہے کہ پہلے جس ایئر پورٹ پر طیاروں کو اتارا جانا تھا وہاں کمانڈوز کے بھیس میں دو غیر ملکیوں کو پکڑا گیا ہے جن کے پاس بڑے خطرناک بم برآمد ہوئے تھے"۔ ایئر چیف مارشل نے عمران سے پوچھا۔

"ہاں، ہمارے سیکرٹ ایجنٹوں نے دو غیر ملکی وہاں پکڑے تھے جو ایئر پورٹ سمیت ان طیاروں کو اڑانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ویسے یہاں خیریت ہے یا نہیں اس کے بارے میں تو عبدالقیوم ناز صاحب ہی بہتر بتا سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" کیا مطلب"۔اس کی بات سن کر ایئر چیف مارشل اور شیفرڈ بری طرح سے چونک اٹھے۔

" مطلب"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جچا تلا ہاتھ شیفرڈ کی عین کنپٹی پر پڑا اور شیفرڈ کی آنکھوں کے سامنے سورج سا چمک اٹھا لیکن عمران کے دوسرے ہی وار نے اسے دنیا و مافیہا سے بیگانہ کر دیا اور وہ کٹے ہوئے شہتیر کی طرح زمین پر گر گیا۔

" یہ، یہ آپ نے کیا کیا"۔ ایئر چیف مارشل عمران کی یہ حرکت

دیکھ کر چونک اٹھا۔ وہاں موجود دوسرے لوگ بھی اس کی یہ حرکت دکھ کر اس طرف بڑھ آئے۔

" یہ ایئر چیف انجینئر عبدالقیوم ناز نہیں بلکہ ان دشمنوں کا ساتھی ہے جو بم لے کر پہلے ایئر پورٹ پر پکڑے گئے ہیں۔ مجھے یہاں آنے میں تھوڑی دیر ہو گئی۔ اس دوران یہ طیاروں کو چیک کر آیا تھا اور اس نے لامحالہ ان طیاروں میں کوئی بم وغیرہ فٹ کر دیئے ہوں گے۔ اس لئے مجھے یہ نیک حرکت کرنا پڑی"۔ عمران نے کہا اور جیب سے نائیلون کی باریک رسی نکال کر تیزی سے اس کو باندھنے لگا۔ اس کی بات سن کر وہاں موجود سب لوگ بری طرح سے اچھل پڑے تھے اور ان کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے تھے۔

" لل، لیکن آپ۔ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں عمران صاحب کہ یہ ناز صاحب نہیں بلکہ ان کی جگہ دشمنوں کا ساتھی ہے"۔ ایئر چیف مارشل نے ہکلا کر پوچھا۔

" ابھی بتاتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر اس کا ڈھکن کھولنے لگا۔ اسی وقت صدر مملکت ان پائلٹوں اور وزیر اعظم کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔ شاید انہوں نے بھی دور سے عمران کو چیف انجینئر کے ساتھ یہ حرکت کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

" یہ کیا ہو رہا ہے۔ عمران صاحب آپ نے ناز صاحب کو کیوں باندھ رکھا ہے اور یہ آپ کیا کر رہے ہیں"۔ صدر صاحب نے اس سے

تیز لہجے میں پوچھا۔ عمران نے اٹھ کر انہیں سلام کیا اور کہنے لگا۔

" جناب صدر، اصل میں یہ عبدالقیوم ناز صاحب نہیں بلکہ ایک دشمن ملک کا ایجنٹ ہے جس نے عبدالقیوم ناز صاحب کا میک اپ کر رکھا ہے۔ چیف ایکسٹو نے جب ایئر چیف مارشل صاحب سے انجینئروں اور دوسرے ماہرین کی لسٹ منگوائی تو ان کے حکم کے مطابق میں ساری رات ان کو چیک کرتا رہا۔ چند انجینئروں اور ماہرین کے علاوہ جن میں عبدالقیوم ناز صاحب بھی شامل تھے میں ان سے نہ مل سکا کیونکہ انہیں رات کو ہی اس ایئر پورٹ میں لے آیا گیا تھا۔ مگر اتفاق سے مجھے وہاں ایک ایسا کلیو ملا جس کی وجہ سے میں عبدالقیوم صاحب کے گھر کی تلاشی لینے پر مجبور ہو گیا اور پھر مجھے ان کے گھر سے ان کی لاش مل گئی۔ میں فوراً ایئر پورٹ دوڑا۔

میرے خیال میں ابھی طیاروں کی آمد میں کافی وقت ہو گا لیکن میرے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی طیارے یہاں آ چکے تھے اور یہ حضرت دوسرے انجینئروں سمیت طیاروں کی چیکنگ کے لئے آگے جا چکے تھے جس کا مطلب ہے کہ یہ اپنے جس مقصد کے لئے یہاں آئے تھے وہ پورا ہو چکا ہے اور انہوں نے یقیناً ان طیاروں میں بم وغیرہ فٹ کر دیئے ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ ٹائم بم ہوں یا ریموٹ کنٹرول بم۔ اس لئے اس کو قابو کرنا بہت ضروری تھا"۔ عمران نے وضاحت کی اور صدر مملکت کے ساتھ دوسروں کے رنگ بھی فق ہوتے چلے گئے۔

"اوہ، اگر اس نے واقعی بم طیاروں میں فٹ کر دیئے ہیں تت۔ تو۔ تو ...." وزیراعظم صاحب ہکلائے۔ دوسرے لوگ بھی انتہائی پریشانی اور خوف بھری نگاہوں سے ان طیاروں کی طرف دیکھنے لگے۔

عمران نے جلدی سے شیشی کا ڈھکن کھول کر اس میں سے لوشن نکال کر عبدالقیوم ناز کے چہرے پر رگڑنا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں میک اپ صاف ہو گیا اور عبدالقیوم کی جگہ اب ایک غیر ملکی کو دیکھ کر وہ سب دھک سے رہ گئے۔

"فوری طور پر بم ڈسپوزل ٹیم کو طیاروں میں بھیجا جائے اور ان طیاروں سے بم نکال کر انہیں ناکارہ کر دیا جائے"۔ صدر صاحب نے چیختے ہوئے کہا اور ایئرچیف مارشل بوکھلائے ہوئے انداز میں طیاروں کی طرف بھاگتے چلے گئے اور پھر ایئرپورٹ پر خطرے کے سائرن بجنا شروع ہو گئے اور ہر طرف عجیب ہڑبونگ مچ گئی اور لوگ ادھر ادھر بھاگنے لگے۔

بم ڈسپوزل ٹیم تیزی سے ان طیاروں کے گرد پھیلتی چلی گئی۔ مجرم نے نجانے ان طیاروں میں کس ساخت کے بم نصب کئے تھے اور اس پر کتنی دیر کا وقت لگا ہوا تھا۔ ان طیاروں کے تباہ ہونے کا مطلب تھا کہ ان طیاروں کے [illegible] وہاں موجود سینکڑوں افراد کے بھی پرخچے اڑ سکتے تھے۔

"اوہ، عمران بیٹا کچھ کرو۔ ان طیاروں کو بچالو اگر ان طیاروں کو نقصان پہنچا تو ملک کو ناقابل تلافی حد تک نقصان پہنچے گا اور ہم

شوگران کو کیا جواب دیں گے"۔ سر سلطان نے آگے بڑھ کر عمران سے کہا۔ وہ بھی وہاں موجود تھے اور ابھی تک خاموش تھے۔

"بے فکر رہیں انشاء اللہ ان طیاروں کو کچھ نہیں ہو گا اور یہ صحیح سلامت ایئربیس تک پہنچیں گے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور بے ہوش شیفرڈ کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر ڈال لیا۔

"اسے کہاں لے جا رہے ہو"۔ وزیراعظم نے اس سے پوچھا۔

"یہ چیف ایکسٹو کا حکم ہے۔ میں اس کے حکم کے تحت اس کو کسی علیحدہ کمرے میں لے جا کر اس سے پوچھ گچھ کروں گا۔ ویسے آپ بے فکر رہیں ابھی اسے یہاں ایک دو گھنٹے اور رکنا تھا۔ جب تک کہ یہ ان طیاروں کو یہاں عارضی ایئربیس تک نہ پہنچا لیتا اور اسے یہاں سے زندہ واپس بھی تو جانا تھا اس لئے اگر اس نے ٹائم بم فٹ کئے ہوں گے تو ان کے پھٹنے میں ابھی بہت وقت ہو گا اور میں اس سے ابھی چند لمحوں میں اگلوا لوں گا کہ وہ بم کہاں ہیں"۔ عمران نے کہا اور غیر ملکی کو جو شیفرڈ تھا اٹھا کر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اس بار کسی میں اس کو روکنے کی ہمت نہ ہوئی۔

عمران ایئرپورٹ کے ایک سپیشل روم میں اسے لے آیا۔ اس نے کمرہ لاک کر دیا اور اس غیر ملکی کو ایک کرسی پر بٹھا کر اسے اس کرسی کے ساتھ جکڑ دیا اور پھر زور زور سے وہ اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں غیر ملکی نے آنکھیں کھول دیں اور خود کو کمرے میں اور کرسی پر جکڑا ہوا پا کر اس کا چہرہ بگڑتا چلا گیا۔

"تت، تم۔مم، میں یہاں۔یہ کیا حرکت ہے۔ تم نے مجھے یہاں کیوں باندھ رکھا ہے"۔اس نے بری طرح سے ہڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"مسٹر تم جو کوئی بھی ہو اور تمہارا جو بھی نام ہے یہ بات کان کھول کر سن لو کہ میں نے تمہارا میک اپ صاف کر دیا ہے اور تم اس وقت اپنی اصل شکل میں ہو۔ تم اپنے جس مقصد کے لئے یہاں آئے تھے اس کو تم نے یقیناً پورا کر لیا ہے۔اس لئے اگر تم اپنی جان کی سلامتی چاہتے ہو تو بتا دو کہ طیاروں میں تم نے کون سے بم فٹ کئے ہیں اور ان کے پھٹنے کا کون سا وقت مقرر کیا ہے"۔ عمران نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بے حد درشت لہجے میں پوچھا۔ ساتھ ہی اس نے جیب سے تیز دھار خنجر نکال لیا۔ میک اپ اترنے کی بات سن کر غیر ملکی کا رنگ فق ہو گیا تھا اور عمران کے ہاتھوں میں خنجر دیکھ کر اس کی آنکھوں میں قدرے خوف عود کر آیا تھا۔

"مم، میں نے کوئی بم فٹ نہیں کئے۔ میرے پاس کوئی بم نہیں تھے"۔اس نے خوف پر قابو پاتے ہوئے جلدی سے کہا۔

"تمہارے لئے بہتر ہو گا کہ خود ہی سچ سچ بتا دو۔ تمہیں یہ بتاتا چلوں کہ ان طیاروں میں بم ڈسپوزل ٹیم نے کام شروع کر دیا ہے اور ان کے لئے طیاروں سے بم ڈھونڈ نکالنا کوئی بڑی بات نہیں اور وہ ہر قسم کے بموں کو ناکارہ کرنے کے طریقوں سے بھی بخوبی واقف ہیں"۔ عمران نے غور سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر شیفرڈ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی۔

"اگر ایسا ہے تو مجھے کیوں باندھ رکھا ہے اور مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو۔ جاؤ اب تک تو تمہاری بم ڈسپوزل ٹیم ان بموں کو نکال کر ناکارہ بھی کر چکی ہو گی"۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔

"ہونہہ، تو اس کا مطلب ہے واقعی بم تم طیاروں میں لگا چکے ہو اور تمہاری مسکراہٹ بتاتی ہے کہ وہ کوئی عام بم نہیں ہیں۔ جن کو بم ڈسپوزل ٹیم تلاش کر سکے۔اس کا مطلب ہے اب تمہارا منہ کھلوانا بہت ضروری ہے"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ دوسرے ہی لمحے کمرہ ایک زوردار تھپڑ اور شیفرڈ کی چیخ سے گونج اٹھا اور اس کے ہونٹوں سے خون بہہ نکلا۔

"دیکھو نوجوان اب بھی وقت ہے بتا دو کہ طیاروں میں تم نے کون سے بم فٹ کئے ہیں ورنہ میں تم پر اس قدر خوفناک تشدد کروں گا کہ تمہاری روح بھی کانپ اٹھے گی"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں، میں نے طیاروں میں بم فٹ کر دیئے ہیں۔ لیکن میں تمہیں ان بموں کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گا چاہے تم میری بوٹیاں بوٹیاں کیوں نہ کر ڈالو"۔ شیفرڈ نے منہ سے خون تھوکتے ہوئے نفرت سے کہا۔ دوسرے ہی لمحے شیفرڈ کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ عمران نے ایک ہی وار میں اس کا آدھا ناک اڑا دیا تھا۔

"بولو، ورنہ اس بار آنکھیں نکال دوں گا"۔ عمران غرایا۔

"نہیں، ہرگز نہیں"۔اس نے چیختے ہوئے کہا۔ پھر تو جیسے کمرے

میں غیر ملکی کی چیخوں کا طوفان آ گیا۔ عمران نے انتہائی بے دردی اور سفاکی سے شیفرڈ کے جسم پر خنجر کے زخم ڈالنے شروع کر دیئے۔ شیفرڈ کئی بار بے ہوش ہوا لیکن خنجر کے ہر اگلے وار سے وہ خود ہی تکلیف کی شدت سے ہوش میں آجاتا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مم، میں بتاتا ہوں۔ مجھے پانی پلاؤ میں بتاتا ہوں"۔ اچانک شیفرڈ نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر بے ہوش ہو گیا۔ عمران نے ایک طرف پڑا ہوا پانی کا جگ اٹھایا اور پانی شیفرڈ کے زخموں پر ڈالنے لگا اور پھر اس کا منہ کھول کر پانی اس کے حلق میں اتارنے لگا۔ پانی کے حلق سے نیچے اترتے ہی شیفرڈ کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا۔ عمران نے باقی پانی اس کے زخموں پر انڈیلا اور جگ ایک طرف رکھ کر خون آلود خنجر اٹھا کر پھر اس کے سامنے آ گیا۔ شیفرڈ مسلسل کراہ رہا تھا۔ شدید تکلیف کی وجہ سے اس کا چہرہ بری طرح سے مسخ ہو رہا تھا۔

"اب شروع ہو جاؤ ورنہ اس بار تمہارا انجام اس سے بھی زیادہ عبرتناک ہو گا"۔ عمران نے پہلے کی طرح سفاکی سے کہا۔

"مم، میں نے طیاروں میں مائیکرو چپ ریموٹ کنٹرولڈ بم فٹ کئے ہیں"۔ اس نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور ریموٹ کنٹرول کہاں ہے"۔ عمران نے اس کو جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا۔

"بب، باس۔ ریموٹ کنٹرول باس کے پاس ہے"۔ اس نے

آنکھیں کھول کر تکلیف سے کراہ کر کہا۔

"ہونہہ، کون ہے باس اور کہاں ہے"۔ عمران نے خوفناک لہجے میں پوچھا۔

"مم، میں نہیں جانتا۔ وہ، وہ کہاں ہے۔ اس کا کوئی خاص ٹھکانہ نہیں ہے"۔ شیفرڈ نے کہا اور عمران نے غصے سے جبڑے بھینچ لئے۔

"تم نے اب کہاں جانا تھا۔ ان بموں کو طیاروں میں نصب کرنے کے بعد تم اپنے باس کو کیسے بتاتے کہ تم نے طیاروں میں مائیکرو چپ بم نصب کر دیئے ہیں"۔ عمران نے خنجر کی نوک اس کے زخم پر رکھ کر اس پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا اور شیفرڈ کے منہ سے ایک بار پھر چیخیں نکلنے لگیں۔

"رحم، رحم کرو۔ بتاتا ہوں۔ میں سب بتاتا ہوں۔ باس واچ ٹرانسمیٹر پر پورے نو بجے مجھے کال کریں گے"۔ شیفرڈ نے کہا اور عمران نے جھپٹ کر اس کی ریسٹ واچ کھول لی۔ کمرے کے باہر بے حد شور ہو رہا تھا شاید شیفرڈ کی چیخیں سن کر سب لوگ وہاں جمع ہو گئے تھے لیکن اس وقت عمران کو ان میں سے کسی کی پرواہ نہ تھی۔ اس نے گھڑی میں وقت دیکھا اس وقت نو بجنے میں پانچ منٹ باقی تھے۔ گویا ٹھیک پانچ منٹ بعد باس کی کال آنی تھی۔ عمران نے اس دوران شیفرڈ سے پوچھ لیا کہ اس نے طیاروں میں وہ بم کہاں فکس کئے ہیں۔ اس کے علاوہ اس نے اس کا نام اور وہ کوڈورڈز جو اس کے اور باس کے ساتھ طے پائے تھے سب معلوم کر لئے۔ پھر جیسے ہی نو بجے

شیفرڈ کی گھڑی پر ایک ہندسہ چمکنے لگا۔ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور شیفرڈ کی کنپٹی پر پٹاخہ سا چھوٹا۔ دوسرے ہی لمحے اس کا سر ایک جانب ڈھلک گیا۔ عمران نے جلدی سے گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچا۔ اسی وقت اس میں سے ایک تیز آواز سنائی دی۔

"ہیلو ایف اے ون کالنگ۔ شیفرڈ۔ اوور"۔ دوسری طرف سے ایک بھاری اور تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"یس شیفرڈ اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"۔ عمران نے حلق سے اس غیر ملکی کی آواز نکالتے ہوئے جواب دیا۔

"کوڈ بتاؤ۔ اوور"۔ دوسری جانب سے تحکمانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ایف اے فائیو۔ مشن آف ٹی ایس ایف۔ اوور"۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"یس شیفرڈ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے باس نے اسی انداز میں پوچھا۔

"باس، طیارے ابھی ابھی رن وے پر اترے ہیں۔ ابھی صدر مملکت اور دوسرے ہم لوگ ان طیاروں کو دیکھ رہے ہیں۔ ابھی ان کی چیکنگ کا مرحلہ شروع نہیں ہوا۔ اوور"۔ عمران نے جلدی سے کہا۔

"شیفرڈ یہاں ایک سیرئیس مسئلہ ہو گیا ہے۔ تمہارے پاس جو مائیکرو چپ بم ہیں ان کا ریموٹ تم نے جونی اور آسکر کو دیا تھا۔ لیکن ان سے نجانے کون وہ ریموٹ کنٹرول چھین کر لے گیا ہے اور ان

دونوں کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے باس نے کسی قدر پریشان لہجے میں کہا۔

"اوہ، یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں باس۔ اگر ان مائیکرو چپ بموں کا ریموٹ کنٹرول گم ہو گیا ہے تو ہم ان بموں کو بلاسٹ کس طرح سے کریں گے۔ ان کو تو کسی اور طریقے سے بلاسٹ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ آپ جانتے ہیں کہ ان بموں کے علاوہ میرے پاس اور کوئی چیز نہیں ہے۔ اوور"۔ اس کی بات سن کر عمران کی آنکھوں میں عجیب سی چمک آ گئی تھی اور وہ سوچ رہا تھا کہ ان غیر ملکیوں سے ریموٹ کنٹرول حاصل کرنے والا کون ہو سکتا ہے۔ آدھی سیکرٹ سروس تو ہسپتال میں پڑی ہے۔ صفدر، جولیا اور نعمانی اس وقت ایئر پورٹ پر موجود ہیں تو کیا تنویر۔ ہاں وہ تنویر ہی ہو سکتا ہے۔ اس نے سوچا۔

"میری خود سمجھ میں نہیں آ رہا شیفرڈ اب کیا کیا جائے۔ طیارے ایئر پورٹ پر پہنچ چکے ہیں اور ہماری دوسری سکیم بھی فیل ہو گئی ہے ورنہ پرانے ایئر پورٹ پر ڈیوڈ اور روجر ایئر پورٹ کو اڑانے کے لئے مکمل تیار تھے۔ اوور"۔ باس نے کہا۔

"اوہ، باس واقعی حکومت کی یہ پلاننگ عجیب سی ہے۔ پہلے کسی اور ایئر پورٹ کو منتخب کرنا اور پھر یکدم اس کا ارادہ بدل لینا۔ شاید ایسا حفظ ماتقدم کے طور پر کیا گیا ہے۔ باس اب کیا کروں۔ ریموٹ کنٹرول کے بغیر تو ان بموں کی حیثیت زیرو ہو جاتی ہے۔ اوور"۔ عمران نے جلدی سے کہا۔

"تم ان بموں کو طیاروں میں فٹ کر دو۔ میں ان بموں کو بلاسٹ کرنے کے لئے دوسرا ریموٹ کنٹرول منگوا لیتا ہوں۔ ویسے بھی ان بموں کو کوئی بم ڈسپوزل مشین چیک نہیں کر سکتی۔ آج نہیں تو کل ہم ان طیاروں کو اڑا ہی دیں گے۔ تم ان بموں کو فٹ کر کے فوراً میرے پاس آجاؤ۔ ہمارے دوسرے تمام آدمی پہلے ایئرپورٹ پر پکڑے جا چکے ہیں۔ اب تم اور میں باقی رہ گئے ہیں۔ اوور"۔ باس نے کہا اور عمران کی آنکھوں میں موجود چمک اور تیز ہو گئی۔

"اوکے باس، لیکن آپ اس وقت کہاں ہیں۔ آپ نے مجھے بلکہ کسی کو نہیں بتایا کہ آپ کہاں ہیں۔ اوور"۔ اس نے کہا۔

"ایسا میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر کیا تھا۔ لیکن بہرحال اب معاملہ دوسرا ہے۔ تم پرنس روڈ کی کلب میں آجاؤ۔ یہاں کا مالک میرا دوست ہے تم کاؤنٹر پر آکر آر ایس کوڈ دوہرانا وہ تمہیں میرے پاس پہنچا دے گا۔ اوور"۔ باس نے کہا۔

"اوکے باس۔ میرا خیال ہے کہ اس طرف کوئی آ رہا ہے۔ شاید طیاروں کے معائنے کے لئے ہماری باری آگئی ہے۔ اوور"۔ عمران نے جلدی سے کہا۔

"اوکے وش یو گڈ لک۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے گھڑی کا ونڈ بٹن پریس کر دیا۔

"ہونہہ، بڑے سے بڑا شیطان مجرم میں کبھی کبھی خود اپنے ہی جال میں پھنس جاتا ہے"۔ عمران غرایا اور پھر وہ کمرے سے باہر آگیا۔

جہاں سب لوگ موجود تھے۔ عمران نے ساری صورتحال سر سلطان کو سمجھا دی اور ان سے کہا کہ وہ باقی حالات خود ہی سنبھال لیں۔ پھر وہ چند ماہرین کے ساتھ ان طیاروں میں گیا اور شیفرڈ کی بتائی ہوئی جگہوں سے ان طیاروں میں لگے مائیکرو چپ بم اتارنے لگا۔ جن کو تلاش کرنے میں بم ڈسپوزل ٹیم قطعی ناکام رہی تھی۔ عمران کا چونکہ وہاں رکنا بے کار تھا اور اس نے دشمنوں کی چال مکمل طور پر ناکام کر دی تھی۔ اس لئے وہ قدرے مطمئن تھا۔ اس نے صدر مملکت دوسرے اعلیٰ حکام کو مطمئن کرنے کے لئے کہا کہ اب ان طیاروں کو کوئی خطرہ نہیں ہے اور ان کو مائیکرو چپ بم دکھا کر وہاں سے رخصت ہو گیا۔ وہ جلد سے جلد اب ریڈ سٹارز فاسٹ ایکشن گروپ کے باس پر ہاتھ ڈالنا چاہتا تھا۔ جس نے اپنے بارے میں اسے خود ہی سب کچھ بتا دیا تھا اور اس کو وہاں سے پکڑنا عمران کے لئے ذرا بھی مشکل نہ ثابت ہوا۔ اس دوران بلیک زیرو سے اس کو معلوم ہو گیا کہ ریموٹ کنٹرول حاصل کرنے والا تنویر ہی تھا جس کا ایک جگہ ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے وہ اسے بروقت اطلاع نہ دے سکا۔

گو کہ عمران ساری رات نہیں سویا تھا اور ساری رات کام کرتا رہا تھا لیکن اس کے باوجود اس کو اپنے ساتھیوں کی فکر تھی۔ اس لئے وہ باس کی گرفتاری کے بعد سیدھا ہسپتال پہنچ گیا تھا جہاں ایک سپیشل روم میں اس کے سارے زخمی ساتھیوں کو رکھا گیا تھا اور اسے یہ بھی اطلاع مل چکی تھی کہ ان کی حالت خطرے سے باہر ہے اور ان کے

آپریشن کامیاب رہے ہیں اور اس وقت وہ سب ہوش میں ہیں۔

" السلام و علیکم یا مریضان جنت حلال دوزخ حرام "۔ اس نے کمرے میں داخل ہو کر اپنے مخصوص انداز میں کہا اور وہاں موجود سب لوگ عمران کو دیکھ کر کھل اٹھے ۔ وہاں نعمانی، صفدر اور جولیا بھی موجود تھے ۔ عمران کو دیکھ کر صفدر اور جولیا کے چہروں پر قدرے شرمندگی ابھر آئی تھی۔

" خدا کا شکر ہے عمران صاحب کہ آپ کی شکل بھی دیکھنا نصیب ہوئی ورنہ ہم تو سمجھ رہے تھے کہ شاید آئندہ عالم بالا میں ہی آپ سے ملاقات کر سکیں گے "۔ نعمانی نے خوش ہو کر کہا۔

" عالم بالا میں نہیں جنت میں کہو پیارے۔ جوتے کھانے والے معصوم شوہر کی جگہ جنت میں ہی ہونی چاہئے "۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔

" جوتے کھانے والا شوہر۔ مگر وہ خوش نصیب شوہر کون ہے عمران صاحب اور کس کو جوتے پڑے ہیں "۔ چوہان نے ہنس کر کہا اور عمران نے منہ بنا کر ساری تفصیل بتا دی جسے سن کر وہ سب یکلخت خاموش ہو گئے ۔ جبکہ تنویر اچانک ایک زوردار قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

" آہ، کاش اس وقت میں وہاں موجود ہوتا تب میں گن گن کر اس کے سر پر پورے سو جوتے مارتا۔ واہ کیا بات ہے چیف کی اس نے عمران کی خوب درگت بنائی ہے۔ واہ مزہ آ گیا "۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

" چلو شکر ہے کم از کم تم نے یہ تو مانا کہ جوتے کھانے والا بے چارہ شوہر ہی ہو سکتا ہے اور جولیا کی طرف سے میری یہ درگت ہو چکی ہے۔ اس لئے اب یقیناً تم میرے حق میں دستبردار ہو جاؤ گے "۔ عمران نے کہا اور دوسرے ممبروں کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی جبکہ تنویر برے برے منہ بنانے لگا۔

ختم شد